میں دوکان شیخ عبدالرحمن تاجر کتب چھاؤنی انبالہ صدر بازار سے باکفایت مل سکتی ہیں دیا ہوا ہیں

هو الولی

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاه حقایق انتباه مجمع کمالات ظاهری و باطنی منبع مکارم حسنات صوری و معنوی
زبدهٔ مفسرین و قدوهٔ محدثین پیشوای سالکین فانی فی الله جناب جد امجدی حضرت مولانا مولوی شاه ولی الله
صاحب محدث دهلوی رحمه الله الموسوم به

ترجمه انتباه فی سلاسل اولیاء الله

بتصحیح تام و صحت مالا کلام برای فائده هر خاص و عام کمترین انام سید ظهیر الدین عرف سید احمد
نواسه حضرت قدوة العارفین زبدة السالکین فخر المتکلمین جناب مولانا مولوی شاه رفیع الدین صاحب
محدث دهلوی رحمة الله علیه سنه ۱۳۱۱ھ

در مطبع احمدی متعلق مدرسه عزیزی دهلی ریوڑ طبع یافت

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کمترین کوئی نہیں چھاپ سکتا فقط

Marfat.com

مقدمہ در بیان سلاسل و ارتباط ۲
اقسام خرقہ ۴
اقسام بیعت "
در بیان طریقہ بیعت "
فصل ۱ ۵
بیان بیعت از آں حضرت ۶
فرق در بیان مجذوب و سالک ۷
طریقہ بیعت از آں حضرت "
بطلان مذہب شیعہ ۸
نام مقامات شہرت طریقہا ۹
بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ ۱۰
طریقہ قادریہ ۱۵
طریقہ ذکر قادریہ ۲۰
ذکر وظائف خاندان قادریہ ۲۱
دیگر طریقہ نقشبندیہ ۲۷
رسالہ در اشغال نقشبندیہ ۳۳
اقسام شیوخ ۳۴
فصل اول طریقہ حضرات نقشبندیہ ۳۶
اقتداف در معنی کلمہ طیبہ ۳۸
توجہ اور مراقبہ ۳۹
یازدہ کلمات کل شرع ۴۲
در بیان دافع وسوسہ ۴۶
خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے ۴۷
وظائف حضرات نقشبندیہ ۴۸
فنا اور بقا میں ۵۳
مرید کے باطن میں تصرف اور دفع مرض ۵۵
تحقیق احوال میت۔ سلب ظلمت مرید ۵۷
آداب میں "
آداب مرید در حق پیر ۵۸
مکتوب ۱ از شیخ عبد الاحد صاحب ۶۰
تحقیق لطائف انسانی۔ خفی۔ اخفی قلب ۶۱
بیان رنگ لطائف۔ حقیقت نفس ۶۳
مکتوب ۲ از شیخ عبد الاحد ۶۴
لطیفہ روح۔ لطیفہ سر ۶۷
لطیفہ خفی۔ لطیفہ اخفی ۶۸
مکتوب ۳ در بیان قرب نوافل ۷۰
فائدہ جلیلہ از مولوی عبد الواحد ۷۱
مکتوب خانوادہ احمدیہ ۷۲
طریقہ حسینہ ۷۴
مکتوب در بیان طریقہ احمدیہ ۷۵
طریقہ ذکر حسینیہ ۷۹
توحید وجودی۔ توحید شہودی ۸۰
بیان طریقہ چشتیہ ۸۴
طریقہ وظیفہ چشتیہ ۸۹
ذکر برائے کشف قبور ۱۰۰
طریقہ سہروردیہ

Marfat.com

عبارت فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث نبیہ محمدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بشیرا و نذیرا۔ و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔ ففضل اصحابہ برویۃ محیاہ واستماع کلامہ وصحبتہ ثم اتبعہم فی الفضل ناسا من امتہ صح لہم التسند فی ظاہر العلم و باطنہ الیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وتظاہرا تصالہم الباطن والظاہر بہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فہم حجۃ اللہ علے عبادہ وصفوتہ من خلقہ وائمۃ الہدی وقادۃ التقی ولولا العلم الماثور منہ صلی اللہ علیہ

عبارت اردو

سب حمد و ثنا خدای جلشانہ کو ہی جسنے اپنے نبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کرکے بھیجا یعنے اوسکے حکم سے مسلمانون کو بشارت دینے والے اور کافرونکو ڈرانے والے اور اونکو سراج منیر کیا یعنی چراغ روشن پہر یہ اونکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے۔ اور اونکی حدیث شریف سنی اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر باطن کی آنسند لیجاتی ہی اور اونکے ظاہر باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و مستحکم ہوا سو وہ اللہ تعالی کی حجت ہین اوسکے بندون پر اور اللہ تعالی کے برگزیدہ ہین اوسکی مخلوق مین اور ہدایت کی امام اور تقوی کے پیشوا ہین اور علم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت سے منقول نہوتا

Marfat.com

وآلہ وسلم بالاسانید والفہم الذی
یوتیہ اللہ عزوجل من شاء فذالک
العلم لم یعبد اللہ ولم یہتد احد
ولا تقرب بشیء وصلے اللہ علی افضل
خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔

اما بعدی گوید احمد بن عبد الرحیم
العمری الدہلوی المعروف **بولی اللہ**
تغمدہ اللہ تعالیٰ ومشائخہ ووالدیہ
برحمۃ العظمی این رسالہ ایست مسمّٰے
بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مؤلف برای تعریف سلاسل
مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن
علم بآن متمسک شدہ و خود را بر طرفے ازان
بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصاً لوجہہ الکریم
وانفع علے وعلی الناس منہا الحظ الجسیم
مقدمہ باید دانست کہ یکے از نعم حضرت
تعالیٰ برامت مصطفویہ علے صاحبہا
الصلوات والتسلیمات آنست کہ تا ارتباط
در سلسلہ ہای ایشان تا پیغامبر صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اوائل امت
را باواخر امت در بعض امور اختلاف
بودہ باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب
بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسنادسے اور اوس فہم سے جو اللہ تعالیٰ
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ جل شانہ کا وصلی
اللہ علے افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اوسکو اور اوس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی مین ڈھانک
لیوے یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام **انتباہ**
فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید
وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اون سلسلون مشہورہ
کے جنسے یہ فقیر علم ظاہر و باطن مین سند رکھتا
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے
اور مجھے اور اور لوگون کو اس سے نصیب کامل
عطا فرمائے **مقدمہ** جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالیٰ کی جو نعمتین اس امت محمدی پر ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اونمین سے ایک یہ ہے
کہ سلسلون کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک صحیح وثابت ہے اگرچہ بعض امور مین
اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا
ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
مین ہوئے ہین تو اونکا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب
ہونے سے تھا۔ اوس وقت خرقہ

Marfat.com

وبیعت و در زمن سید الطائفہ جنید
بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان
رسم بیعت پیدا گشت وارتباط سلسلہ بہیہ
این امور متحقق است واختلاف صور ارتباط
ضرر نمی کند وخرقہ وبیعت را اصلے ہست
از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش البس
آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ
را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر
گردانید واما بیعت پس وجود آن و
اعتبار بآن از انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم مستفیض یقینی ست کما لایخفی وعلمائی
کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع
احادیث وحفظ آن در وعاء قلب بود بعد
ازان تصنیف کتب وقراۃ ومناولہ۔ و
اجازت وجادہ آن پیدا شد وارتباط
سلسلہ بہمہ این امور صحیح است واختلاف
صور را اثری نیست وہریکے ازین امور
اصلے دارد از سنت سنیہ اما قراۃ پس اصلش
قراۃ عبد اللہ بن مسعود است وسوال اعرابی
ومناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف
بلدان ومناولہ صحیفہ بعبید اللہ بن جحش و
ہمچنین اجازت وجادہ را اصول ہست
کہ در کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم
قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ
می پوشانند از قلنسوہ وعمامہ وقمیص وقبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت
جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ مین خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا
دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح ومنا بت ہے
اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتین جو مختلف ہین
ان سے کچھ ضرر نہین اور خرقہ اور بیعت کی
اصل ہی سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو البس عمامہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اونکو امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
متواتر یقینی ہے کچھ چھپی نہین پس زمانہ اول مین علمائے
کرام کا ارتباط حدیثین سننے اور اونکو اپنے دل
مین محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابین تصنیف ہوئین اور
قراۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلون کا ارتباط ان سب امور
مین صحیح ہے اور صورتون کے اختلاف کا کچھ
مضائقہ نہین اور ان سب باتونکی سنت سنیہ مین
اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن
مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف
بلدان مین اور مناولہ صحیفہ عبید اللہ بن جحش اور اسی طرح
اجازت اور وجادت کے اصلین ہین جنکا کتب حدیث
مین بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے
یارونکو خرقہ پہناتے ہین خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قبا

Marfat.com

ورد او ازار هرچه میسر شود بسه وجه یکے
خرقه اجازت چون خواهند که محبے
را از محبان خود اجازت طریقه دهند
واورا نائب خود سازند در تلقین وصحبت
با طالبان واخذ بیعت واعطاء خرقه
اورا خرقه دهند وشرط آن قبولیت
این معنیست دیگر خرقه ارادت
چون عزیزی در زمرهٔ صوفیان داخل شد
واعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت
اورا خرقه عطا می کنند تا علامت دخول
او باشد در طریقهٔ صوفیه وشرط او رویت
جد وجهد است وتفرس استقامت او
درین باب سیوم خرقه تبرک چون بر کسے
مهربان شوند که برکات عزیزان شامل
حال او باشد اورا خرقه دهند بغیر
ملاحظهٔ شرطے بادشاه باشد یا امیر یا تاجر
وهمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت
توبه از معاصی وآن عام ست هر مسلمان را
وبیعت تبرک بدخول در سلسله صالحین وآن
نیز عام ست وبیعت تحکیم که شیخ را در سلوک
طریقه مجاهده بر خود حکم سازد وبجد تمام این
راه را سلوک نماید وآن مخصوص باصحاب
ارادت ست ودر هیئت بیعت اختلاف
است جمهور صوفیه دیار عرب هیئت
خود را بر کف دست راست ...

خواه چادر خواه ازار جو کچھ میسر ہو اور
اوسکی تین طرحین ہین ایک تو خرقہ اجازت کہ جب
چاہتے ہین کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت
دین اور اوسکو اپنا نائب کرین تلقین مین
اور صحبت مین کہ طالبون سے بیعت لے اور خرقہ
عطا کرے تو اوسکو خرقہ دیتے ہین سو اوسکی
شرط اس امور کا قبول کرنا ہی دوسری طرح
خرقہ ارادت ہی کہ جب کوئی عزیز صوفیون کے
زمرہ مین داخل ہوتا ہے اور انکے سی عمل جد وجہد کے
کرنے لگتا ہے اوسکو خرقہ عطا کرتے ہین کہ اوسکی
صوفیون مین داخل ہونے کی علامت ہو اور اوسکی
شرط ان امور مین دیکھ لینا ہے کہ وہ جہد وکوشش
کرتا ہے ان امور مین اور استقامت رکھتا ہے
تیسرا خرقہ تبرک ہی کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہین کہ
صوفیونکی برکات اوسکے شامل حال ہون اوسکو
خرقہ دیتے ہین اوسمین کچھ شرط نہین بادشاہ ہو یا
امیر یا سوداگر کوئی ہو اور اسی طرح بیعت
بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت تو یہ ہے کہ گناہون سے
توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے
یعنے جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت
لے لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے
سلسلہ مین داخل ہو سو وہ بھی عام ہی اور ایک
بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ مین
اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس
رستے چلے سو یہ خاص ہے ارباب ارادت کے

بیعت ایشان نیست که شیخ کف دست راست

طالب نهد و هر کیے بابهام و اصابع کف دیگر را قبض کند و بعد قراءة سوره فاتحه و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك انی قبلته ولدا فی الله - بعد ازان دعا کند و بانچه ضروری داند وصیت کند و همین هیئت اشاره و قبض شده است در آیت یدالله فوق ایدیهم و انچه والد این فقیر را از رویاء آنحضرت صلے الله علیه و آله وسلم و این فقیر نیز از رویاء آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم معلوم کرده است هیئت آن مصافحه است دو دست طالب درمیان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکه ماثوره که در حدیث صحیح آمده است بگویند و در آخر بگویند اخذت الطریقة الفلانیة و این مبحث در رساله القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور کردیم و هذا اوان الشروع و المقصود +

رکھتا ہی اور انگوٹھی اور انگلیون سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنی اور قرآن شریف کی آیتین پڑھنے کی مرید کہتا ہی اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا و داعیا - اور شیخ کہتا ہے اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك انی قبلته ولدا فی الله +

..... اسکے بعد دعا کری اور ضروری باتون کی وصیت کری اور اسی آیت کا اشارہ ہی آیہ کریمہ یدالله فوق ایدیهم مین اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب مین آنحضرت صلے الله علیہ و آلہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہی اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے خواب مین معلوم ہوا ہی اوسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے کہ دونو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونو ہاتھون مین ہون اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف مین وارد ہین کہتے ہین اور بعد اس کے کہتے ہین اخذت الطریقة الفلانیة اور اس کا سبب کہ ہمنے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل مین مذکور کر دیا ہے اور اب مقصد کے شروع کا وقت ہے -

فصل

در عالم باطن ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت و فیض توجه و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم است تفصیل این اجمال آنکه این

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت - و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن مین آنحضرت صلی الله علیہ و آلہ وسلم سے ہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیہ اضافہ فرمودند یکی جسمی کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیرہن دارد و اعلیٰ آن عریض تر است از اسفل و میان اعلیٰ تا اسفل تدریجیت چنانکہ در جسم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عودی مرکوز است و آن تمثال نسبت سالکان است کہ از جذبہ چندان بہرہ نیافتہ اند تشبیہ جسمی شبیہ ثانی الا آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق بر وے معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این صور تہا می سگالانہ القا فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ طبقات مجردہ روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم تسمیہ خلیفہ و نمونہ جی ہست

اس فقیر نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا ہے اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھے۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اوسکا اعلےٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے جیسے جسم مخروطی مین ... ہوتی ہے اور وہ تمثال (صورت) ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہو اور اوسمین ایک لکڑی گڑی ہوئی ہو وہ تمثال سالکون کی نسبت کی ہے جنہون نے جذب کا چندان حصہ نپایا ہو تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے سا لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی زمین مین گڑی ہوئی اور طباق اوسکے اوپر ہو۔ وہ تمثال مجذوبونکی نسبت کی ہے جنہون نے سلوک کا چندان حصہ نہین پایا اور ان تینون تمثالون کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل مین ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف ہون اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہون اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہین جسکا عالم تسمیہ مین خلیفہ اور نمونہ نہین ہے۔

Marfat.com

مانند آن کہ محبت ذاتیہ را ممونہ باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ
باشد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این معیت
را نیافتہ اند دو قسم اند قسمی مجذوبانند کہ
تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند دون
المراتب النسمیہ و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند کہ تکمیل
مراتب سافلہ کردہ اند دون المراتب الروحانیہ
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیلہ
بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبہ
بیرون آوردند و دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت
و مصافحہ این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساختہ و دست خود در میان دو
دست آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نہاد و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بستہ متوجہ شد ناگاہ
ہمان نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آن دادہ
بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علما
و حاشا در ان واقعہ ہیچ کلمہ و کلام در میان
بود و افاضہ روحانیہ بود بالاشارت
و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ

مثلاً محبت ذاتیہ کا ممونہ کیا ہی محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ ظاہر
اور جن لوگونکو یہہ جامعیت نہین ملی ہے وہ دو
قسم ہین ایک قسم تو مجذوب ہین کہ اونہون نے مراتب
روحانیہ کی تکمیل کی ہے سوای مراتب نسمیہ کے
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور
دوسری قسم سالک ہین کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے سوای مراتب روحانیہ کے ان کی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور جس سبب
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر ہین جمے آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اوٹھایا اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اوٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا
یہ فقیر اوٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھون مین رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھین بند کین اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھین
اون کے حضور مبارک مین بند کین اوس وقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو مین محیط ہو گیا از روئی علم کے اور حاشا للہ
کہ اس واقعہ مین کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور
جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہونچا۔

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

Marfat.com

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مرتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد انگاہ این فقیر را بزرگی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند و انچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و یکے ازان جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجے از کلام رومانی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند و با صحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت دارند ارشاد فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد انتہی بعد افاقت ازان حالت بمعنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان میگویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت از القای حکم الٰہی بر باطن است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا و ایشان این مسئلہ را اثبات می کنند و میگویند او را خدائی تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک وضۂ انور مین متوجہ رہا سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک ملی کیئے اوسوقت اس فقیر کو القاب زکی و حکیم سے ملقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت فرمایا اور جو جو علم مین مشکلات تھی مینی پوچھی اور اونکا جواب باصواب پایا اُن مین سے اکثر مینے رسالہ فیوض الحرمین مین لکھے ہین اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات مین میسر ہوا اور ایک اون جوابونمین سے جو رسالہ فیوض الحرمین مین نہین لکھا اس مین لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک دفعہ روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد ہے کہ یہ اہلبیت کی محبت کا دعوی کرتے ہین اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہین تو افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف مین جو انہون نے مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے افاقہ سے مینے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہین امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن مین یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ مین ثابت کرتے ہین بطریق اجتہاد کے اور کہتے ہین کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگون کے واسطے

Marfat.com

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و بحقیقت معنی
نبوت بہین خصال رجوع می کنند زیرا کہ
بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را
رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ ہم
من قلت و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت
بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال
ہمہ این امور با بعض این امور با جمیع خانوادہ
ہای طریقہ کہ امروز بر روی زمین مشہورند
یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است و الحمد
للہ۔ از انجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہے
مشہور می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور
ترین طرق است در عرب و ہندوستان
و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع
شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر
سند و کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و
سوادان و مدینہ فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ اونکو احکام الٰہی پہنچاوی اور فی الحقیقت نبوت کے
معنے یہی خصلتین ہین اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اوسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ
حقیقت ختم نبوت کے قائل نہین ہین اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہین
اگرچہ نبوت کا نام نہ لین اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر مین اس
فقیر کو وجہ سے بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور
تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انمین کے بعضے امور اور خانوادون
طریقہ سے جو آجکی دن روے زمین پر مشہور ہین یا انمین
سے اکثر سے ربط حاصل ہے انمین سے اس رسالہ مین مشہور
خانوادونکی سند لکھتا ہی حاصل کلام یہ کہ سب طریقون سے
قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان مین بہت مشہور ہے
اور نقشبندیہ ملک ہندوستان اور ماوراء النہر مین بہت
مشہور ہے اور حرمین مین بھی شائع ہوا ہی اور چشتیہ طریقہ
ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان و
کشمیر و سند کے نواحی مین اور کبرویہ طریقہ توران و
کشمیر مین اور شطاریہ ہندوستان مین اور شاذلیہ
مغرب مصر اور اوسکے نواحی اور مدینہ مین فی الجملہ مغرب
مین اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت مین اس فقیر کا
سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

Marfat.com

که هر یکے از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته و آداب طریق فرا گرفته
بے شبه هر چند تعین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقه طرفے عظیم آموخت و اشغال
طرق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کردند
و اصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبه و اتفاقات غریبه که بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکند
و در آخر عمر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجه دادند و کلمه یده کیدی
مکرر گفتند والحمد لله علی ذلک حمدا
کثیرا مبارکا فیه وهو صحب
شیوخا کثیرة منهم السید عبد الله
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمد باقی صحب
خواجه امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاهد صحب خواجه عبید الله
الاحرار صحب شیوخا کثیرة منهم

که هر ایک رجال سلسله نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کئے ہین
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اون آداب و اشغال کا
یقینی نہین ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت مین رہا ہے اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقون کے
اشغال اخذ کیے ہین اور خرقہ صوفیہ انکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت مین اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کراماتین اپنی آنکھون سے دیکھی ہین
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو ان پر اور
انکے مشائخ پر واقع ہوئی ہین یاد کئے ہین چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین مین بیان کئی ہین
اور اخیر عمر مین اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ یدہ کیدی
مکرر فرمایا ہے یعنے اسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد للہ علی ذلک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہون نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اونمین سے سید عبد اللہ ہین کہ انہون نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اونہون نے
شیخ احمد سرہندی سے انہون نے خواجہ
محمد باقی سے انہون نے خواجہ امکنگی سے انہون
نے مولانا درویش محمد سے اونہون نے مولانا
زاہد سے اونہون نے خواجہ عبد اللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت مین رہے ہین

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ

Marfat.com

مولانا یعقوب الرخی وخواجه علاؤالدین
الغجدوانی صحبا خواجه نقشبند
بلاواسطه وصحب الاوّل ایضا خواجه
علاؤالدّین العطار والثانی خواجه
محمد پارسا وبهما من کبار اصحاب خواجه
نقشبند صلوت شیوخا کثیرة اجلهم
خواجه محمد بابا السماسی وخلیفة الامیر
سیّد کلال والخواجه محمد صحب خواجه
علیا الرامیتنی صحب خواجه محمود الخیر
فغنوی صحب خواجه عارف ریوگری
صحب خواجه عبدالخالق الغجدوانی
صحب خواجه یوسف الهمدانی صحبا
علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرة اجلهم
اثنان احدهما الامام ابوالقاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرابادی صحب ابا علی الرودباری
وابابکر الشبلی وابابکر الواسطی صحبا سیّد
الطائفة الجنید البغدادی والثانی
خواجه ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خاله السّری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا
کثیرة اجلهم اثنان احدهما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباه الامام

کہ انمین سے مولانا یعقوب چرخی ہین اور خواجہ
علاؤالدین غجدوانی ہین یہ دونو صحبت مین رہی ہین خواجہ
نقشبند کے بلاواسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین
عطار کی صحبت مین بھی رہی ہین اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی
خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہی ہین اور یہ دونو صاحب
بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہی ہین کہ ان
مین بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور خلیفہ امیر
کلال ہین اور خواجہ محمد صحبت مین رہی ہین خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت مین رہی ہین خواجہ محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ
محمود صحبت مین رہی ہین خواجہ عارف ریوگری کے خواجہ
عارف رہی ہین صحبت مین خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبدالخالق صحبت مین خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف صحبت
مین رہی ہین ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی صحبت
مین رہی ہین کہ ان مین دو بہت بزرگ ہین ایک تو امام ابوالقاسم
قشیری کہ وہ صحبت مین رہی ہین ابو علی دقاق کے اور ابو علی دقاق
ابوالقاسم نصیرآبادی کے اور ابوالقاسم ابو علی رودباری کے اور ابوبکر
شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہون نے صحبت پائی ہی سید الطائفہ جنید بغدادی
کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم کرگانی ہین جو صحبت مین رہی ہین
ابوعثمان مغربی کے اور ابوعثمان ابو علی کاتب کے اور ابو علی کاتب
ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بغدادی
کے اور جنید بغدادی صحبت مین رہی ہین اپنے ماموں سری
سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی
صحبت مین رہی ہین بہت سے شیوخ کے کہ ان مین دو بہت
بزرگ ہین ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا اور اپنے

والد امام ۱۲

موسی صحبت با امام جعفر الصادق
صحبت با امام محمد باقر صحبت با امام زین العابدین
صحبت با امام حسین صحبت با امیر المومنین
علی بن ابی طالب صحبت سید المرسلین صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانیہا داؤد الطائی
صحبت حبیب العجمی صحبت الحسن البصری صحبت اصحاب
النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم انس
خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم وحافظ سنتہ ۔ باید دانست کہ طریقہ
کہ امروز محفوظست منشاء آن جنید بغدادی است
وخرقہ محفوظ امروز ہمان ست کہ بواسطہ جنید است
واز ین سلسلہ سید عبد اللہ حامل بودند وبالاتر
از ینشان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدائے
صوفیہ بودند وبارشاد ایشان عالمے
منزل مقصود رسید واز خواجہ امکنہ تا خواجہ
عبد الخالق در ملک ماوراء النہر بودند ہریکے در زمان
خود مرجع صوفیہ ومقتدای طالبان وبفضل و
ارشاد مشہور انچہ در مکتوبات حضرت خواجہ
محمد باقی مسطور ست وتابعان ایشان بران فتہ اند
ہمین ملاست کہ نوشتہ شد ودر شجرۂ بعض اہلبیت خواجہ
محمد امکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط ما انابت و
صحبت در خفیہ بخواجہ محمد درویش داشتند ومولانا
زاہد را نیز ملاقات کردہ اند وایشان ہر دو صحبت
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم
وبالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند وایشان

موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کے اور وہ اپنے والد امام حسین رضی کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے اویس کے داؤد طائی
کہ وہ صحبت مین رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ اصحابون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونمین سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور ہست
رسول اللہ کے حافظ ہین جاننا چاہیئے کہ جو طریقہ
آجکے دن محفوظ ہے اوسکا منشاء جنید بغدادی ہین
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے
سے ہے اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ حامل تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند مین مقتدا
صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک
ماوراء النہر کے ملک مین تھے ہر ایک اپنے زمانہ مین صوفیہ کے
مرجع اور طالبون کے مقتدا اور فضل وارشاد مین مشہور
تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات مین لکھا
ہے اور اونکے پیرو اوسپر ہین وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا اور بعض کے شجرہ مین اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ مین
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے اور مولانا زاہد سے
بھی ملی ہین اور یہ دونون صحبت ہین خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہین واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر
طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ کل کر

Marfat.com

جہر بجمعیت مے کردند و ایشان از خواجہ نقشبند طریقہ
نقشبندیہ میگفتند و ایشان اکتفا کردند بخفیہ و از
خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابو القاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و
محدث بودند و تذکیر میکردند و از راہ
ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع
مریدان و طریق تسلیک ایشان و اختصاص
ہر یکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت
و خرقہ و تلقین یقینی است کہ شبہ را دران
دخل نبود باید دانست کہ انچہ درین سلسلہ
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
عقل و نفس است اما تہذیب لطائف خفیہ
و احوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود از
قبیل ثمرات و مواہب است نہ از قبیل
مواریث و باید دانست کہ بنور بفتح موحدہ
و تشدید نون بلدۂ ایست از توابع سہرند و
سہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ
بلدۂ ایست عظیمہ بین لاہور و دہلی در اصل
نام آن سہرند یعنے شیر بیشہ بود در زبان
فارسی گویان سرہند مستعمل مے شود و کہنہ
نام موضعی است نزدیک شہر شیراز و آنرا
اکنہ نیز گویند و چہرخ بجیم فارسی و رائے
مہملہ و آخر آن خا معجمہ نام قریہ ایست از
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی
کہ ایشان و پدر ایشان آن مشغول بودند کذا فی نفحۃ الانس

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند کی
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہون نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک
ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مریدون کے حال کے کشف سے اور انکے
سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ
سے اس سلسلہ مین از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے
یقینی ہے کہ اوس مین کچھ شک و شبہ کو دخل نہین
جاننا چاہیے کہ اس سلسلہ مین جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اوسکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہین وہ ثمرات و مواہب کی قسم
سے ہین اور جاننا چاہیے کہ بنور بفتح موحدہ و
تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر
عظیم ہے درمیان لاہور اور دہلی کے اصل مین
اوسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویونکی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے اور اکنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور کوا
اکنہ بھی کہتے ہین اور چرخ بجیم فارسی و رائے
مہملہ و آخر خا معجمہ نام قریہ ہے از
توابع غزنین نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی نفحۃ الانس

Marfat.com

وعجدوان بغین معجمہ بکسون وسکون جیم نام موضعے
است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور وکفوی
در طبقات حنفیہ گفتہ است بضم الغین المعجمہ و
سکون الجیم وضم الدال المہملہ قریۃ علی ستۃ
فراسخ من بخارا وفی اللب بفتح الدال المہملہ
واللہ اعلم الخیر فغنی بفتح فار وسکون
غین معجمہ ونون دیہی ست از توابع بخارا
وریوگر بکسر راء مہملہ دیہی است از توابع بخارا
رامیتن بفتح راء مہملہ وکسر میم وسکون یای تحتیہ
وکسر مثناۃ آخرہ نون قصبہ ایست از توابع
بخارا سماسی بفتح سین مہملہ وکسر ثانیہ
دیہی ست از توابع شہر طوس کہ امروز آنرا
مشہد میگویند ونسبت بآن دیہ سماسیی ست
بفتح سین ثانیہ ویا قشیری نسبت ست
بہ بنی قشیر بضم قاف وفتح شین معجمہ قبیلہ از
عرب دقاق بتشدید قاف اول ووسط
شہریست میان بصرہ وکوفہ ورود بارے
نسبت بناحیہ منشائی اصول ایشان بود
گرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید مہملہ
کاف عجمیہ دیہی ست از دیہای مشہد
سری بفتح سین وکسر رائے مہملہ وتشدید یای
تحتیہ در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت بسقط
فروشی وسقط متاع حقیر را گویند در بعض شجرہ
سری سقطی بن المغلس دیدہ شد المغلس بضم میم
فتح غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ در لغت

عجدوان بغین معجمہ مکسورہ وسکون جیم ایک موضع کا
نام ہے توابع بخارا سے یہ ہین مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ مین کہا ہے کہ بضم غین معجمہ وسکون
جیم وضم دال مہملہ ایک گانو ہے بخارا سے چھ فرسنگ
اور لب مین لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم وخبیر
فغنی بفتح فار وسکون غین معجمہ ونون ایک گانون
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر راء مہملہ بھی
ایک گانون ہے توابع بخارا سے رامین بفتح
رای مہملہ وکسر میم وسکون یائے تحتیہ وکسر مثناۃ
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی
بفتح سین مہملہ وکسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانو
ہے توابع شہر طوس ہے کہ آجکل اوسکو مشہد کہتے ہین
اوس گانون سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہین
سین مہملہ ثانیہ کی فتحہ اور دو یای سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف وفتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول ووسط
ایک شہر ہے درمیان بصرہ اور کوفے کے اور رود بارے
نسبت ہی ایک اطراف کی کہ انکی اصول کا منشا ہے یعنی
انکے آباؤ اجداد کی پیدائش وہان ہے گرگانی بضم کاف
عربی وتشدید مہملہ اور کاف عجمیہ ایک گانون ہی مشہد کے
گانونمین ہے سری بفتح سین مہملہ وکسر راء مہملہ وتشدید یای
تحتیہ لغت مین بمعنی جوانمرد ہی سقطی نسبت بسقط
فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہین اور بعض
شجرہ مین سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم وفتح
غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت مین

Marfat.com

بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزاردہ
سلسلہ صوفیہ علما سلسلہ بشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
و اوثق آن نزد یک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
در مین شعب مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را
با کثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و
صحبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد
بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
از جہت خرقہ و تلقین و صحبت و اجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابی
الحسن عن شمس الدین الصحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاء الدین
عن سید عبد الوہاب عن السید
شرف الدین القتال عن السید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابو محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اوسے کہتے ہین جو صبح کی نماز رات کی تاریکی مین پڑہے
سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت لکھنا چاہیے
اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہین اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے عوام مین
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور مین مین
بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبون سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی، وسی اپنے والد
بزرگوار سے ہے اور اُن کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت و اجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے
ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اون کو شیخ آدم
سہرندی سے اونکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے
اونکو شاہ کمال سے اونکو سید فضیل سے اون کو
سید گدا رحمن سے۔ اون کو سید شمس الدین
عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے۔ اون کو شمس الدین صحرائی
سے اون کو سید عقیل سے۔ اونکو
سید بہاؤ الدین سے۔ اون کو سید
عبد الوہاب سے۔ اون کو سید
شرف الدین قتال سے اون کو
سید عبد الرزاق سے۔ اون کو اپنے
والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

Marfat.com

وایضا ایشان را ارتباط از جهت خرقه
باشیخ عظمت الله اکبرآبادی است عن
ابیه عن جده عن الشیخ عبدالعزیز
عن السید ابراهیم الاویجی عن الشیخ
بهاؤالدین القادری عن الحسیب النسیب
سیدالسادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبدالرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبدالقادر
جیلانی عن ابیه عن جده وهلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جهت خرقه باشیخ
ابوطاهر محمد بن ابراهیم الکردی واقع است
وقد لبسها من ابیه وقد لبسها ابوه من
ید شیخه الامام احمد القشاشی ولی فی الخرقة
القادریة طرق منها انه لبسها من ید شیخه
الشیخ احمد الشناوی بلباسه لها من ید
ابیه علی بن عبدالقدوس بلباسه
لها من ید ابیه عبدالقدوس بلباسه
لها عن ید الشیخ عبدالوهاب الشعرانی
بلباسه لها من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضه مصر بلباسه لها من
ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
امام الکاملیة بحارة الکعبیة المشرفة بلباسه
لها من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسه لیا من عمر بن الحسن بن المیلة المراغی

اور اون کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبرآبادی سے بھی ہے اونکو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبدالعزیز سے اون کو سید
ابراہیم اویجی سے اونکو شیخ بہاؤالدین
قادری سے اون کو حسب النسیب سید
السادات ابوالعباس احمد بن حسن بن موسیٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابونصر بن ابوصالح
بن عبدالرزاق بن قطب ابومحمد محی الدین
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اونکو اپنے
والد سے اونکو ان کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی
سے ہے اور انہون نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اون کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور اونکو خرقہ قادریہ مین کئی طریقہ ہین
ایک وہ ہین سے یہ ہے کہ انہون نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہون نے اپنے
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس
نے پہنا شیخ عبدالوہاب شعرانی سے اونہون نے
جلال الدین سیوطی سے اونہون نے روضہ مصر مین شیخ
کمال الدین محمد عرف ابن الکاملیہ سے روبرو
کعبہ شریف کے اونہون نے شمس الدین
محمد بن محمد جزری سے انہون
نے عمر بن حسن بن المیلۃ
المراغی سے۔

Marfat.com

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهيم الفاروثي
بلباسه لها من الامام محي الدين محمد بن
علي بن العربي قدس سره واسرارهم
اجمعين ويرحمنا بهم بلباسه لها من يد
جمال الدين يونس بن يحيى بن ابي البركات
الهاشمي العباسي بمكة المعظمة تجاه الركن
اليماني بالمسجد الحرام بلباسه لها من يد
شيخ الوقت عبد القادر الجيلاني ومنها انه
اعني الشيخ احمد القشاشي لبسها من يد
والده وشيخه الشيخ محمد المدني عن الشيخ
الامين بن الصديق عن الشيخ سراج الدين
عمر جبرئيل عن الشيخ عبد القادر الجنيد
المشرع عن ابيه الجنيد بن احمد عن ابيه
احمد بن موسى المسرع اليمني عن الشيخ
اسماعيل بن الصديق الجبرتي عن الشيخ محمد
المزجاجي عن الشيخ اسماعيل بن ابراهيم
الجبرتي اليمني عن الشيخ سراج الدين ابي
بكر بن محمد السلامي عن الشيخ محي الدين احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن يوسف الاسدي
عن الشيخ فخر الدين ابي بكر محمد بن علي بن نعيم
عن الشيخ ابي احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن يوسف الاسدي عن والده ابي محمد احمد
بن عبد الله الاسدي عن والده الشيخ
عبيد الله بن يوسف الاسدي عن شيخه
عبد الله بن قاسم بن زريه عن الشيخ

اونھوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروثی سے
اونھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ اسرارہم اجمعین ویرحمنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اونھوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا یا تھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی
کے۔ اونھوں نے شیخ امین بن صدیق سے۔
اونھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے۔
اونھوں نے شیخ عبد القادر جنید مسرع سے۔
اونھوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے۔
اونھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مسرع
یمنی سے اونھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرتی
سے اونھوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اونھوں
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اونھوں
نے شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد اسدی سے
اونھوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن
نعیم سے اونھوں نے شیخ ابو احمد محمد بن
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
اونھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے اونھوں نے
اپنے باپ شیخ عبید اللہ بن قاسم بن زریہ
سے اور اونھوں نے شیخ

Marfat.com

ابی محمد عبد الله علی الاسدی الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبد القادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس الله روحه ثم الشیخ
ابو محمد عبد القادر الجیلی لبسها من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المهملة المشددة
منسوب الی المخرم محلة ببغداد شرفها نزلها
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیه ذکره
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی بلباسه لها من ید ابی الفرج محمد بن عبد الله
الطرطوسی بلباسه لها من ید ابی الفضل عبد الواحد بن
عبد العزیز بن الحارث التمیمی بلباسه لها من ید والده
عبد العزیز بن الحارث التمیمی بلباسه لها من ید
استاذه ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی بلباسه لها من ید سید
الطائفة الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس سره واسرارهم ورحمنا بهم الی آخر السند
المذکور فی سلسلة الصحبة الا ان الصوفیة
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی الله عنه وجمعی از
شجره نویسان درین موضع سلسله نسب
اثبات کنند وفیه نظر زیرا که قرینه قائم
نشده است بر آنکه تربیت باطنی این
سلسله بوده باشد والله اعلم و آن
سلسله این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سے انہون نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ سے پہر شیخ
ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے
شیخ ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار
بغدادی مخرمی کی مخرم بکسر رای مہملہ مشددہ
اور یا نسبت کی ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد
کے کہ اوسکو بزرگی ہوئی وہان اوتری تہی
بعض اولاد یزید بن مخرم کی اون سے مشہور ہوا
وہ محلہ اس نام سے اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا
ہے طبقات حافظ بن رجب حنبلی مین اور شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے اونکو پہنایا
ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تمیمی نے انکو پہنایا انکے
والد عبد العزیز بن حارث تمیمی نے اور انکے استاد ابو بکر بن
محمد دلف بن خلف بن محمد بن جحدر شبلی نے
اون کو پہنایا سید الطائفہ اوستاد .....
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ و
اسرارہم ورحمنا بہم پہر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کے مگر صوفیونکا اتفاق ہے اس امر
پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکہنے والون کے اس مقام پر
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہین اور اسمین جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہین پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ مین ہوئی ہو
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

Marfat.com

عبد القادر الجيلاني عن ابن الطريقة عن
ابيه ابي صالح موسى جنكي دوست عن
ابيه السيد عبد الله عن ابيه السيد
يحيى زاهد عن ابيه السيد محمد رومي
عن ابيه السيد داؤد امير محمد اكبر
عن ابيه موسى ثاني عن ابيه السيد
عبد الله عن ابيه السيد موسى الجون
عن ابيه السيد عبد الله المحض عن
ابيه السيد حسن المثنى عن ابيه الامام
حسن المجتبى عن ابيه وامه سيدنا علي
المرتضى وسيدتنا فاطمة الزهراء كلهما
عن ابويه صلى الله عليه وآله وسلم
وكتاب غنية الطالبين وفتوح الغيب
ومجالس ستين كه ملفوظ حضرت غوث
است واصل طريقه ايشان در آنها
مفصل ست اين فقير اخذ كرد اجازت
از شيخ ابو طاهر محمد بن ابراهيم الكردي
عن ابيه عن القشاشي عن الشناوي عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزيز بن فهد
الهاشمي العلوي المكي عن عمه جار الله بن
عبد العزيز بن فهد المكي عن ابي الفضل
جلال الدين سيوطي قال انبانا الشيخ
جلال الدين بن الملقن عن ابي اسحاق
التنوخي عن ابي العباس الحجاز عن احمد بن
يعقوب المارستاني عن قطب الطريقة

محمد عبد القادر جيلاني نے اخذ
كيا اپنے والد ابو صالح موسے
جنگي دوست سے اونہون نے
اپنے والد سيد عبد الله سے اونہون
نے اپنے والد سيد يحيى زاہد سے اونہون نے اپنے
والد سيد محمد رومي سے اونہون نے اپنے والد
سيد داؤد سے اونہون نے امير محمد اكبر سے
اونہون نے اپنے والد موسى ثاني سے اونہون نے
اپنے والد سيد عبد الله سے اونہون نے اپنے
والد سيد موسى جون سے اونہون نے اپنے والد سيد عبد الله
سے اونہون نے اپنے والد سيد حسن مثنى سے
اونہون نے اپنے والد امام حسن مجتبى سے اونہون نے والد
اور والده سيدنا علي مرتضى وسيدتنا فاطمه الزہرا
سے اور ان دونون نے نبي صلعم سے + اور كتاب
غنية الطالبين وفتوح الغيب ومجالس ستين كے جو
ملفوظ ہين حضرت غوث كے اور اصل طريقه انكا
انمين مفصل ہے اس فقير نے اجازت حاصل كى شيخ
ابو طاہر محمد بن ابراہيم كردى سے اونہون نے اپنے
والد سے اونہون نے قشاشى سے اونہون نے شناوے
سے اونہون نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزيز
بن فہد ہاشمى علوى مكى سے اونہون نے اپنے چچا جار الله
بن عبد العزيز بن فہد مكى سے اونہون نے ابو الفضل
جلال الدين سيوطى سے اونہون نے كہا مجھے خبر دى
شيخ جلال الدين بن ملقن نے اونہون نے كہا مجھے خبر
دى ابو اسحاق تنوخى نے اونكو ابو العباس حجاز سے

Marfat.com

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال انبانا شیخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسال ایقاظ الهمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی قال
وانبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ ابراهیم
الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد بن
محمد القشاشی المدنی ان کیفیة ذکر الطریقة
العلیة القادریة ان تجلس مربعا و تضع
کفیك علی فخذیك مبسوطتین و تغمض
علیك و تبدا بالذکر من جانبك الایسر
و تقصد ان تاخذ ماسوی الله من قلبك
و هو تحت یدیك الایسر بقولك لا و
تمرها الی ان تطرح الله و هو المنفی
فوق کتفك الایمن و تثبت بقولك الا
من فوق کتفك الایمن الله فی قلبك
الذی القیت ماسوی الله تعالی
عنه بضرب شدید لیتاثر قلبك و
یتمکن فیه نور الذکر انتهی و به
الشیخ ابراهیم الکردی انه قال فی ایقاظ
القوابل ینبغی لطالب الحق سبحانه ان
یسال بعد اداء ما افترض علیه طریق
التقرب با لتزام مایطیقه من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودیة

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر
دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد
سعید بن حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے
رسالہ میں جسکا نام ہے ایقاظ الهمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے
شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ شیخ احمد بن
محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس
طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور
ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع
کرے اور کھینچے اسکو یہاں تک کہ ڈالے آلہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے
ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ
کو بیچ دل کے جس سے ماسوائے اللہ کو نکالدے الا
نہایت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں
اثر ہو جائے اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے۔
انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے
کہ انہوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق
سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہیے بعد ادا کرنے فرائض کے
سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے
اس طریقہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب سے خالص

Marfat.com

ومناتج المحبة الالهية المنتجة لما قال
صلى الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن
ربه تبارك وتعالى وما تقرب الى عبدى
بشئ احب الى مما افترضت عليه وما يزال
عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه
فكنت سمعه الذى يسمع به وبصره
الذى يبصر به ويده التى يبطش بها
ورجله التى يمشى بها زاد فى غير رواية
البخارى وفواده الذى يعقل به ولسانه
الذى يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك
فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لا يكون
من الغافلين فيما بين ذلك عند تقلباته
فى الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله
فان كان متجردا عن الاسباب
فلينقطع بالذكر وان كان من اهل
الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ
ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله
الفا بعد كل من الصبح والعشاء
والتهجد وعند الغدا ياخذ بالميسر
والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات
الثلاثة ويعمل بمضمون حديث
استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم
سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب
لهم ويرزق بهم اهل الارض
ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میری بندہ میرے
سے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے
اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہی ساتھ نوافل
کے یہانتک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہی تو میں ہوتا
ہوں اُسکے کان جنسے وہ سُنتا ہی اور اُسکی آنکھیں
جنسے وہ دیکھتا ہی اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہی اور
اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہی اور بخاری کی اس
روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت
کیا ہی کہ اور اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہی اور اُسکی
زبان جس سے وہ کلام کرتا ہی انتہی ۔ تو جو شخص اُسپر
عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافلوں
میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا الہ الا اللہ ہی پس اگر مجرد ہی کسی طرح کا بکھیڑا
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے
کاروبار میں گھرا ہوا ہی تو اپنی فراغت کے موافق
ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہی کہ لا الہ
الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی
نماز کے بعد ورد کرے اور غدا کے وقت جس قدر
آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار اور تیسیں تینوں
نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے
کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہی واسطے
مومنوں اور مومنات کے ہر روز ستائیس نوشتہ ہوگا
انمیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہی اور جنکے سبب اہل

بمضمون حدیث من استغفر الله
دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر
الله الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ
قدیر عشر مرات وان تیمن بعد کل
فریضۃ فھو ولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللھم صل علی سیدنا محمد و
علی آلہ واصحابہ عدد خلقک لک والک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی الھم وصحبھم
والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین وعلینا
معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک و
مداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضۃ عشرا فھو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیھما والشمس
وضحٰھا و والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ
اور کہے استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اوسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد میں سے
بھاگا ہو) پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیٔ قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولیٰ ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے اللھم صل علی سیدنا و علی
آلہ واصحابہ عدد خلقک لک والک اور دس دفعہ
یہ پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی الھم وصحبھم والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین وعلینا معھم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک رضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرلے
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے
بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور
بعد دو رکعتوں چاشت کے سورتیں والشمس والضحیٰ
پڑھے اوسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭ ٭ ٭

Marfat.com

عدد خلق الله بدوام الله عشرين وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في المساء بعد المغرب سورة الم السجدة و ان ضاق الوقت عن بين في الليل فالم السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد ان الجنة حق والنار حق والموت حق و القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان حق واشهد ان الساعة اتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم اني اوعك هذه الشهادة ليوم حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها امانتي وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين منها حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد السلام اللهم سدد بي بالايمان واحفظه علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ۔ دس مرتبہ اور پڑھے اور تبارک ہر صبح و شام پڑھے اور مغرب کو بعد نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے اور جو پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ اور تبارک پڑھے ۔۔۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں کے یہ کہے مرحبا بالملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اشہدان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و القبر حق والسوال حق والحشر حق والحساب حق و الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق و اشہدان الساعۃ اتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور اللہم انی اوعک ہذہ الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی واوجب لی بہا امانتی وتجاوز بہا عنی برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام کے یہ کہے ۔۔۔ اللہم سددنی بالایمان واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے

Marfat.com

یقرأ فی کل رکعة فیها الاخلاص سبعا
والمعوذتین مرة مرة رکعتین بعد صلاتین
الاوابین مع الاستخارة ای المطلقة التی
یعملها اهل الله کل یوم لاعمال اللیل و
والنهار قال الشیخ محی الدین قدس سره جربنا
ذلك فوجدنا فیه کل خیر و دعاء
الاستخارة هو ماسبق و یقول بعد
کل فریضة استغفر الله العظیم الذی
لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه
اللهم انت السلام و منك السلام والیك
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و
تعالیت یا ذا الجلال والاکرام ثم یقرأ
الفاتحة الی آخرها ثم والهکم اله واحد
لا اله الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول
اللهم انی اقدم الیك بین یدی ذلك
کله الله لا اله الا هو الحی القیوم الی قوله
العلی العظیم ثم آمن الرسول الی آخر السورة
ثم شهد الله انه لا اله الا هو الی قوله
ان الدین عند الله الاسلام فیقول
بعده و انا اشهد بما شهد الله
به واستودع الله هذه الشهادة وهی
لی عند الله ودیعة ثم یقول قل اللهم
مالك الملك الی قوله بغیر حساب ثم
یقول اللهم یا رحمن الدنیا و الاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص
چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیا اللہ پڑھا
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے تو اسمیں ہر سر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہ ہی ہے جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت
السلام و منک السلام والیک یرجع السلام
حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا
و تعالیت یا ذا الجلال والاکرام پھر الحمد سے کی
سورت پھر الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن
الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی
ذلک کلہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
وہو العلی العظیم تک پھر آمن
الرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے وانا
اشہد بما شہد اللہ بہ استودع اللہ ہذہ الشہادۃ
وہی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل
اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک
پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا
والاخرۃ

Marfat.com

درحیم ہمارحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمة
من عندك تغنینی بها عن رحمة من سواك
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
الله ثلثاً وثلثین مرة والحمد لله ثلثاً و
ثلثین مرة والله اکبر اربعاً وثلثین
مرة ثم لا الٰه الا الله وحده لا شریك
له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شی قدیر اللهم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلی العظیم ان الله وملائکته
الایه ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه
واله وسلم ثم یدعو بما احب ثم
یختم سبحان ربك رب العزة عما
یصفون الایه ثم لا الٰه الا الله
عشر مرات هذا بعد کل فریضته
ویقول کل یوم بعد الصبح یا الله
یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منك
بنفحة خیر انك علی کل ما تشاء
قدیر احد عشر مرة ویکون ابتداء
من یوم الخمیس بعد قرات الفاتحة لغوث
الثقلین قدس سره ومشایخ السلسلة من
السابقین والاحقین کما شرطه المشایخ ویقول
یا عزیز کل یوم بعد الصبح احدا وعشرین مرة ویا الٰه الا الله الرفیع

درحیم ہمارحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمة من عندك تغنینی بها عن رحمة
من سواك ہر سورۂ اخلاص اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان الله تینتیس دفعہ اور الحمد
لله تینتیس دفعہ اور الله اکبر چونتیس دفعہ
لا الٰه الا الله وحده لا شریك له
له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیده
الخیر وهو علی کل شی قدیر۔ اللهم لا
مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منك
الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
ان الله وملائکته یصلون علی النبی الخ
آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر کہے سبحان ربك
رب العزة عما یصفون ؛ آخر آیۃ تک پھر
لا الٰه الا الله دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے
اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا الله یا احد
یا احد یا جواد انفحنی منك بنفحة خیر انت علی کل
ما تشاء قدیر ؛ گیارہ دفعہ اور
اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اسطور کہ پہلے حضرت
غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ کے
پہلے پہلے سبکی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا الٰه الا الله الرفیع

Marfat.com

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
شيء من علمه ولا يؤده وعشرين مرة و
ان وسع الوقت قال سبحان وبحمده ؛
سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة ايام
من كل شهر ومن زاده زاده الله فان وجد
من نفسه قوة فليصم من شوال ستا من
ذي الحجة التسع الاول وشيخنا
الامام كان يامر اصحابه باحياء
هذه الليالي العشر بقراءة القرآن كل
ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففي
كل ثلاث ليال ختمة وليلة العيد
ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن
الايام الفاضلة يوم عاشورا ويوم
النصف من شعبان وورد في الفضائل
رجب احاديث باسانيد ضعيفة لا بأس
بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فليعمل
بها رجاء فضل الله تعالى ومنها
صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين
والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة
سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في
رجب يوم وليلة من صام ذلك
اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام
الدهر مائة سنة ؛ ؛ ؛

فهو لثلاث بقين من رجب
ومنها من صام سبعة ايام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داؤد كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يضر اذا
لاقى رواه الترمذي وغيره عن
ابن عمر لشيخ سعيد الكوكني وقال
الشيخ حسن العجمي المكي وعند
الاستطاعة يزيد على ما ذكر
قرأة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة
لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء
قدير وان يقول في صبح كل يوم الف مرة
سبحان الله وبحمده انتهى — اما طريقه
نقشبنديه را شعب بسيار است در ديار هندوستان
از دو جهت شائع شده است يكے جهت
خواجه محمد باقي و ديگر جهت امير ابو العلى و در ديار
ماوراء النهر از جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگي
شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تیسرے
کے ہے اور بعض اُنمین سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اوسپر سات دروازہ دوزخ
کے بند ہوتے ہین اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھون دروازہ جنت کے اوسکے واسطے
کھلجائین گے اور جو اپنے نفس مین قوت
پائے تو حدیث شریف مین آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وھو علی کل شیء قدیر اور ہر روز صبحکو
پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ - انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہین
ملک ہندوستان مین دو جہت سے شائع
ہین ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
اور دوسرا امیر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر مین مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے
جہت سے مشہور ہے اور اُن سب مین بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالون کے

دیگر طریقہ نقشبندیہ

وبیان اشغال قوم شعبہ جامیہ ست وباز
جہت خواجہ محمد باقی را شعب بسیار است
اشہر آنہا دو شعبہ ست شعبہ شیخ محمد معصوم
وشعبہ شیخ آدم بنوری وہریکے ازین دو اشغال
دارد غیر اشغال این طریقہ واین فقیر را ہر
یکے ازین شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت وصحبت
وتلقین اشغال واجازت وخرقہ باوالد
خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ
وحضرت ایشان را باچہار کس از مشائخ
این طریق ارتباط واقع است نخست باید عبد اللہ
رومی بامیر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم باخواجہ خورد
ولد خواجہ محمد باقی چہارم بامیر نور العلی خلف میر ابو العلی
فالسید وعبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری
عن الشیخ احمد السہرندی عن خواجہ محمد
باقی وخواجہ خورد عن الشیخ احمد السہرندی
وعن خواجہ حسام الدین وشیخ الہداد
کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند المذکور
فی سلسلۃ الصحبۃ ومیر ابو القاسم الاکبر
آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی محمد
الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن عمہ الامیر
عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحی عن خواجہ
یحیی عن ابیہ خواجہ عبید اللہ الاحراری واز میر نور العلی
خرقہ بلیشان رسید عن اللہ الامیر ابو العلی الاکبر آبادی وایشان
اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد دلیل گیانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور پھر
خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اونمیں
دو شعبے بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں
سے شغل ہیں سوائے اشغال طریقہ کے اور اس فقیر کو
ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط
اس فقیر کو جہت صحبت وبیعت وتلقین اشغال و
اجازت وخرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم
قدس سرہ سے ہے اور اونکو چار شیخ سے اس
طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے
دوسرے امیر ابو القاسم اکبر آبادی سے تیسرے خواجہ خورد ولد
خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور العلی خلف امیر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے اونکو شیخ احمد سہرندی سے اونکو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سہرندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہداد اور ان سبکو خواجہ محمد باقی سے
اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو
ملا ولی محمد اکبر آبادی سے اونکو امیر ابو العلی سے
اونکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اونکو اپنے
ماموں خواجہ عبد الحی سے اونکو خواجہ یحیی سے
اور اونکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور
امیر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا اونکو اپنے والد امیر ابو العلی
اکبر آبادی سے اور اس فقر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل گیانی سے

Marfat.com

اخذ کردہ عن شیخہ میر موسے بخلی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السرہندی واین فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ وایشان را از
سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراہیم کردی وشیخ احمد نخلی وشیخ
عبد اللہ بصری مکی وشیخ ابراہیم را ارتباط
باشیخ احمد قشاشی ہست ازجہت تلقین وخرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ
محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن
مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن
مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاؤ الدین
محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
سعد الدین ابن کاشغری عن مولانا نظام الدین
خاموش عن خواجہ علاؤ الدین العطار
عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند وشیخ احمد
نخلی اشغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکۃ الشیرغانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدومی
الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد
قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
والشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقہ عن ید الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسے بخلی کوٹی
سے اور انہوں نے شیخ محمد معصوم سے اور انہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل
شیخ ابو طاہر مدنی سے اور انکو تین شایخوں سے
اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین وخرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے انکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے انکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بہانجے سے انکو مولانا شیخ
غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے انکو مولانا عبد الرحمن جامی سے
ان کو مولانا سعد الدین کاشغری سے انکو
مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے انکو خواجہ بہاء الدین
نقشبند سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال اس
طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
انہوں نے ملا اکہ شیرغانی سے انہوں نے ملا
خورد عزیزان سے انہوں نے مخدومی الاعظم
ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی
سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہا تھا
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے ان کو خواجہ

Marfat.com

خواجه محمد باقی بسنده المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی وعن خواجه محمد بابا السماسی
وعن خلیفة الامیر سید کلال وخواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان مثل
ما ذکرنا فی السلسلة الصحبة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها فان الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضا عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من طریق
الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مدیدة والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة
آبائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم قلت واخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

محمد باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ
نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلہ صحبت
مین ذکر کیا ہے۔ مگر یہان ایک اور نکتہ ہے
اوس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے اونہون نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہین کیونکہ ولادت
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق سے نہین
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کے بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہین اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہون نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے اونہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین کہتا ہون قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہین مگر باطن کے

Marfat.com

من جهة الباطن يظهر ذلك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم عند
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذلك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك الكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم - باید دانست که
که گگیانی بفتح کاف فارسیه اول و تشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور
سکونت دارند و با قوم یوسف زئی بنو اعمام
می شوند بٹی کوٹ بتائین هندیتین قریته
من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلده
بین کابل و پشاور بهنسی بفتح موحده والنون
و مهمله نسبه بهنسا بالقصر بلده بصعید مصر
الادنی ـــــ ملا اکه بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه و هاے فارسیه
ابن یمین تخلص مے کند - و او را دیوانے
است مشهور ـــــ چپرغان بجیم فارسیه
مضمومه و باء موحده مضمومه و راء مهمله ساکنه
و غین معجمه بلده است بر دو مرحله از بلخ -
شیرغان تعریب اوست و معنی چپرغان
بلفظ ترکی چیزیکه یکے بعد دیگری در طول مانند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم - اور حسن بصری نسبت
کی گئی ہے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہین کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
مین واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ گگیانی بفتح
کاف فارسیہ اول و تشدید دوم یا نسبت
کی ہے قبیلہ افغانون مین سے ہے جو پشاور
کے دوابہ مین رہتے ہین اور قوم یوسف زئی
کے چچازادون مین ہین بٹی کوٹ دونون تا
ہندیہ ایک گانون ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بھنسی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے صعید مصر
ادنی مین ملا اکہ بفتح الف و تشدید کاف عربی
و ہای فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہین اور اونکا
دیوان مشہور ہے چپرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور باء موحدہ اور راء مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شیرغان اسکی
تعریف ہے اور چپرغان لفظ ترکی مین اوسے
کہتے ہین جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
مین مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

Marfat.com

ومیراں وسیدی وغیرآں وباقیشر با بلفظ یمن
حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید مانند
یار نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بیائے
ہندیہ کہ اشتمام ہا وار دبلدہ است وراء
نہر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ
کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ
می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابو القاسم
مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال
نمی باشد وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما
کتاب فقرات ست آنرا از مشایخ خود عنعن
اخذ کردہ ایم و مشایخ ما بحفظ و عمل بآن وصیت
میکردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس
حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب
فقرات را و بعض مواضع اشکال دران
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک
تلقی نمودم و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ
تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی
در باب اشغال نقشبندیہ سالہ دارند مختصر الدبر گوار
آنرا بغایت می پسندند و آنرا بخط خود از نزدیک
بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ کردہ بودند
و طالبانرا بہمان اسلوب ارشاد می فرمودند این
فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بختاور ایہ
خواندہ است

میراں وسیدی وغیرہ کے باقیشر بالفظ
یمن میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہے
جیسے یار نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل یائے
ہندیہ کہ ہائے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے
اوسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ کے
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
ابو القاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ
ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور
وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشایخ
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
مشایخ اوسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو
پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اون کی
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اوسمیں بعض مقام
مشکل اس فقیر نے اونسے دریافت کئے اور
اوسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے واللہ
کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی
خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے
مختصر اشغال نقشبندیہ ہیں والد بزرگوار
اوسکو بہت پسند فرماتے تھے اور اوسے شیخ
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے
ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اوسیطور طالبوں کو
ارشاد فرماتے تھے اس فقیر نے وہ رسالہ
اون سے بختاور ایہ پڑھا ہے۔

Marfat.com

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالی ان معتقد السادۃ النقشبندیۃ قدس اللہ تعالی اسرارھم ھو معتقد اھل السنۃ والجماعۃ وطریقتھم دوام العبودیۃ التی لاتتصور بغیر اداء العبادۃ وھی عبارۃ عن دوام مع الحق سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع الذھول عن صفۃ الحضور بوجود الحق سبحانہ ولا یحصل ھذہ السعادۃ العظمی بغیر تصرف الجذبۃ الالھیۃ ولا سبب فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی تنبت بنفسھا لا ثمر لھا وان کان لھا ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالی جاریۃ علی انہ لابد من السبب فکما ان التوالد والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ من لاشیخ لہ فالشیطان شیخہ ھذا الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذھا

میں نے چاہا کہ اوسکو بعینہ نقل کردوں اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔ جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالے کہ عقیدہ حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر آداے عبادت کے متصور نہیں اور وہ عبارت ہے اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالی کہ شعور بالغیر اوس کے مزاحم نہو ساتھ فراموشی کے صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالی ۔ اور یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں سواے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلوک بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اوگتا ہے اوسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اوسمیں پھل لگا بھی تو اوس میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری ہے اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لاشیخ لہ فالشیطان شیخہ یعنے جسکا کوئی مرشد نہیں اوس کا شیطان پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

Marfat.com

العقبة الفقير في النقصان والعاجز
في معرفة الرحمن تاج الدين السنبهلي
عن مهدي الزمان الخواجه محمد الباقي
وهو اخذها عن المولى خواجگي امكنگي
وهو اخذها عن المولى درويش محمد
وهو عن المولى محمد زاهد وهو عن الغوث
الاعظم الخواجه عبيد الله ....
احرار وهو عن الشيخ الشيوخ يعقوب
الچرخي وهو من حضرة الخواجه الكبير الخواجه
بهاء الحق والدين المعروف بنقشبند وهو عن
السيد كلال وهو عن الخواجه محمد بابا السماسي
وهو عن حضرة العزيزان الخواجه علي الرامتني
وهو عن الخواجه محمود الخير الفغنوي وهو عن
الخواجه عارف الريوگري وهو عن الخواجه عبد الخالق
الغجدواني وهو عن الشيخ يوسف بن يعقوب
بن ايوب الهمداني وهو عن ابي علي الفارمدي
وهو من ابي الحسن الخرقاني فالشيخ ابو علي له نسبة
الجذبة والصحبة والاستفاضة بالشيخ
ابي القاسم الگرگاني ايضا وحيث عند
المحققين ان الشيوخ ثلاثة شيخ الخرقة و
شيخ الذكر وشيخ الصحبة وشيخ الصحبة
اتم واكمل في الارتباط وهو الشيخ الحقيقي
لاجرم اوردنا نسبة الشيخ ابي القاسم الذي
انتهى بها السلوك للشيخ ابي علي وبين الشيخ
ابي القاسم ابي الامام علي بن موسى الرضا

کیا ہے اس ایسے فقیر نے جو نقصان مین کامل
ہے اور معرفت رحمن مین عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ ..... حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور اون نے ملا خواجگی
امکنگی سے اونہون نے ملا درویش محمد سے
اور انہون نے ملا محمد زاہد سے انہون نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے انہون نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے انہون نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
اونہون نے سید کلال سے اونہون نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اونہون نے حضرت عزیزان
سے اونہون نے خواجہ علی رامتنی سے انہون نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہون نے خواجہ عارف
ریوگری سے انہون نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے انہون نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی
سے اونہون نے ابو علی فارمدی سے انہون نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ وصحبت اور استفاضہ کے ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوتے ہین ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
مین اکمل اور اتم ہے اور وہ ہی شیخ حقیقی ہے ہمنے
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہان جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

(اقسام شیوخ)

Marfat.com

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی و ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفة
الجنید بغدادی و السری السقطی و معروف
الکرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و المعروف قدس
سرہ نسبۃ اخری یتصل بہا ابی داؤد الطائی
من حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس اللہ
اسرارہم و نسبۃ معروف الی باب مدینۃ العلم
معروف و مشہور بہما الان ارجع الی
الکلام فاعلم ان الشیخ ابا الحسن الخرقانی اخذ
عن روحانیۃ ابی یزید البسطامی و نسبۃ اویس
قدس اللہ سرہ من منبع الانوار علیہ افضل
الصلوٰۃ و اکمل التحیات و ہکذا نسبۃ
سلطان العارفین الی روحانیۃ جعفر
الصادق و المعروف من خدمۃ و صحبۃ غیر
صحیح و الامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثۃ اباۂ الکرام یتصل بجدہ
لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہم و ہو من فقہاء السبعۃ
فی التابعین کان من اکمل فی علم الظاہر و
الباطن و ہو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سلمان مع تشرفہ بصحبۃ
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اخذ الطریق
..... عن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ و ہو عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
و الطریق الاخری للامام جعفر ابا عن جد

درمیان مین واسطے ہین شیخ ابو عثمان مغربی
..... اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور
سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے اونکو حسن بصری سے قدس اللہ
اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف و مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہون آغاز کلام سے +
پس جاننا چاہیئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت
ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو مشہور
خدمت و صحبت ہے وہ صحیح نہین ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور سابعین فقہا سے ہین و
تابعین مین علم ظاہر اور علم باطن دونون مین کامل اور
انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور اونکو نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے در وازہ شہر علم یعنی حضرت

Marfat.com

الی باب مدینۃ العلم معروفۃ +

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالی علی طریق السادۃ النقشبندیۃ اما الطریق الاول الذکر بمحض الصحبۃ او بالذکر او بالمراقبۃ وطریق ذکر ھذہ السلسلۃ ان تذکر الکلمۃ الطیبۃ اعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یحبس النفس ویراعی العدد الوتر واذا جاوز فی العدد الحد عشرین مرۃ ولم یظھر للذکر اثر فھذا دلیل علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر من اصلہ واثر الذکر ھو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریۃ وفی الاثبات یظھر فیک اثر من اثار تصرفات الجذبات الالھیۃ والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضھم اول ما تحصل لہ الغیبۃ عما سوی الحق وبعضھم اول ما تحصل لہ السکر والغیبۃ وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبداللہ الانصاری فی تفسیر ھذہ الآیۃ واذکر ربک اذا نسیت اذا نسیت غیرہ فنسیت ذکرک فنسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

علی رضی اللہ تعالی عنہ تک +

فصل

طریق رسول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور اوسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اوس کے قبول نہونے کے پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ الا اللہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے سکر اور غیبت اور اوس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اوسکے بعد فنا جیسے شیخ عبداللہ انصاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھولجائے تو ماسوائے حق کے پھر یاد آجائے تو اپنے ذکر کو پھر بھلا دے تو حق سبحانہ کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

Marfat.com

واعلی الدرجات واتمها الفناء اعنی لایبقی
للسالک خبر عما سوی الله وکیفیة الذکر ان
یجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع کلمة لامبتدئا بها
من السرة وتصعد بها الی جانب الدماغ ٭
فاذا وصلت الی الدماغ ملت بالہ الی
جانب الکتف الیمین آلا الله الی جانب
الیسار فرمیت بها علی القلب الصنوبری
بقوة بحیث یظهر اثرها وحرارتها فی سائر
الجسد وتمیل بمحمد رسول الله من
الیسار الی جانب الیمین ای تاتی بها
بینهما وتقول بعد ذلک بالقلب ایضا
الهی انت مقصودی ورضاک مطلوبی
یعنی من هذا الذکر مع توجه القلب علی
وجه یظهر اثرہ فی القلب ویتاثر منه و
یکون ذلک کله بحیث لایظهر علی ظاهرہ
حرکة ولایشعر به من کان یقربه و
تحبس نفسه بذکرہ مرة او ثلاثا مراعیا
للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سرہ
فی معنی الکلمة الطیبة ان لا الٰه معناه
نفی الالهة الطبیعة والا الله
اثبات المعبود محمد رسول الله
معناه انک ادخلت نفسک
فی مقام فانبعونی یحببکم الله

اور اعلی اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ماسوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگا لے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہنچے تو کہے الٰہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر اوسے
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اوسکا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی و
رضاک مطلوبی یعنے اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود
ہے اور تیری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب
کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اوس سے متاثر ہو اور یہ سب اسطرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نجانے اور حبس نفس کرے۔
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے
کلمہ طیبہ کے معنے یوں فرمائے ہیں لا الٰہ
نفی ہے الٰہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات
ہے معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے ہیں کہ
تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی یحببکم اللہ میں

Marfat.com

(اختلاف در معنی کلمہ طیبہ و حضرات صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم)

وبعض اکابر هذه السلسلة قال فی
معنی الکلمة الطیبة ان المبتدی یتصور
فی لا اله الا معبود والمتوسط یلاحظ
لا مقصود والمنتهی لا موجود الا الله
تکون ملاحظته وقال الاکابر ما لم ینته
السیر الی الله ویوضع القدم فی السیر فی الله
تکون ملاحظته لا موجود الا الله کفر او
قیل معناها لا متصرف فی الملک والملکوت
الا الله وینبغی الاجتهاد فی مداومة الذکر
لا تترک فی حال ولا وقت لا فی قیامک
ولا قعودک ولا فی حدیثک ولا
فی نومک وان حصل لک فی الذکر او
فی مجالسة الشیخ کیفیة فافرضها کالخط
المستقیم فان یخیل هذا المعنی وشغل
الخیال بامر واحد ممد للجمعیة وقال
بعض الاکابر اذا تغیرت متغیرة
من بدنک بواسطة الخیال وتاثیره
ینبغی لک ان تتبع تلک الشعرة حتی
یحصل لک التعطیل کما قال بعض الاکابر
الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل
هو الشغل وقال المولی سعد الدین الکاشغری
رحمة الله علیه ان الشیخ عبد الکبیر الیمنی
سألنی وقال ما الذکر فقلت له لا
اله الا الله فقال ما هذا ذکر هذا
عبارت

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہین کہ مبتدی تصور کرے
لا الہ یعنے لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگون نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو
یہ کفر ہے اور بعضون نے اوسکے معنے کہے ہین لا متصرف
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتین کرتے نہ سوتے اور جو ذکر مین یا شیخ
کی مجلس مین کچھ کیفیت حاصل ہو تو اوسکو فرضی
کرلے کہ جیسے ایک خط مستقیم . . . . .
اور جب یہ معنے خیال مین بندہ جاوین اور خیال
اسی ایک امر مین مشغول ہو جائی تو یہ جمعیت کے
واسطے بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگون نے
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر
ہو جائی خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو تو
چاہیے کہ اوسکو چھوڑے نہین یہانتک کہ حاصل
ہو جائے تعطیل جیسے بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل
اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے
مین نے کہا لا الہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

Marfat.com

فقلت له أفِدْ أنت فقال الذكر ان
تعلم انك لا تقدر على وجدانه و
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو ان تحبس ساعة متعطلة من ملاحظة
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك يحصل الوجدان بغير تفتيش و
ورؤية بغير نظر و مقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كانك تراه وتلك الحضور يسمونها
مشاهدة تكون بالقلب واما الرؤية
فيكون بعين الراس والفرق بين
الرؤية والمشاهدة انك في الرؤية
لا تقدر ان تتعدى ها عن نفسك
وفي المشاهدة انت بالخيار

الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي
اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
اعني الله بغير واسطة عبارة عربية
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظه
وتحفظه في خياله وتتوجه بجميع قواك
ومداركك الى القلب الصنوبري وتداوم
على هذا الامر وتتكلف في ملازمة

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین ہے۔ پہر مینے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر
یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اوسکے وجدان پر قادر نہین
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایکساعت معطل بیٹھے کل شئے کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
مین حاصل ہوتا ہے وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور
اس حضور کا نام اونہون نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے اور دیکہنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکہون سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ مین یہ ہے کہ رویت مین قادر
نہین ہوتا کہ اوسے اپنے سے دور کرے
اور مشاہدہ مین اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول مین
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ
یہ ہے کہ وہ معنے مقدس جو بغیر کیف اور انکے
مثال نہین مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا
بیواسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اوسکا لحاظ اور اوسکی حفاظت کرے
اپنے خیال مین اور متوجہ تمام قوتون اور مدرکون
سے قلب صنوبری کے طرف اور اس پر مداومت
کرے اور تکلف کرے اوسکے لازم کر لینے کو

(دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا ... توجہ اور مراقبہ مین)

Marfat.com

حتی تذھب الکلفۃ من البین ویصیر
ھذا الامر کلہ ملکۃ لک وقال بعض
الاکابر من النقشبندیۃ ان المعنی
المقصود ان غشی علیک فتخیلہ بصورۃ
نور بسیط محیط بجمیع الموجودات العلمیۃ
والغیبیۃ واجعلہ فی مقابلۃ البصیرۃ
ومع حفظ ذلک تتوجہ الی القلب
الصنوبری بجمیع القوی و تدارک الی
ان تقوی البصیرۃ و تذھب الصورۃ
ویترتب علی ذلک ظھور المعنی المقصود
قال حضرۃ لخواجہ عبید اللہ الاحرار
ان المراقبۃ من المفاعلۃ فلابد من
التراقب من الجانبین مع ھذا الابد
المراقب ان یکون مراقبا لاطلاعہ علی
اطلاع الحق سبحانہ علی احوالہ و
یداومہ علی ذلک او یکون مراقبا
لاطلاعہ علی موجدہ بلا فتور
وتشتت خاطر۔
والطریق الاخر ان یکون مراقبا بقلب
الصنوبری ولا یترک الخواطر تحل
فیہ حتی تیسر لہ الربط بقلبہ الحقیقی
من غیر ملاحظۃ معنی المفاعلۃ و
طریق المراقبۃ اعلی من طریق النفی
والاثبات

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ سے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اوسکو
ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کئی
ہوئی ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور
اوسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قوات اور تدارک کرے اس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب ہو اس امر پر ظہور معنے
مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضرور ہی تراقب دونوں طرف سے تو پس متوجہ
کرنے والے کو ضرور چاہیے۔ یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونے
اوسکے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر
بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک
اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اوسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اوسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنے مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلے ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

Marfat.com

اقرب الی الجذبۃ الالٰھیہ من غیرھا
ومن طریق المراقبۃ یمکن الوصول الی الوزارۃ
والتصرف فی الملک والملکوت ویمکن بھا
الاشراف علی الخواطر والنظر الی الغیر
بنظر المھیبۃ والتنویر باطنہ ومن
ملکۃ المراقبۃ یحصل دوام الجمعیۃ و
دوام قبول القلوب وھذا المعنی یسمی
جمعا وقبولا الطریق الثالثۃ طریق
الرابطۃ بالشیخ الذی الطریق الثالثۃ
طریق الرابطۃ بالشیخ الذی وصل الی مقام
المشاھدۃ وتحقق بالتجلیات الذاتیۃ
فان رویتہ بمقتضی ھم الذین اذا رؤا
ذکر اللہ تفید فائدۃ الذکر وصحبتہ
بموجب ھم جلساء اللہ تنفع صحبۃ
المذکور واذا تیسر صحبۃ مثل ھذا
العزیز ورایت اثرہ فی نفسک فینبغی
لک ان تحفظ ذلک الاثر الذی شاھدتہ
فیک بقدر الامکان وان حصل لک
فی ذلک المعنی فتور اجر مصاحبتہ
حتی یرجع لک ببرکۃ ذلک الاثر و
ھکذا تفعل مرۃ بعد اخری حتی تصیر
تلک الکیفیۃ ملکۃ لک وان لم
تظھر من صحبۃ ذلک العزیز اثر
ولکن حصلت بہ محبۃ و
انجذاب

قریب ہے جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت مین تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگونکی دلکی باتون کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اوسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہونا
اور اسی بات کو کہتے ہین جمع وقبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اوس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے اسواسطے کہ اوسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راؤا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اوس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ھم جلساء اللہ اوس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہوجائے اور اپنے نفس مین اوسکا
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اوسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس مین فتور آجائے تو اوس شیخ کی
مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل
ہو اوسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کر تاکہ وہ کیفیت ملکہ ہوجائے اور جو اوس
عزیز کی صحبت سے یہہ اثر ظاہر نہو لیکن اوس
سے محبت اور انجذاب حاصل
ہو ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

Marfat.com

فینبغی ان تحفظ صورته فی الخیال وتتوجه للقلب
الصنوبری حتی تحصل الغیبة والفناء عن النفس و
ان وقفت علی الترقی فینبغی ان تجعل صورة الشیخ
علی کتفك الایمن وتعتبر من کتفك الایمن
قلبك امرا ممتدا وتاتی بالشیخ علی ذلك الحال
الممتد وتجعله فی قلبك فانه یحصل بذلك
حضور الغیبة والفنا +

فصل ۳

فی الکلمات القدسیة المأثورة عن حضرة الخواجہ
عبد الخالق غجدوانی وهی احدی عشر کلمة
هی علی طریق السادة النقشبندیة علیها وهی هذه
یاد کرد - بازگشت - نگاهداشت
یادداشت - هوش در دم - سفر
در وطن - نظر برقدم - خلوت
در انجمن - وقوف قلبی وقوف
زمانی - وقوف عددی - وحیث
کان حضرت الخواجہ عبد الخالق راس
حلقة هذه الطائفة لزم بیان الفاظ
المصطلح علیها فلنشر حا مقتصدین
بین الاجمال والتفصیل وهذا انا اشرع
فی ذلك -
یاد کرد - وهو عبارة عن ذکر اللسان
او القلب یعنی کن دائما فی ذکر الذکر

(نقشبندیہ طریقہ کے بزرگوں کے ملفوظات پر مشتمل)

تو چاہیئے کہ اوسکی صورت خیال مین رکھے
اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ
حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر
وقفہ ہو جائے ترقی مین تو چاہیئے کہ صورت
شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کی طرف خیال کرے
اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے
داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد
کے ساتھ اپنے قلب مین لائے اور امید ہے
اس سے حضور غیبت اور فنا کے +

فصل ۳

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات
قدسیہ لوڑہ کے بیان مین - اور وہ گیارہ کلمے ہین
جو نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے سو وہ یہ ہین یاد کرد
بازگشت - نگاہداشت - یادداشت
ہوش در دم - سفر در وطن - نظر برقدم خلوت
در انجمن - وقوف قلبی - وقوف زمانی - وقوف
عددی - اور چونکہ حضرت خواجہ عبد الخالق اس
طریقہ کے سر حلقہ ہین تو اونکے الفاظ مصطلح کا بیان
ضرور ہے ہم اونکی شرح کرتے ہین اجمال و تفصیل کے
درمیان وہ یہ ہے -
یاد کرد - کہتے ہین ذکر زبان - یا ذکر قلب کو
یعنے ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے -

Marfat.com

الذی استفدته من الشیخ الی ان
یحصل لک حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینیه
ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرت
الخواجه بهاء الدین قدس سره:
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلة ؛

بازگشت - یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها بذلک
اللسان الهی انت مقصودی
ورضاک مطلوبی یعنی من هذا
الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی
کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا
لم یجد الذاکر له اخلاصا فی هذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد:
فانه یحصل له ببرکة ذلک الاخلاص
ان شاء الله تعالی ؛

نگاهداشت - وهو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی اذا کرر الکلمة
فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے۔ اور
کھلی رکھی دونون آنکھین اپنی اور دہن بند
کرلے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہین۔ حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ مقصد
ذکر سے یہ ہی کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
محبت اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لئے کہ ذکر غفلت
کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت - یعنے ذاکر جب قلب سے ذکر کری
کلمہ طیبہ کا اوسکے بعد زبان سے کہے۔ الٰہی
انت مقصودی ورضاک مطلوبی۔ یعنے
اس ذکر سے الٰہی تو کی میرا مقصود ہی اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جای
اور سر فارغ ہو جاے ماسواے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نپائے اس کلام
مین تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس
کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
انشاء اللہ تعالے۔

نگاہداشت - اور یہ عبارت ہے خطرون کے
مراقبہ کا یعنے جب دل مین کلمہ کی تکرار کری تو
اسکی رعایت کری کہ کوئی خطرہ دل مین نہ آئے

Marfat.com

خاطر و یجتهد ان لا یخطر له خاطر
الغیر فی ساعة او ساعتین فان
ذلک مهم عند الاکابر و بعض کمل
الاولیاء احیانا یتم لهم هذا المعنی
یادداشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق و بعض الاکابر قال
فی شرح هذه الکلمات الاربع هکذا
یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر بازگشت
یعنی رجع الی الحق سبحانه علی وجه
الانکسار نگاهداشت یعنی حافظ علی هذا
الرجوع یاد داشت یعنی رسخ سره هوش
در دم یعنی ان بناء الامر هذا الطریق
علی النفس فینبغی ان یجتهد علی حفظ با
للنفسین فی الطبیعیة حتی لا یدخل بغفلة
و لا یخرج بغفلة سفر در وطن یعنی ان سفر
السالک یکون فی الطبیعة البشریة یعنی
ینتقل من الصفات الذمیمة الی الصفات
الحمیدة کما قال بعض الاکابر ان
الشخص اذا انتقل الی محل لا
تفارقه الصفات الخبیثة ما لم تنتقل
عنه و قیل رؤیة الغیب فی الشهادة
نظر بر قدم یعنی ان السالک ینبغی ان
یکون نظره علی قدمه فی مشیته
فی البلد و الصحراء حتی لا یتفرق

اور اس مین کوشش کرے کہ اوس کے
دل مین کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکہ یہہ امر بہت ضرور ہے
بزرگونکے نزدیک اور بعض کامل اولیا کو کبھی
کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یادداشت دم
حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض
بزرگون نے ان چار کلمون کی یون شرح کی
ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر مین تکلف۔
بازگشت۔ یعنے اللہ سے رجوع از راہ عجز کے
نگاہداشت۔ یعنے اس رجوع کی حفاظت
یادداشت۔ یعنے سر کو راسخ کرے
ہوش در دم۔ یعنے اس طریقہ کی بنا
اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے
درمیان دونون نفسونکے کہ نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس۔ سفر در وطن۔ یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریہ مین ہے یعنے بری صفتونکو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے
بعضے بزرگون نے یعنے آدمی کسی مکان
کو جائے اوسکی صفتین بری اوسکے ساتھہ
ہوتی ہین جبتک اونسے نہ نقل کرے اور
بعضون نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت مین
نظر بر قدم۔ یعنے سالک کو چاہیئے کہ اوسکی
نظر قدم پر ہو شہر مین چلے پھرے یا جنگل مین
اسلئے کہ اوسکی نظر متفرق نہ ہو جائے اور جسے نہ دیکھنا چاہئے

Marfat.com

نظرہ و یبصر ما لا ینبغی فیتفرق علیہ قلبہ و یمکن ان یکون المراد بالنظر الی قدم ان یکون نظر السالک فی اول وھلۃ الی نہایۃ السلوک یعنے سالک حضرت الذات فقط کما قال فارس بن عیسے البغدادی سالت الحلاج فقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے شیء حتے یصل و یحتمل ان یکون ھذا المعنے ھو الذی قالہ الشیخ رویم ادب المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ **خلوت در انجمن** یعنے ینبغی للسالک ان یکون ظاھرہ مع الخلق و باطنہ مع الحق الیہ بالشغل و القلب بالحق و ما احسن ما قیل فی ذالک شعر فمن داخل کن صاحبا غیر غافل و من خارج خالط کبعض الاجانب قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقۃ الجمعیۃ فی الملاء و التفرقۃ فی الخلوۃ۔

وقوف زمانی یعنے محاسب

اوقات نفسک ھل مرت باعمال الخیر فتشکرا و باعمال الشر فتستغفر علی مراتبھم فان حسنات الابرار سیئات المقربین۔

وقوف عددی

ھو عبارۃ عن

اور نہ دیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہوجائے اور یہہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ مین نے حلاج سے سوال کیا تو مین نے کہا مرید کون ہے تو اونہون نے کہا ھو الرامی باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے شیء حتی یصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے۔ ادب المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ یعنے مسافر کا ادب یہ ہے کہ اوسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔ خلوت در انجمن یعنے سالک کو چاہیئے کہ بظاہر خلقت کیساتھ ہو اور باطن مین خالق کیساتھ ہاتھہ کام مین اور دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی مین یہ شعر فمن داخل کن صاحبا غیر غافل و من خارج خالط کبعض الاجانب + بعض بزرگون نے کہا ہے کہ اس طریقہ مین کہ جمعیت ہے مجلس مین اور تفرقہ ہے خلوت مین۔

وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر اعمال خیر مین گزرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال بد مین گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکیان ابرار کی مقربین کے برائیان ہین

وقوف عددی۔ یعنے رعایت عدد کے

Marfat.com

رعایۃ العدد فی الذکر القلبی مع جمع الخواطر المتفرقۃ ٭

وقوف قلبی۔ ھو عبارۃ من الیقظۃ وحضور القلب مع جناب الحق سبحانہ علی وجہ لا یکون للقلب غرض غیر الحق وقالوا ایضا فی معناہ ان الذاکر ینبغی ان یکون واقفا علی قلبہ یعنی فی اثناء الذکر یتوجہ الی القلب الصنوبری الذی یقال لہ قلب مجازا وھو فی الجانب الایسر محاذیا للثدی ویجعلہ مشغولا بالذکر ولا یترکہ یغفل عن الذکر ولا مفھومہ وحضرت الخواجہ ونقشبند لم یجعل حبس النفس ولا رعایۃ العدد لازما فی الذکر واما وقوف القلبی فھو لازم عندہ فی اثناء الذکر والرابطۃ او غیرھما والمقصود من الذکر الوقوف القلبی وما احسن ما قیل فی ذلک **شعر**

علی بیض قلبات کن کانک طائر ٭
ممن ذلک الاحوال فیک تولد ٭

ذکر قلبی بین جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئین۔

وقوف قلبی یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا اللہ جلشانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہو اور یون بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے وقت درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جس کو مجازا قلب کہتے ہین وہ بائین طرف پستان کے مقابل اوسکو ذکر مین مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہونے دے اور اوسکے معنے سے اور حضرت خواجہ نقشبند نے حبس دم نہین لازم کیا اور نہ رعایت عدد کی ذکر مین لیکن وقوف قلبی اون کے نزدیک لازم ہے ذکر مین یا رابطہ وغیرہا مین مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنے مین ٭

شعر

علی ابیض قلبات کن کانک طائر ٭
ممن ذلک الاحوال فیک تولد ٭

یعنے اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند۔ اس امر سے تجھ مین حال پیدا ہون گے

فصل

اذا وقع لک فی اثناء الذکر او الاشتغال تفرقۃ او وسوسۃ او قبض فینبغی

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس۔ یا قبض معلوم ہو تو چاہیئے

Marfat.com

ان تغتسل بالماء البارد وان لم تقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبا
الحار وبعد ذلك تدخل الخلوة وتصلي
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فانه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالشد وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى وافق في ذلك المفرق
فيه فتصير في عين الجمع جنيد و
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة با
لاعمال كمثل الميل الى شرى فرس ونحوه
مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى تكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده
في دفعه ونفي ثلثة خواطر لازمة على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية ويثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير و
لتبينها بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب يعني من تحت القلب و

کہ سرد پانی سے غسل کروالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نرکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت مین
داخل ہو اور دو رکعتین پڑہی اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو
اپنا وقت نپائے اور دو ہی تفرقہ رہے تو
تصور باندہ اپنے شیخ کا اپنے خیال مین جو
تیرا مربی ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اوس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل ہو
اور جو اس پر بھی تفرقہ نجائی تو کہے یا فعال
تشدید کے ساتھ اور جو اس بہے تفرقہ نجائے تو
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اوس سے
موافقت کری تو آپ عین جمعیت مین ہو جائے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گہوڑے خریدنے کی
یا اور کچہہ جو شرع مین مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اوسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اوس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور
کوشش کری اوسکو دفع کی اور تین خطرون کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقایق کو قایم
رکہے اور خطرونکو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہین کہ خطرہ نفسی ارض

(تین خطرون کی نفی مین جو مرید کو لازم ہی)

قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے ۱۲

من یسار القلب و الذی من الملک یکون من یمین القلب و الذی من الحق یکون من فوق القلب وھذا بعض معرفۃ لمن یحلی بالتقوی و الزھد و الورع و اکل الحلال الطیب و کان دایما یراقب خواطرہ لا یترک خاطر یمر ببالہ و المقصود ان یکون راعیا لوقتہ فلیس شی اعز من الوقت فان الوقت سیف قاطع اذا فات الوقت لا یمکن حفظ الاوقات بالذکر و المراقبۃ و الصلوۃ و التلاوۃ و اکابر النقشبندیہ اختاروا من جملۃ وظیفۃ تلاوۃ القرآن فی اللیل الفاتحۃ و قل یا ایھا الکافرون و سورۃ الاخلاص و المعوذتین و خاتمۃ سورۃ الحشر و خاتمۃ سورۃ البقر و من جملۃ وظیفہ تلاوۃ القرآن فی النھار سورۃ یٰسٓ و قال حضرت الخواجہ علی الرامیتنی اذا التقت ثلاثۃ قلوب علی امر حصل مراد العبد المومن بذالک قلب القرآن و قلب العبد و قلب اللیل یعنی اذا قرات یٰسٓ التی ھی قلب القرآن فی التھجد حصل ذالک المعنی و من جملۃ وظائف صلوۃ النوافل التھجد و الاشراق و الاستخارۃ و الضحی و التھجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائین طرف سے اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائین طرف سے اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اوسے وہ جان لیتا ہے جو صاحب تقوی اور زاہد اور پرہیزگار اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطروں کی نگہبانی کرتا ہو اپنے دلمین خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے وقت سے زیادہ عزیز نہین ہے کیونکہ وقت سیف قاطع ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہین آتا اور ممکن ہے اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگون نے سب وظیفون مین تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو یٰسٓ الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یٰسٓ اور حضرت خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائین تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہین قلب بندہ کا اور قلب رات کا اور قلب قران مجید کا یعنے تہجد کی نماز مین سورہ یٰسٓ کو اخلاص دلی سے پڑہا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل مین سے ایک تہجد اور نماز اشراق اور نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد کی

Marfat.com

اثنا عشر رکعة فان امکن قرا فی کل رکعة
لیس والا اتمها فی ثانی رکعات علی هذا
الترتیب فی الرکعة الاولی الی واجر کریم و
فی الرکعة الثانیة الی وهم مهتدون وفی الرکعة الثالثة الی
جمیع لدینا محضرون وفی الرکعة الرابعة الی فلک یسبحون وفی الخامسة
الی ولا الی اهلهم یرجعون وفی السادسة
الی هذا صراط مستقیم وفی السابعة
الی فهم لها مالکون وفی الثامنة الی آخر
السورة وفیما یقرأ فی کل رکعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا وان لم
یحفظ سورة یس یقرأ فی کل صلوته بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا یصلی
المتهجد التهجد اقل من اربع رکعات
ووقت التهجد الثلث الاخر
کما قال الله تعالی قم اللیل الا
قلیلا نصفه او انقص منه قلیلا
او زد علیه وقال صاحب قوت
القلوب قال الله تعالی فتهجد به
نافلة لک وقال تعالی کانوا قلیلا
من اللیل ما یهجعون والهجوع
النوم والتهجد القیام فلا
یکون التهجد الا بعد النوم و
فی کتاب الشعبی لا یکون
التهجد الا بعد النوم والتهجد
صلوة النوم ❊ ❊ ❊

بارہ رکعتین ہین اگر ممکن ہو ہر رکعت مین
سورہ یٰسین پڑہے اور نہین تو سورہ
یٰسین کو آٹھ رکعتون مین اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلے رکعت
مین واجر کریم تک اور دوسری
مین وہم مہتدون تک اور تیسری
مین جمیع لدینا محضرون تک اور چوتھی
مین فلک یسبحون تک اور پانچوین مین
وللی الیهم یرجعون تک اور چھٹی مین ہذا
صراط مستقیم تک اور ساتوین مین فہم لہا
مالکون تک اور آٹھوین مین سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتون مین سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین حفظ نہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
نماز مین تین تین بار سورہ اخلاص پڑہے اور
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑہے اور تہجد کا
وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفه او انقص منه قلیلا
او زد علیه اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے
کہ خدا فرماتا ہے فتهجد به نافلة لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون اور ہجوع نیند کو کہتے
ہین اور تہجد قیام کو تو تہجد جبتک سوئے نہین جائز
نہین اور کتاب مین شعبی کے ہے کہ تہجد نہین ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ
النوم ہے ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

Marfat.com

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ واذا
صلی صلوۃ المذکورۃ جلس التشہد ھو وجہا
للقبلۃ الی الصبح ویشتغل فی توجھہ بمراقبۃ
او ذکرہ وان غلبت النوم نام لکنہ یقوم قبل
الصبح ویتوضا ثم یصلی سنۃ الصبح فی بیتہ
ویشتغل بالاستغفار بطریق الخفیۃ کما ھو
طریق ھذہ السلسلۃ ویذھب المسجد مستغفرا
فی طریقہ واذا صلی الصبح مع الجماعۃ جلس
فی موضعہ مشتغلا بوظیفۃ الباطنۃ ان وجد
الجمعیۃ والا اتی بیتہ واشتغل بوظیفتہ الی
ان تطلع الشمس وبعد ذلک یصلی رکعتین
بنیۃ الاشراق وقراتہ فی کل رکعۃ بعد
الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذلک رکعتین بنیۃ الاستخارۃ ثم یدعو
بدعاء الاستخارۃ وھو ھذا اللھم
خیرلی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اللھم
اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اردہ
فی ھذہ الیوم واللیلۃ اللھم وفقنی
لما تحب وترضی من القول والعمل
فی عافیۃ ویسر واذا کان لہ بعد
ذلک مھم دنیوی کاسباب معیشۃ
توجہ الیہ مع الحضور والیقظۃ ویقرء
ھذا الدعاء اللھم کن وجھتی فی کل
وجھہ ومقصدی فی کل قصد وغایتی

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ ۔ اور جب نماز مذکور
پڑھے تو بیٹھے جلسہ التحیات کا قبلہ رو ہو کر
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے ۔ تو سوجائے
مگر صبح سے پہلے اوٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستے میں
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو اپنے
جائے میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ باطن میں جو
جمعیت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجائے اور
مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز
استخارہ پھر اسکے بعد دعای استخارہ سو وہ مشہور
ہی اور اسکے بعد جو اوسکو کوئی کام ضروری دنیا
کا ہو جیسے معاش کے لئے اوسکے لئے جائے ساتھ
حضور اور ہشیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللھم
کن وجھتی فی کل جمعۃ ومقصدی فی
کل قصد وغایتی فی کل سعی ومطلبی ومرادی
فی کل قصدۃ وھمتی وذکری فی کل امر و
تولنی تولی محبتہ وعنایتہ فی

Marfat.com

فی کل سعی وملجائی وملاذی فی کل قصدة
وهو وکیلی فی کل امر وتولنی تولی محبة
وعنایة فی کل حال ویکون دائما متوجها
للقلب الصنوبری کما قال تعالی رجال لا
تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و
اذا فرغ من مهمات الدنیویة توضا وضوءً
جدیدا ودخل خلوته واول ما یجلس یستحضر
روحیه شیخه ثم یشتغل بوظیفه من المراقبه
او الذکر واما صلوة الضحی فاثنی عشر
رکعة یقرء فی کل رکعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثا ولا یصلیها اقل
من رکعتین ولا ینبغی ان یصلیها فی اول
وقت الضحی بل یؤخرها الی ان یمضی ربع
النهار کما جاء فی المشکوة عن زید بن ارقم
انه رای قوما یصلون الضحی فقال لقد علم
ان الصلوة فی غیر هذه الساعة افضل
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
صلوة الاوابین حین ترمض الفصال
رواه المسلم ومعنی الرمض شدة حر الارض
من وقع الشمس علی الرمل وغیره ای اذا
وجد الفصیل حر الشمس والفصیل ولد
الابل ویعد صلوة اذا حضر الطعام فالی
فان اکله مع الاصحاب کان احسن والائم
اهله واولاده ولا یاکل وحده بقدم
الامکان وبعد ذلک یقیل ثم یحضر المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالے نے فرمایا ہے رجال
لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله
اور جب دنیاوی کاموں سے فارغ ہو وضو
کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور پہلے
جب بیٹھے اپنے شیخ کی روبت حاضر کرے
پھر مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ
تاخیر کرے اتنی کہ پھر چوتھائی دن چڑھ جاوے اس
واسطے کہ مشکوۃ شریف میں زید بن ارقم سے
تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
پڑھتے تھے۔ پس کہا اور لوگوں نے جانا ہے کہ
تحقیق نماز اوس وقت میں اس سے بہتر ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین
جس وقت کہ گرم ہو فصال اونٹنی چاہیے روایت کی اس کو مسلم نے
اور رمض کے معنے ہیں شدت گرمی کی تاب آفتاب
سے ریت وغیرہ پر یعنے جس وقت پاوے فصیل گرمی
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد
نماز کے جس وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کے
ساتھ کھانے تو بہت اچھا ہے اور نہیں اپنے گھر
والوں کے ساتھ کھانے بیوی بچوں کے ساتھ اور
حتی المقدور اکیلا نہ کھانے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی سو

Marfat.com

اول وقت ایضا لصلوۃ العصر و
یجلس بعد صلوۃ العصر فی مکانہ
ویشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ مابین
العشائین عندھم من اھم المھمات
وبعد صلوۃ العشاء یقراء فی فراشہ
قل یا ایھا الکافرون وسورۃ الا
خلاص والمعوذتین والآخر سورۃ
الحشر واخر سورۃ البقر مع الخضوع
وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
والتوب الیہ وھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا الصوفی الفارغ
البال فان ذلک ینبغی لہ ان یکون
فی لیلہ ونہارہ مستغرقا ومستھلکا
فی الحق سبحانہ کما قال الشیخ ابو العباس
القصاب عندی لا مساء ولا صباح
فان باطنہ غارق فی لجۃ الفنا
فظاہرہ حاضر لما یصدر من الاحوا
والافعال واھل الفناء والبقاء بعد الطلب والمجاھد
تشرفوا بالوصول الی طمانینۃ الوجد والسرور الشاھد
وھم فی عین المراد وحجبوا عن المراد بغرائب والتفاتات
والکل تحجبا وابعدا من القلب من کل خطوۃ روحانی

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو
مسجد مین اور نماز عصر کے بعد اپنے مکان مین بیٹھے
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضایع نکرے اور اس مین اپنے نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب وعشا کے درمیان
کے وقت کے حفاظت اولیا کے نزدیک سب سے زیادہ
ضرور ہے اور عشا کے بعد اپنے بستر مین پڑھے۔
قل یا ایھا الکافرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر کا بہت
حضور کے اور سورہ سے شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سونے
سے پہلے یہہ استغفار تین بار پڑھے استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور
یہہ حال ہے ایسے صوفی کا جو کاروبار مین رہتا ہو
اوس صوفی کا نہین جو فارغ البال ہو کر اوسکو چاہئے
کہ وہ رات دن مستغرق ومستہلک حق مین رہے جیسا
کہا ہے شیخ ابو العباس قصاب نے کہ میری نزدیک شام
ہے نہ صبح ہے کہ اوسکا باطن غرق ہوتا ہے دریائے فنا
مین اور اوسکا ظاہر حاضر ہے واسطے صادر ہونے
احوال وافعال کے اور اہل فنا وبقا بعد طلب ومجاہدہ
کے مشرف ہین وصول ہی طمانیت دل اور سرور اور
شاہد کے اور وہ اپنی عین مراد مین ہین اور مراد سے
پھر گئے ہین بغیر مراد کے اور اونہون نے مقامات
کرامات کو حجاب سمجھا ہے اور اپنے شرب قلب کو بہت
دور کر دیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور برتر
فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

Marfat.com

والوصول الی مرتبۃ الفناء علامۃ الوصول
الی حقیقۃ محبۃ الذات ومقام الفناء
موھبۃ محضۃ واختصاص الٰھی وسنۃ
الالٰھیۃ جاریۃ علی ان العطاء المحض الذی
ھو حقیقۃ الموھبۃ لایکون عاریۃ
فلذالک کان لارجوع فیہ ولذالک قالوا
الفانی لایرد الی اوصافہ وقال ذوالنون
المصری قدس سرہ ما رجع من رجع الا من
الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ۔

فصل فی الفناء والبقاء

سئل حضرت الخواجہ نقشبند قدس سرہ
الفنا علی کم وجہ فقال علی وجھین وان
قال الاکابر انہ اکثر من ذلک لکن مرجع الکل
الی ھذا الوجھین الاول الفناء من وجود الظلمانی
الطبیعی والثانی الفناء من الوجود النورانی
الروحی والحدیث النبوی ناطق بھذین
الوجھین ان للہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ
فالفناء الاول ھو انہ بواسطۃ ظھور الحق سبحانہ
الثانی ینجذب الفناء ایضا ای لایبقی للوجود
الروحانی شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحانی
ولازمہ فاذا ذھب الشعور بالشعور لزم ان یذھب
الوجود الروحانی فی ھذا المقام یکون الروح ذاکرا
والقلب ساجداً وصحبۃ السالک فی ھذا
المقام صحیحۃ اما ترتیبہ وطلبہ للمرید فغیر
صحیحہ وذکر القلب ؛ ؛ ؛

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص
الٰہی ہین اور سنت الٰہی اس طرح جاری ہے
کہ عطار محض کی بخشش کے حقیقت وہی ہو عاریت
نہین ہوتی تو ایسے سبب سے اوس مین رجوع
نہین ہے اور اسیواسطے کہا ہے اولیاء نے کہ
الفانی لا یرد الی اوصافہ اور کہا ہے ذوالنون
مصری قدس سرہ نے ما رجع من رجع الا من
الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

فصل فنا اور بقا مین

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ
فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ
بزرگون نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہون پر
ہے لیکن سبکا مرجع ان دو وجہون پر ہے اول
تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی
ان دو وجہ پر ناطق ہے کہ ان للہ سبعین الف
حجاب من نور وظلمۃ پس فنا پہلے تو بواسطے
ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی جاتی رہی
یعنے باقی نہ رہی وجود نورانی کے لئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور وجود
روحانی کے صفتون مین سے ہے اور اوسکو لازم ہے کہ
جو وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی
کا جانا اس مقام مین روح ذاکر ہے اور قلب
ساجد ہے اور اس مقام مین سالک کے صحبت
صحیح ہے لیکن اوسکے ترتیب اور مرید کو اوسکے
طلب صحیح نہین ہے اور ذکر قلب ؛ ؛ ؛

Marfat.com

هوان یکون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انه يجمع
هذ امع هذا وذكر اللسان لايحتاج الى
بيان وذكر الروح هوان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السر هوان لايكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولايكون له خبر من الكون
وذكر الخفي هوان يخفى وجود الروح حتى
الكون في السر فلا يبقى غير المذكور والحاصل
ان الغير يذهب بتمام وجه في الخفاء وفي
هذا المقام يتحقق السير في الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يخلع عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويتخلق بالاخلاق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق مرتبة بي يسمع وبي يبصر وبي
يبطش وبي يمشي وبي يعقل فان الذات و
والصفات الفانية في هذا المقام يتبدل بكسوة
الوجود الباقي خارجة من قبر الخفاء في محشر
الظهور وتصرفات جذبات الحق حينئذ
تستوي على باطن العبد ويذهب من باطنه
جميع الوساوس والهواجس وتتصرف
فيه الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اوس کی نسبت برابر یعنی اوسمیں اسکے ساتھ وہ ہو
اور ذکر زبان کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اوس حضور کے جو خلق کے ساتھ ہے اور ذکر سر یہ
ہے کہ اوسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہو دے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سر میں موجود اتنا باقی
نہ رہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر بکل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تو اس مقام میں متحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو فنا مطلق
کے جو ایسی ہی کہ فنا ذات و فنا صفات سے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے
اوس وجود سے اوصاف الٰہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہے مرتبہ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات و صفات فانیہ
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں
اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں بندہ
کے باطن پر اور اوسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں سب
وسوسے اور برے خطرے اور اسوقت اوسپر حق
تصرف کرتا ہے اپنی صفتوں سے اور معزول کر دیتا
ہے بندہ کو بالکل اوسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت موجاتا ہے بندہ محفوظ وظائف

الشرعية من الامر والنهي وهو دليل على صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ ابو سعيد الخراز في هذا المعنى كل باطن يخالفه الظهور فهو باطل وبعد التحقق بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير في الله الذي هو بعد الفناء ويتحقق السير عن الله وبالله الذي هو مقام التنزل الى مبلغ عقول الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام التنزل هذا يرجعون في كل امر الى الحق متضرعين مستغفرين والاولياء في هذا المقام هم من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني + لان الشيخ كالنبي في قومه وفي هذا المقام طلب المريد والتربية صحيح بشرط اجازة الشيخ وفي هذا المقام كل تصرف بفعله وان كان منسوبا اليه لكنه ليس منه لانه عزل عن تصرفات البشرية بالكلية وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى يمكن ان يكون بهذا المعنى

فصل

في طريق التصرف في باطن المريد ودفع المرض الدخول في حمل الهلة عن الناس

شرعیہ امر و نہی کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے صحت حال فنا و بقا کی۔ شیخ ابو سعید خراز نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظہور فہو باطل اور بعد تحقیق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی متحقق ہوتی ہے سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیا اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار کرتے ہوئے اور اولیا کو اس مقام میں انبیا کی متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور اس مقام میں ہر تصرف اور سکے فعل کا اگرچہ اس کی طرف منسوب ہے لیکن وہ اوسکا نہیں اسواسطے کہ وہ تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنے میں ہو

فصل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق میں اور دفع مرض میں

Marfat.com

لہ طریقان فالطریق الاول انہ اذا وقع
لشخص مرض او تلبس بمعصیتہ فلیتوضاء و
یصلی رکعتین ویتوجہ بالتضرع والانکسار
الی اللہ تعالی ویطلب فیہ ان یطہر الشخص المذکور
یشبہا المذکور مما عرض لہ ویزیلہ عنہ والثانی ان
یجعل صاحب المرض والمعصیتہ نفسہ ویشبہا
مقام صاحب العارض المذکور ویشغل خاطرہ
ھذا المقدار ویتوجہ عنہ الی رفع ذلک قبل
نزول حضرت عزرائیل فانہ بعد نزولہ رجوعہ
خالیا محال ولا بد من بدل فعند ذلک یثبت
المریض مکان اعضائہ ویتوجہ بھمتہ والمدد
فی المرض النوع الاول ان یتوجہ بھمتہ الی رفع
ذلک المرض ودفعہ عنہ الثانی ان یتحمل ذلک
عنہ فی نفسہ الثالث ان یتوجہ فی دفع الخواطر
المتفرقۃ عنہ من غیر ان یتعرض لدفع المرض
لما فیہ من رفع الدرجات لان المرض
موجب للتنقیتہ والتصفیتہ القویہ
الدماغیۃ واذا انتفی الدماغ صار متعلق
ھذہ القوۃ الدماغیۃ ذلک النور المطلق
البسیط المحیط بجملۃ الموجودات الذی ھو
مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعۃ
لحصول ھذا المعنی والتصرف فی الطالب
الحقیقی ھکذا ایضا بان یجلسہ مقابلتہ و
یقول لہ فرغ نفسک من کل خاطر ثم یتوجہ
بھمتہ لرفع الحجاب الظلمانی

اوسکے دو طریقے ہین ایک تو یہہ ہے کہ جسوقت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گنہ مین مبتلا ہو جاوے
تو وضو کرے اور دو رکعتین پڑہے اور اللہ
سے بہت عجز و انکسار کے ساتہہ رجوع ہو اور
اوسمین طلب کرے اللہ سے کہ اوس شخص کو
پاک کردے اوس سے جو اسے عارض ہوئی
ہے اور دور کردے اوس سے اور دوسرا
طریق یہہ ہے کہ اپنے تئین صاحب مرض و معصیت
بنالیوے اور اوسکی جگہہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی
تو اونکا خالی جانا محال ہے اور ضرور ہے بدل اور
اسوقت مریض ثابت کرے اپنے تئین اعضا کی جگہ اور متوجہ اپنی
ہمت کے ساتہہ اور بیماری مین مدد بہت طرح ہے اول تو
یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتہہ واسطے اوس بیماری زائل
ہونیکے دوسری طرح یہہ ہے کہ اوٹہائی ہو اوس سے بیماری
اپنے اوپر تیسری یہہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں کے دفع کرنیکو
اور مرض کے دفع سے کچہہ متعرض نہو اسلئے کہ بیماری مین
درجے بلند ہوتے ہین اسواسطے کہ بیماری سبب ہے تنقیہ اور
تصفیہ کا قوای دماغیہ کے اور جسوقت پاک صاف ہو گیا
دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہوگا نور مطلق البسیط المحیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطروں
مانع ہین اس امر کے حصول کے اور تصرف کے طالب حقیقی مین اسطرح
ایضا اوسے اپنے سامنے بٹہاوے اور اوسے کہے کہ کل خطروں سے اپنے نفس
کو فارغ کرلی پہر متوجہ ہو ہمت کیساتہہ واسطے اوٹہانے حجاب ظلمانی کے

Marfat.com

ثم رفع الحجاب النورانی واذا حصلت له الغیبة لا یتوجه له الا ان حصلت له عقدة فیزیلها والذی ینسب الی شخص من الاحوال الآتیة هو انه اذا حضر اجنبی وحصل فی الخاطر لا یعلم من الایمان او صلوة او صوم او تحصیل علم دینی یقولون حصل منه نسبة الاسلام والدیانة والعلم والحاصل انه ظهر بسبب هذا الوصل هذا المعنی وکان وجوده فی الخاطر مقتضیات انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة والعشق یقولون ظهر منه نسبة الجذبة وفی معرفة احوال المیت یجلس محاذی القبر ویقرأ آیة الکرسی مرة وسورة الاخلاص اثنا عشر مرة ویخلی نفسه من کل خاطر فکل ما لاح له بعد ذلک فهو منه واذا وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی للشیخ ان یسعی فی سلب حاله لکنه یتوجه بهمته علی الطریق المعهود فی دفع الظلمة والکدورة عنه او یامره بذکر النفی والاثبات فتر تفع عنه تلک الظلمة بهذا الطریق بان یلاحظ فی جانب النفی جمیع المحدثات بنظر الفناء وفی جانب الاثبات یتصور ذات المعبود بالحق بالبقاء

فصل

پھر حجاب نورانی کے۔ اور جب اُسے غیبت حاصل ہو جائے تو اوسکے واسطے توجہ نکرے مگر ہو کوئی گرہ پڑ جائے تو اوسے کھول دے اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جسوقت حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر مین حاصل ہو ایک چمکا ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی تو کہتے ہین اوس سے نسبت اسلام اور دیانت وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر ہوا بسبب اس وصل کے یہ معنی اور ہی وجود اُس کا خاطر مین اوسکے انفاس کی مقتضیات سے اور جو اوسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہین نسبت جذبہ اوس سے ظاہر ہوئی اور میت کے حال کی معرفت کے واسطے یون ہے کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے اور اپنی نفس کو سب خطرون سے خالی کرے تو پھر جو کچھ دل مین چمکیگا تو وہ اوسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی بے ادبی ہو جائے تو شیخ کو نہین مناسب کہ اوسکے سلب حال کے واسطے کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم کے موافق دفع کرے اوسکی ظلمت اور کدورت کے یا اوسکو امر کرے کہ نفی واثبات کا ذکر کرے تو اوس سے اوسکی ظلمت جاتی رہیگی اسطرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی مین تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات مین تصور کرے ذات معبود برحق کو ساتھ بقا کے

فصل

Marfat.com

فصل فی الآداب

(آداب مرید در حق پیر)

فی الآداب الآداب الظاهرة مع الحق
سبحانه هی ان یکون قائما بالاوامر و
النواهی الشرعیة ویکون دائما علی الطهارة
مستغفرا محتاطا فی جمیع الامور ویکون
متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بها
وادب الباطن هو ان تحفظ قلبك من
خطور الاغیار سواء کان خیرا او شرا
فانهما فی الحجاب سواء وادب النبی
صلی الله علیه وآله وسلم علی هذا
القیاس وادب الاولیاء هی انك فی
مجالستهم تحفظ خواطرك ولا تتکلم
فی حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل
فی حضورهم بصلوة النوافل وان
صلیت معهم فحسن ولا تتکلم فی اثناء
کلامهم بل لا یتکلم معهم من غیر
ان یسئلوك وکل ما یکرهونه اجعله
مکروهك ولا تنظر فی بیتهم الی اسبابهم
وحوائجهم ولا یخطر ببالك رواحك
الی شیخ آخر واخذك منه بل اعتقد
ان شیخك هذا هو موصلك الی مولاك
ولا تعلق قلبك بسواه فان ذلك موجب
لتفرقتك والحاصل ان کل ما یکرهه
الطبع الانسانی فارقه وتجنبه فان
سوء الادب مع المشائخ خاصیة تقتضی
سد الطریقة وعدم وصول الفیض

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ
یہ ہین ——— کہ قایم ہوتی امر و نہی شریعت
پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پر مستعد
رہے اور سب امرون مین احتیاط کرتا رہے اور
آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوسپر
عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہی کہ اپنے قلب کی
حفاظت کرے کہ اوسمین غیر کا خطرہ نہ آنے خواہ
نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے میں دونو
برابر ہین اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی
قیاس پر ہین اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اونکی مجلس
مین اپنے خطرون کی حفاظت کری اور اونکے حضور
مین بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور مین
نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے
تو بہت اچھا ہے اور اون کے کلام کے درمیان
بول نہ اوٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھین کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانین اوسے آپ بھی مکروہ سمجھے
اور اونکے گھر مین اُنکے اسباب اور اخراجون کیطرف
نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوی کہ اور شیخ کی
خدمت مین جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ تیرا پیر تجھکو پہنچاوے گا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب
تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہی کہ جس شے کو طبیعت انسانی
مکروہ جانے اوس سے الگ رہی اور بچے اوس سے
کیونکہ بے ادبی خصوصا مشائخ کی راہ خدا کی مانع
ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

Marfat.com

وينبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تجد الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بحفوة

وحظوظ الاغيار من رؤية الالوان و الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة الكتب ومن الصحبة المفرقة فينبغي للسالك ان يكون ايا ما بغير ملاحظة الاغيار في صحبة صاحب دولة تمت له السعادة الجمعية لتحصل له ببركة ملكة الحضور و الجمعية فمن ملكة الحضور يحصل الرضاء والتسليم اللذان هما نهاية العبودية والعبادة وكمال الاسلام في التسليم و التفويض فان صاحب التسليم لو طوق في رقبته طوق اللعنة كابليس فكان راضيا به من حيث انه قضاء الحق وتقديره كمثل رضاء بايمانه واسلامه لان الطالب الصادق راض بقضاء الله وقدره لا يفعل نفسه واذا وقع للطالب مكروه حصل التفاوت عنده فهو عبد نفسه فان لم يحصل عنده تفاوت كان عبده اصل كل امر واساسة

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل مین اور نظر مین غیر حق اور اوسکے نام کی نہو اور ہمیشہ رہو یاد خدا کہ غفلت راہ نپائے اور کیا خوب کہا ہے شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان دمت في ذي الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بحفوة

اور غیرون کے حظوظ دیکھنے سے بین رنگ اور شکلین مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابون کے مطالعہ سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ والے تو سالک کو چاہیے کہ کچھ نون بملاحظہ اغیار کے رہے کسی ایسے صاحب دولت کی صحبت مین جسکو پوری پوری سعادت ہو جمعیت کی کہ اوسکی برکت سے سالک کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے ہین اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم مین ہی اور تفویض مین کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے مین لعنت کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہی حق کی اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضاء و قدر سے اوسکا نفس کچھ نہین کرتا اور جب طالب کو مکروہ پہونچے اور اوس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اوس کا بندہ ہے - ہر امر کی اصل اور بنیاد

Marfat.com

هذا فنبغی لک ایها السالک ان تکون
دائما عبدا کما انه تعالی دائما ربا وادا
کان فی مدح وذم تفاوت تفاوت فعابد
اصنا مرحبا بک جملة سر الخواص و العوام
قد ذکروا الله الموفق الحمد لله رب
العالمین والصلوة والتسلیم علی سیدنا
محمد سید الاولین والآخرین وعلی الہ
واصحابه والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتہی کاتب الحروف
گوید کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید
بن شیخ احمد السہرندی را در بیان اشغال
طریقہ احمدیہ مکاتیب ست بغایت متین
از انجملہ سہ مکتوب کہ ایشان آنہا را نویسانیدہ
بجانب حضرت والد بزرگوار فرستادہ
بودند و در آخر آنہا بخط خود این عبارت
نوشتہ کہ مخدوما عرفان پناہا ہر سہ مکتوب
این خاکسار را بمطالعہ گرامی مشرف سازند
وانا الفقیر عبد الاحد عفی الله عنه درین رسالہ
بعینها نقل کردہ می شود۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ الحمد لله علی کل حال
ہمیشہ عزیزہ خدا پرست از لطائف
انسانی پرسیدہ بودند معلوم نمایند کہ لطائف
پنجگانہ انسانی کہ قلب و روح و سر و
خفی و اخفی باشد از عالم امر اند مقام
آنہا فوق العرش ست کہ بلا مکانیت

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہئے کہ تو ہمیشہ
بندہ ہو اوسکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے
اور جب مدح اور مذمت مین فرق ہوا تو عبادت
اپنے دل کے تبون کی کرتا ہی سب سر خواص و
عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ توفیق دینوالا ہے
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والتسلیم
علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین
وعلی الہ واصحابہ والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتہی کاتب حروف کہتا ہے
کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
احمد سہرندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
کے بہت عمدہ مکتوب ہین اون مین سے
تین مکتوب جو اونہون نے لکھوا کر حضرت والد
بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور اون کے آخر مین
ہاتھ سے یہہ عبارت لکھی تہی کہ مخدوما
عرفان پناہا اس خاکسار کے تینون مکتوب
اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔
راقم فقیر عبد الاحد عفا الله عنه
وہ مکتوب اس رسالہ مین بعینہا نقل کئے
جاتے ہین۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔
الحمد لله علی کل حال۔ ہمیشہ عزیزہ خدا پرست
نے لطیفۂ انسانی پوچھے تھے۔ سو معلوم
کرین کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح
و سر و خفی و اخفی ہین عالم امر سے ہین ان کا
مقام فوق العرش ہے۔ جسے لامکان کہتے ہین

Marfat.com

موصوف وعالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل
وعلا بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق
وتعلق ببدن انسانی داده ازانجا فرود آورده
هریکے را بموضعے خاص از بدن که مناسب
آن بود جاداده است قلب را جانب
چپ از سینه به پستان جاداده است
روح را که لطیف تر از قلب ست در مقابل
آن بجانب راست او۔ اخفی که لطیف واحسن
لطائف است درمیان حقیقی سینه و
سر را درمیان قلب واخفی وخفی را درمیان
روح واخفی وولایت هریکے ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اولوالعزم است چنانچه ولایت
قلب زیر قدم آدم است علے نبینا
وعلیه السلام وولایت روح زیر قدم حضرت
ابراهیم ست علی نبینا وعلیه السلام وولایت
سر زیر قدم حضرت موسے علے نبینا
وعلیه السلام وولایت خفی زیر قدم حضرت
عیسے علی نبینا وعلیه السلام وولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء وعلیه وعلیهم
الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست که تفاوت اقدام اولیا از
راه همین لطائف است پس هرکه زیر قدم
حضرت آدم ست علیه السلام وولایت
وی ولایت قلب است ووی صاحب
استعداد یک درجه ولایت است ❁

اور عالم ارواح بھی اوسے کہتے ہین حق جل
وعلیٰ نے کمال قدرت سے اپنے اون لطائف
کو بدن انسان سے تعشق اور تعلق دیکر وہان سے
نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ مین انسان
کے بدن مین جو اوسکے مناسب تہا جائے دی ہے
قلب کو سینہ کے بائین طرف پستان مین جائے دی ہے
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اوسکی مقابل دائین جانب
اخفی کہ لطیف اور احسن لطائف ہے درمیان حقیقی سینہ
کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے۔
خفی کو درمیان روح اور اخفی کے
اور ولایت اسمین سے ہر ایک لطیفے کے زیر قدم
ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر
قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم
علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر
کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ السلام کے
زیر قدم ہے۔ اور خفی کی ولایت حضرت عیسے
علی نبینا علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوات
والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہئے کہ اولیاء کے قدمون کی تفاوت
انہین لطیفونکی راہ سے ہے تو جو زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت
ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

Marfat.com

از درجات خمسہ وکسی کہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست ولایت وی ولایت روحی است ووی را
استعداد دو درجہ است از درجات خمسہ وکسی
کہ زیر قدم حضرت موسی است ولایت وے
ولایت سری ست ووی خداوندہ سہ درجہ
است از درجات مذکور وکسی کہ زیر قدم
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی
ست ووی مستعد چہار درجہ است از ان
درجات وکسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفی است کہ اعظم واعلی
واحسن درجات ست وصاحب این ولایت
را قابلیت ہر پنج درجہ ولایت ست۔ باید
دانست کہ تفاوت اقدام انبیا علیہم السلام فیما
بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت ست
پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم
باشد ہمان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت
پیش قدم ست بنابران از حضرت عیسی
افضل آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچہ
بالا مفہوم گشت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد
و منزلی طالب صادق المشرب باشد می تواند
کہ وی را براہ کہ خود قطع منازل نمودہ تملیک
فرماید و بکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے۔ اور جو حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجوں کی ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے۔ اور جو
زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت
ولایت سری ہے وہ ولایت تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اون درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اوسکی ولایت ولایت اخفی ہے
اعظم واعلی اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی۔ اور جاننا
چاہیئے کہ انبیا علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اونکی
آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے راہ سے
ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہوگا وہ ہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں اسلئے حضرت عیسی سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت
موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے
یہ امر جاننا چاہیئے کہ اگر مرشد و منزلی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اوس سے ہو سکتا ہے کہ جس رستے
آپ قطع منازل کئے ہیں اوسی راہ طالب کو بھی چلائے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچائے

Marfat.com

وآن مرید اگرچہ خود استعداد فروترین استعداد
داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض وطول
دارد معذور دارند وہر وقت دیگر موقوف
فرمایند دیگر از آنوان وانوار لطایف پرسیدہ
بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و
دید خود چیزے گفتہ ونوشتہ است وبران
اشیا ابتنا تعبیر وقایع وتفسیر معاملات
نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم
نمودہ در منصہ تحریر می آرد باید دانست کہ نور قلب
نور زرد ست ونور روح نور سرخ ست ونور
سر سفید ونور خفی سیاہ ونور اخفی سبز ظاہر
از حقیقت وماہیت نفس پرسیدہ بودند معلوم
شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق ومحل وی
دماغ ست بالذات بشرارت وخباثت متصف
ست وخود را در رنگ لطایف لطیفہ نفسیہ
وانمودہ است ودعوی ریاست وکیاست
کردہ بر تمامی اجزاء ولطائف تصرفات فاسد
نمودہ وباغوای ابلیس پر تلبیس علیہ اللعنۃ سائر
لطایف واجزا را باوصاف ذمیمہ خود متصف
ساختہ است واز توجہ بجناب قدس خداوندی
محروم داشتہ بخسارت ابدی ومباعدت سرمدی
رسانیدہ ہر گہ عنایت ازلی دستگیری ورہنمونی
نمود بر شرارت وخباثت وی اطلاع یافتہ
واز مکاید ومقاسدوی روی تافتہ متوجہ
بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو
یہاں سخن بہت طول وعرض رکھتا ہے کہ حدت
زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف
فرمائیں اور انوار ولطایف کے رنگ پوچھے تھے
سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف ونظر کے
موافق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اوسکے اوپر بنا تعبیر
وقایع اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر مینے اب جو
حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔
جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح
کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور
خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت
وماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو
کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محل
دماغ ہے بالذات شرارت وخباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفہ نفسیہ ظاہر
کیا ہے اور ریاست ودانائی کا دعوی کرکے تمام
اجزاء ولطایف پر تصرفات فاسد کرکے شیطان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف واجزا کو
اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت
ازلی نے جس کی دستگیری ورہنمائی کی اوس نے
اوس کی شرارت وخباثت پر اطلاع پائی اور اوسکے
فریبوں اور مفسدوں سے منہ پھیر کر متوجہ اس درگاہ
پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا:

Marfat.com

وچون نفس تزکی و مطہر گردد و از اوصاف د
رذائل خود بالکل بیرون آید ہر آئینہ بفضل الہی
سبحانہ بمرتبہ عظیم از ولایت و تقرب و مشاہدہ
و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطائف
انسانی بالادست میگردد و سیر وی از ہمہ بلند
میرود وی را بعد حصول کمالات بر تخت عز راجلاس
میفرمایند و ریاست و کیاست لطائف وے
را می بخشند عجب سرے است اخبث الاشیاء
بعد از تطہیر و تنویر اشرف الاشیا می گردد۔
اولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات قال
علیہ السلام خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا
فقھوا والسلام علی من اتبع الھدی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۃ الحمد للہ
وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما
بعد چون سالک از حجاب ہستی و خویشتن پرستی
بیرون شود و دیدہ باطنش بکحل الجواہر معرفۃ
مکتحل گردد لامحالہ آیاتے و کراماتے کہ در نفس
وی بحکم و فی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم ایاٰت
عظیمۃ افلا تبصرون ببصر البصیرۃ موضوع است
مشاہدہ نماید بعد ازاں بمقتضی من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ بارگاہ قدس یابد برخے از
حقایق و آیات کہ در قالب انسانی تعبیہ نمودہ اند
مذکور میگردد و بگوش ہوش استماع نمایند
بدانند کہ انسان کہ عالم صغیر عبارت ازاں است
مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنہا

اور جب نفس پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے
سب وصف رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہی البتہ اللہ
سبحانہ کی فضل و کرم سی بڑے مرتبہ سی ولایت کے اور قرب
اور مشاہدہ اور مقام رضا کی مشرف ہوتا ہی اور سب
لطائف انسانی سی بالادست ہو جاتا ہی اور اوسکی
سیر سب سے بلند ہوتی ہی اوسکو حصول کمالات کے بعد تخت مدت
پر اجلاس فرماتے ہین اور ریاست و کیاست سب
لطائف کی اوسکو ملتی ہی عجب بھید ہی کہ جو سب سے
خبیث زیادہ ہی بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف
سب سے ہو جاتا ہی۔ اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات
فرمایا ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیارکم فی الجاہلیۃ
خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا والسلام علی من اتبع
الہدیٰ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اس کے بعد جاننا
چاہئے کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے
نکل آتا ہے اور اوسکی باطن کی آنکھ معرفت کی کحل الجواہر
سے سرمہ سا ہو جاتی ہی تو ضرور آیتین اور کراماتین
جو اوسکی نفس مین چشم بصیرت مین امانت رکھی
ہوئی ہی بموجب و فی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم
آیات عظیمۃ افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہی اسکے
بعد بمقتضائی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ بارگاہ
قدس مین دخل پاتا ہی قالب انسانی مین جو حقایق
اور آیتین تعبیہ ہین کچھ اونمین سے مذکور ہوتی ہین بگوش
ہوش سنو جان لو کہ انسان کہ اوسکو عالم صغیر
کہتے ہین اوس اجزا سے مرکب ہے جنکی اصلین

Marfat.com

در عالم کبیر ست و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات
است پہ خلق چہ امر و پنج ازان از عالم خلق ست
کہ نفس و عناصر اربعہ است پہ پنج ازان از عالم امر
باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق
موجود ست ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش ست و
بلا مکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش
مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا
قلب را برزخ در میان عالم خلق و امر
فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
خلق ست و رو بامر دارد و سے را نیز برزخ
گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است
و فوق آن اصل سر و فوق ان اصل خفی و
فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ
باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب
ہر یکے ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے
باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود
آوردہ بمقام خاص کہ ہر یکے را آن مقام مناسبت
بود تمکن ساختہ لطیفہ قلب را درین
صنوبر کہ در تہ پستان چپ ست و قلب
صنوبریش خوانند جا دادند و صنوبری
لقبش برائے آن کنند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوبست و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات
ہے خلق ہو خواہ امر ہو اون دس میں پانچ تو
عالم خلق سے ہیں ایک تو نفس اور چار عنصر اور
پانچ عالم امر سے ہیں جسطور چار عناصر کے اصلین
عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ کور سے
اصلین عالم امر میں جو عرش کے اوپر لامکان
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی
سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش
مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا
منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اوسے بھی
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
اور اوسکے فوق اصل سر اور اوسکی فوق اصل خفی اور
اوسکی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ
انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے اس نوع
سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار کر
مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی
تمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے اور اوسے قلب صنوبری
کہتے ہیں جائے دی اور اوسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے جو الٹا
ہوا ہو، اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

Marfat.com

قدس از راه همین لطیفه خواهد بود و ما بعد قطع
لطائف سابق و صاحب این مرتبه را استعداد
حصول سه مرتبه است از مراتب پنجگانه ولایت
الا بقسر من القاسر و نور این لطیفه را سپید
تعین فرموده اند و لطیفه خفی را که سر الطف
ست مابین روح و وسط جا داده اند و اصل الاصل
این لطیفه صفات سلبیه تنزیهیه است که فوق
شیونات ذاتیه اند و حصول فنا در این لطیفه
وصول همان صفت است نور این لطیفه را
نور سیاه تعین نموده اند و ولایت این لطیفه
زیر قدم حضرت عیسٰے ست علی نبینا و علیه السلام
و هر که زیر قدم حضرت عیسٰے است راه و بجناب
قدس از همین لطیفه خواهد بود و بعد از قطع
لطائف سابق الا بقسر من القاسر و صاحب
این مشرب را استعداد حصول چهار مرتبه
است از مراتب پنجگانه ولایت و لطیفه
اخفی که الطف و احسن و اجل لطائف
عالم امر ست و اقرب است بحضرت اطلاق
ویرا در وسط حقیقی سینه که مرکز ست
و مناسبت تام دارد و بحضرت اجمال
جا داده اند و اصل الاصل این لطیفه مرتبه
است که کالبرزخ ست در میان مرتبه
تنزیهیه و در میان احدیت مجرده و فنا
این لطیفه هم مربوط به تحت همان مرتبه مقدسه
است و نور این لطیفه نفیه را

(لطیفہ خفی)

قدس مین اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفونکے اور اس مرتبہ والیکو استعداد
تین مرتبہ کے ہوکے مراتب پنجگانہ ولایت مین سے
الا بقسر قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف
ہے درمیان روح اور وسط کے جا دی ہے
اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے
کہ شیونات ذاتیہ کے فوق ہین اور حصول اس لطیفہ کی فنا
کا اوسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسٰے علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسٰے کے ہے اسکو راہ جناب
قدس مین اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے
پنجگانہ مراتب ولایت مین سے اور لطیفہ
اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجل لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق
اوسکو سینہ کے وسط حقیقی مین جو مرکز ہے
اور بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہہ
اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس
لطیفہ کے فنا بھی مربوط اوسی مرتبہ مقدسہ کے
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نفیہ کا

Marfat.com

نور سبز بیان فرموده اند و ولایت این
لطیفه زیر قدم حضرت رسالت پناه است صلی الله
علیه و آله وسلم و صاحب این مرتبه عالیه را بالذات
استعداد حصول تمام مراتب پنجگانه ولایت است
از زبان الهام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمه ربه
شنیدم که حضرت مجدد الف ثانی روزے چنیز
گوهر فشاندند که ادائے صلوٰة جهر در وقت قبض
ستر فنا را خفی است باید دانست که عروج
لطائف خمسه عالم امر تا دائره اولی ولایت کبرے
است که متضمن سه دائره و یک قوس است
خواهد بود چون ازان دائره معامله بالا رود
و در دائره اصل اصل الاصل سیر افتد
معامله بالنفس خواهد افتاد و نفس بحصول فنا و
اتم و بقاء اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی
و بحصول و اطمینان و بار تقا بمقام
رضا مشرف خواهد شد بعد ازان که سیر در
ولایت علیا افتد معامله باسه عنصر یعنے
نارے - و آبی - و هوائی خواهد افتاد و اگر
ازانجا بفضل الله ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معامله باجزاء ارضی خواهد
افتاد و ازانجا اگر ترقی واقع شود خواه
در کمالات رسالت خواه در حقایق ثلثه یعنی
حقیقت کعبه و حقیقت قرآن و حقیقت
صلوٰة معامله باهیئت و جدانی که از مجموع اجزاء
عشره عالم خلق و امر بعد ÷ ÷

نور سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے زبان الہام
بیان سے مین نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف
ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز امام سیر مین پڑھے
تو فنا اخفی حاصل ہوتی ہے جاننا چاہئے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبرے
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے
ہوگا جب اوس دائرہ سے معاملہ ترقی کریگا اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل مین سیر کرے
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس حاصل ہونیسے
پوری فنا اور کامل بقا کے اور کشادگی سینہ اسلام
حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کے ترقی سے مشرف ہوگا اوسکے بعد جب ولایت
علیا مین سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنے
نارے - و آبی - و ہوائی سے اور اگر وہان سے
خدا تعالے کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت مین سیر واقع ہوگی معاملہ اجزاے ارضی سے پڑیگا
اور جو وہان سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات
رسالت خواہ حقایق ثلثہ مین یعنے حقیقت کعبہ
و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰة مین
معاملہ ہیئت وجدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

Marfat.com

از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی
حاصل شدہ خواہد افتاد بعدازاں بمطالعہ از
عقل و فہم ما و شما برتر ست اللہ سبحانہ و تعالی
بمحض عنایت بیغایت خویش ازین کمالات
بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحمد
اللہ سبحانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ باسرارہم العالیہ باین مراتب مذکورہ و
دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کالسماء
من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمود این ذرہ را از خاک مذلت
برداشتہ ہمعنان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصہ ظہور نیاورد فللہ الحمد والمنۃ کما
یلیق بشانہ ویجری والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ
البررۃ التقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم افتخار
و مباہات ست اما بموجب اظہار النعمۃ من
اللہ شکر لاسیما عند الاحباء المخلصین المطلعین علی
الاسرار المتشائقین لذلک الآثار والاخبار مذکور
نمودہ شد ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔
اخوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل
عبارت ازان ست کہ سالک خود را فاعل یابد

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے بڑے کا
بعد ازاں ہماری تمھاری عقل و فہم سے معاملہ
برتر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالی محض عنایت بے نہایت
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عنایت
فرمائے۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ اسرارہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور
معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لایق بلکہ
استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے
اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اوٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے۔ اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی ادا
کر سکے فللہ الحمد والمنۃ لہ کما یلیق بشانہ ویجری
والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ التقی اس
قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگرچہ فخر و بڑائی کا
وہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمت من
الشکر کے خصوصا ایسے دوستوں سے جو مخلص اور
محرم اسرار اور اُسکے مشتاق ہوں اس آثار و
اخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او
اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وسلم وسلم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ
الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ
قرب نوافل اسی کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے

Marfat.com

وحق را آلت چنانچہ بی سمع وبی بصر اشارہ ہست
بآن وقرب فرائض عبارت ہست ازان کہ
سالک خود را آلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت ہست ازان و
ایں قرب مشعر فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القرنین آنست کہ سالک
خود را درمیان شیخ نیابد نہ فاعل نہ آلت
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند **مصرعہ**
عشق ست درمیانہ بر ما نہد بہانہ ۔ وآیہ
کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے
گویا مشعر بر ہر سہ مقام ست چہ ما رمیت رمز
از قرب فرائض ست واذ رمیت کنایہ از
قرب نوافل ولکن اللہ رمی اشارہ بر جمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والترام
متابعۃ المصطفے علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات
العلی انتہب المکاتیب الثلثۃ ودر آخر این
اوراق شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
او ملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس ومحلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر وخفی فرمایند بعد
ازان بر پایان در تمام اعضا تا حصول ملکہ و
سلطان ذکر شود و بثبات کہ بر ذکر قلب مصروح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی سمع وبی بصر
اوسکا اشارہ ہے ۔ اور قرب فرائض اوسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پائے اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر ۔ اور
سب کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں
کچھ نپائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اوس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے **مصرعہ**
عشق ست درمیانہ بر ما نہد بہانہ
اور آیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمے
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے ۔ کیونکہ ما رمیت
قرب فرائض سے ہے ۔ اور اذ رمیت کنایہ
قرب نوافل سے ولکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ
والترام متابعۃ المصطفے علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اوسکا
ملکہ ہو جائے اوسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازاں ذکر اخفی بعد ازاں ذکر نفس اور اوسکی جا
دماغ ہے اوسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں
بعد ازاں سر پاؤں تمام اعضا میں تا حصول ملکہ وسلطان
ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب و روح

Marfat.com

واختی کفایت کنند وگاہ بر قلب تنہا اکتفا
نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد
ولباس دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن
سلطان ذکر و سریان در سائر اجزاء اعضا
متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی
سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الہدی انتہی
ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبد الاحد قدس
سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند
کہ بجانب امیر موسے بہٹی کوئی کی از بزرگان
خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند
وامیر موسے انرا استحسان کردند و یاران خود را
گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمہ ربہ سلام دوستانہ وتحیت مخلصانہ
ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ
مطالعہ فرمایند ودر دیزہ گرد دعوات
سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی و
اخروی شمرند فقیر چون ضعف بدن
بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور
بود نپرداخت الحال بارے تخفیف
یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق
پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر
دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است
امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

واختی پر اکتفا کرتے ہین اور کبھی فقط ذکر قلب
پر اکتفا کرتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب
کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزاء اعضا
مین متحقق ہو جاتا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی
سلوک چاہیئے کرنا والسلام علی من اتبع الہدی تمام
وہ جسکا ہمنے ارادہ کیا تہا شیخ عبد الاحد قدس سرہ
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے
ذکر کیا ہے کہ امیر موسے بہٹی کوئی کی کو ایک نے بزرگون
سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکہا تہا اور امیر
موسے نے اوسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یارون
سے کہا اسکی نقل لکہہ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
فرمائین اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا گنین
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تہا اس
سبب جس کا امر ہوا تہا وہ نہ بجالا سکا
اب کچہہ تخفیف پائی ہے تو لکہتا ہے
کہ جب طالب صادق شیخ کامل ومکمل
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ
اوس کا ہمکانا بائین ہاتہہ کی طرف ہے امر
فرمائین جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اوسکی

Marfat.com

راست اشارت اوست دلالت فرمایند چون آن
ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر ستر کہ متصل دل
ست لیکن یمین قلب ست حکم فرمایند و چون
آن نیز ملکہ شد بذکر خفی کہ پہلوی روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازد و چون
آن نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ ہست
و در وسط صدر جائے اوست محکوم سازد
و این جوہر اخفی از سایر جواہر عالم امر اعلی
است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالے و چون
اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید کہ
دماغ جائیگاہ اوست و چون این لطائف ستہ
بتمر بذکر رسند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معہود و چون بعد دلست دیگبار برسد نصابش تمام
شود و فنار قلب کہ اول قدم ست و باطوار ولایت
ظہور فرماید و فنار قلب اثر آن تجلی افعال ست کہ اصل
اوست چہ قلب افعال الٰہی ست و آن مربی ولایت
حضرت آدم ست علی نبینا و علیہ السلام پس ازان
بقار قلب بہ پارۂ افعال ایزدی ست جل شانہ کہ
ہر ظل را باصل خود شاہراہ ست بانفنار فیہ
والبقار بہ بعد ازان معاملہ فنار روح ست و
بقار او باصل خود کہ صفات حق است و صفات مربی
ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ست علی نبینا
و علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ ہر دو ولایت مربوط بروح
ست و باصل اوست کہ صفات ست باعتبار
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ست و ولایت

دائین طرف ہے ارشاد کرین جب وہ ذکر بھی
ملکہ ہو جائے تو ذکر ستر جو دل کے متصل ہے
لیکن دائین طرف بتائین اور جب وہ بھی ملکہ
ملکہ ہو جائے تو کہ ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
مین ہے مگر بائین طرف رو کے ہے امور فرمائین
اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان
ہے اور وسط سینہ مین اوسکے جا ہے اُسے حکم کرین
اور یہ جوہر اخفی تمام جوہر ونے عالم امر کے اعلی
ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالے اور جب
اخفی بھی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کرین کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ستہ
ذکر سے متحیر ہو گئے تو ذکر نفی و اثبات فرمائین بطریق
معلوم اور جب عدد مین اکیس ۲۱ تک پہنچے اوسکے نصاب
پورے ہو گئے اور فنار قلب جو اطوار ولایت مین اول
قدم ہے ظہور فرمائے اور فنار قلب اوس تجلی افعال کا
اثر ہے جو اوسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علی نبینا علیہ السلام اسکے
بعد بقار قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ اسلئے
کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے رستہ ہے اوسمین فنا ہونیکا
اور اوس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فنار روح ہے اور
اوسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہین اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا
و علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونو ولایتین مربوط روح
سے ہین اور اوسکی اصل ہے کہ صفتین ہین باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے و ولایت

Marfat.com

نوح بآن مجملست ومن بعد معاملہ بسرست
وفنا وبقا باصل اوست کہ شیون ایزدست
تعالے شانہ وشیون در اصطلاح ما عبارات
مندمجہ حضرت ذات تعالے را گویند کہ معانی
زاید بر ذات نباشد وصفات است انکہ معانی
زاید بر ذات سبحانہ باشند ودر خارج موجودہ
باشند وولایت سر ولایت موسوی ست علی
نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ثم الامر بالخفی
وفناء باصلہ وھو التقدیسات والتنزیہات
السبحانیہ وھذا الولایۃ ولایۃ عیسویۃ
علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ثم
الامر بالاخفی وفنائہ وبقائہ باصلہ وھو
شان جامع الاسماء والصفات والشیون
والاشارات والتنزیہات والتقدیسات و
ھذہ الولایۃ ولایۃ محمدیۃ علی صاحبہا
الف الف صلوات والسلام ومربی ھذہ
الولایۃ حقیقۃ الحقایق واقرب الولایات
واجمعہا واعلاہا واشرفہا وافضلہا و
مستحق للولایات الخمسۃ ومقتضیۃ لزوال
العین والاثر بامن المعارف ویستتبع المحبوبیۃ
ثم الامر بالنفس وفنائہا اتم وبقائہا الاکمل
ثم الامر باصولہا واصول اصولہا حتی ینتہی
الی الذات تعالے والترقی ھناک
لیس بالفناء بل بامر آخر

نوحی اوس سے مجمل ہی اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا وبقا اوسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے
تعالے شانہ اور شیون ہماری اصطلاح مین اوسے
کہتے ہین جو عبارتین حضرت ذات واجب تعالی مین
مندمج ہون کہ معانی زاید بر ذات نہو اور صفات ہے
وہ جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہووین اور خارج مین
موجود ہووین اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام پہر معاملہ خفی سے ہے
اور اوسکے بعد فنا وبقا اوسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس وتنزیہات سبحانیہ ہے اور یہہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
پہر معاملہ اخفی سے ہے اور اوسکی فنا وبقا اوسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء وصفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات وتنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اونپر ہزار
ہزار درود وسلام اور مربی اس ولایت کا
حقیقۃ الحقایق اور اقرب الولایت اور
اجمع الولایات ہے اور اعلی اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور اناضہ کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفتونکا پہنچانیوالی ہے اور پہر وہی محبوبیت
کے پہر معاملہ نفس سے پڑہتا ہے اور اوسکی فنا بہت
تمام اور اوسکی بقا بہت کامل ہی پہر معاملہ اونکی اصلون
سے اور اصلونکی اصلونسے پڑہتا ہی یہانتک کہ منتہی ہوتا ہی
ذات حق تعالی تک اور وہان ترقی فنا سے نہین بلکہ

Marfat.com

بام آخر بین فی موضعه والسلام والاکرام
کاتب حروف میگوید سلوک طریقه احمدیه درطی
این مکاتیب فی الجمله واضح شد حالا بتذے
از روش طریقه احسنیه که منسوب ست بشیخ
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبدالنبی
سیام چوراسی که درین روزگار مقتدائے
طریقه احسنیه بودند وجمهور اهل این طریق سا
چه خاص وچه عام توجه بایشان بود- وجمهور
این طریق متفق اند بر آنکه ایشان را در ترتیب
سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر
مینماید عزیزی صالح در مکه معظمه ذکر کرد این
مکتوب شیخ عبدالنبی ست وبنار کار ایشان
براین بود ومن عنده وکتبنا هذا المکتوب والله
اعلم- بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام
علی عباده الذین اصطفی خصوصاً علی
نبیه محمد وآله واصحابه اجمعین بدان-
ارشدک الله تعالے چون طریقه احسنیه
در طریقه نقشبندیه اقرب الی الوصول ست
وسالکان را تفصیل آن ضروریست پاره
بسطر اجمال درین اسطر ترقیم می یابد باید
دانست چون طالب صادق به توفیق
سبحانه متوسل بعزیزی از بزرگان
این طریقه می شود اولا او را استخاره
می فرمایند وطریقه استخاره اینست
که بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک اور امر سی ہے کہ وہ اپنے مقام مین ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام- کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
این مکتوبون فی الجملہ واضح ہوگیا اب تھوڑی روشنی
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سی
ذکر کرتا ہے اس ضمن مین مکتوب شیخ عبدالنبی سیام
چوراسی کا کہ جو اس زمانہ مین احسنیہ طریقہ کی مقتدا
تھے اور سب اس طریقہ والونکی کیا خاص کیا عام
اون کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہین اس امر پر کہ انکو سالکون کی ترتیب
مین اس طریقہ کی روش مین قدم راسخ تھا ایک عزیز
صالح نے مکہ معظمہ مین ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبدالنبی کا
ہے اور اون کے کام کی بنا اس پر تھی ہم نے
اون کے پاس سے لکھ لیا واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم- الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفی خصوصا علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین- جان خدا تجھکو رشید کرے کہ
طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ مین بہت قریب
ہے وصول سے اور سالکون کے لئے اوسکی
تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجمال
ان سطرون مین لکھے جاتے ہے- جاننا
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی
توفیق سے کسی عزیز سے اس طریق کے بزرگون
مین سے متوسل ہوتا ہے پہلے اوسے استخارہ
فرماتے ہین اور استخارہ کا طریق یہہ ہے
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

Marfat.com

و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد
وضو یک لحظہ و یکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب واتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
انچہ از من بود خود آمدہ اند توبہ کردم واز
سر نو مسلمان شدم بعد ہر خاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تا حق تعالے مرا بر متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بواسطہ
حصول رضا پیر خود محکم دارد در رکعت اول
بافاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
بافاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری
پردازد بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواندہ
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد واگر معذور
است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب از بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند واگر در روز
اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکردہ
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم
ہمچنان میباید کہ قبل ازین بود ہمین بشارت
ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہو تازہ وضو کرے وضو
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیرون بدنی اور روحی سے
جو مجھسے ہوئی ہین مین نے توبہ کی اور نئے سرے
سے مین مسلمان ہوا پھر اُٹھکر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہون دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت مین الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت مین
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب
خشوع کے ساتھہ اپنی تئین حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر خوب عجز و
انکسار سے ہاتھہ اُٹھاکر دعا مانگے بعد اوس کے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے یعنے زمین پر نسوئے بعد اوسکے جو
خواب مین بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے اور جو پہلے
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرتا رہے
یا یہہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد مین ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تہا تو یہہ ہی بشارت ہے
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت مین اللہ کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے ؛ ؛

Marfat.com

باین طریق کہ زبان خود را بکام چسپاند
و نظر خیالی را بر قلب صنوبری انداز د و نظر
ظاہری بہ بندد و مقام قلب صنوبری زیر پستان
چپ ست قدر دو انگشت و یقین بندد کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اورا ودیعت نہادہ اند
کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ
نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ
گوید نہجی کہ این اسم را غیر ذات نداند
و این ہیئت را بوسع خود درنشست و
برخاست از دست ندہد بعد و مرشد را
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید
بر گمارد و ذہن قلب خود را بر ذہن قلب
مرید تصور نماید نہجی کہ خطرہ دیگر را در میان
قلب خود آمدن ندہد و بخشوع تمام بجناب
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل
سالک قوتی پیدا کند و بجذبہ قلبی و ہمت باطنی
قلب مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیادہ
بہمین حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این
تصرف از وشان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال
بعدہ از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است و آرام
یافتہ فاتحہ خواند و دست او را در دست خود گرفتہ
بیعت نماید و او را بخدا سپارد و آگاہ کند کہ این طریقہ
احسنیہ در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگا کے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر
ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان
چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اوسکا امانت رکھا ہے کہ
اوسے قلب کہتے ہین پھر اپنے تئین مضغہ سے متوجہ
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جلشانہ
کہوائے اسطرحسے کہ اس اسم کو سوائے ذات کے بجانے
اور اس ہیئت کو حتی المقدور اُٹھتے بیٹھتے چھوڑے
نہین پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اوسکے
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنے ہین کہ اپنی
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے
اور اپنے قلب کا ذہن مرید کے قلب کے ذہن
پر تصور کرے اسطرحسے کہ اور کوئی خطرہ نہ
قلب مین نہ آنے دے اور خوب خشوع سے جناب
سبحانہ تعالےٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے
دل مین قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی و ہمت باطنی
سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایکساعت کم و بیش
اسیطور مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے
بزرگونکی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
اس تصور کو اونکی امداد جانے اب بھی اور آیندہ بھی
پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام
پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین
بیعت کرے اور اوسی خدا کو سونپے اور آگاہ کردے کہ
یہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریق من حضرت سیدی

Marfat.com

زبان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدس
اللہ سرہ العزیز بعدہ چون مرید ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق
مشہورہ بہ بست و یک رساند و اثر تعلق پیدا
در دل خود یا وقت شکر حق تعالے بجا آرد بعدہ
تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در
زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید بجہ
بیت سفید تصور نمودہ ذکر اسم ذات را چنانچہ
در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام مینمودہ باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکردہ باشد
تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاہی میباشد کہ سالک را درین دو لطیفہ
تجلیات رومی دہند اما باید کہ بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکہ تنزیہ او تعالے را
بنظر قلبی متیقن خود سازد و بعدہ تعلیم لطیفہ سری نماید
و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است
در میان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات
بنہجی کہ قبل مذکور گشت بتکرار میگفتہ باشد و
بالکلیہ خود را در جمیع اوقات برین ذکر گمارد
حتے کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم لطیفہ
خفی ہمین نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت
مذکورہ گوید تا بعد جمعیت این لطیفہ تعلیم
لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ سرہ العزیز
اوسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر مین
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات بطریق مشہور
اکیس ۲۱ تک پہنچانی اور اثر دل مین اپنے پایا
شکر حق بجالائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائی اور اوسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے گہر سفید تصور کرکے اسم ذات کے ذکر کو جیسا
لطیفہ قلبی مین لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا کرتا
رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑہتا رہے یہانتک
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہان بہی
حاصل کرے اور کبہی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفون مین تجلیات ظاہر ہوتے ہین مگر چاہیے کہ
بالکل اپنے تئین ہر وقت ایسے ذکر مین رکہے یہانتک
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطرح سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی مین ہے اور اسم ذات کا اوسیطرح سے یہان بہی
کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تالو مین ہے بطریق مذکور ؛ ؛

Marfat.com

تکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کند
ہمین بیان است حدیث قدسی را کہ فرمودہ
ان فی جسد بنی ادم لمضغۃ و فی المضغۃ
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
دہد باید کہ باز ادا بر لطیفہ قلبی آرند و تعلیم
یادداشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین
تکرار اسمی نبود و طریق یادداشت اسمی آنست
کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آن نور
محض است بگوید نہ بجی کہ قصد تکرار نکند
بلکہ بر اسم اللہ مد دراز کشد مثل آواز آرند
مسی و ہمان یک آواز را ہر قدر کہ بمحافظت
تواند نگاہدارد و قطع شدن ندہد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برای قوت یادداشت
اسمی نفی و اثبات را نیز با مد دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار میکنند چون این نسبت
نہ بجی قوت گرفت کہ در قلت خود بلکہ در جمیع
لطائف بلکہ در تمام بدن بنوازیت تمام آن
آواز محض بکیان بیاید بذکر لطائف کہ بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بیواسطہ
الفاظ ست باید کوشید پس بعد یادداشت
اسمی یادداشت مسمی تعلیم باید کرد یعنی

یہاں بھی اسیطرح ذکر کرے یہاں بھی لذت حاصل کرے
یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے۔
ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ و فی المضغۃ
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا اے عزیز
انکی اصطلاح مین اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہین
مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہوجاے اور سالک کو اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہوجاے تو چاہئے کہ پھر اسی لطیفہ قلبی پر لاوین اور اسے
تعلیم یادداشت اسمی کی کرین اسواسطے کہ پہلے اس سے
تکرار اسمی تھی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہہ ہے
کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کھینچے مانند ایک تانبے کی پرتن
کی آواز کے اور اوسی ایک آواز کو جہانتک
ہوسکے محافظت سے نگاہ رکھے اور قطع نہونے دے
اور جو قطع ہوجاے تو پھر نئے سر سے شروع کرے
اور یادداشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بھی
دراز مد کے ساتھہ حبس دم کیساتھہ یا بے حبس دم کے
اختیار کرتے ہین جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑے کہ اپنے
قلب مین بلکہ جمیع لطایف مین بلکہ تمام بدن مین جو نوریت
کیساتھہ اوس آواز محض کو یکسان پاوے تو ذکر لطائف جو
بواسطہ جسم کے تھا تمام ہوا اب لطایف کی ذکر مین جو
بیواسطہ لفظونکے ہی کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت
اسمی کے یادداشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنے

Marfat.com

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بہ بے کیفی و بے جہتے و جہات
ستہ را از میان نظر بر اندازند کہ او تعالیٰ حاضر
ست بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش نگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنے گردد حتے کہ
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و استغراق
تمام پیدا کند نہجی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیاء را بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق دریابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی گویند
و اگر اشیاء را گم کرد و مشاہدہ جمال ذو الجلال
وراء اشیا حاصل نمود و اشیاء را از نظر انداخت
توحید شہودے میخوانند باید دانست کہ این
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیا
امت ست رو می نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات وغیرہ در سیر لطایف تا
یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات ؛ ؛ ؛

مکان خاص قلب کو نظر مین رکہکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتے کے اور
جہات ستہ کو نظر سے گرا دے اور جانے کہ حق تعالیٰ
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نچہوڑے اگر
غفلت ہو جائے تو پہر اس امر کو حاضر کرے یہانتک کہ
نور مشاہدہ سر سے پاؤن تک گہیرے اور پورا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئین اور اپنے
غیر کے تئین کچہہ نپائے وہی ایک نور حق ہی پائے اس نسبت مین
اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت کے شہود کے غلبہ کے
سبب اشیاء کو عین حق پائے تو اسکو انکی اصطلاح مین توحید
وجودی کہتے ہین اور جو اشیاء کو گم کیا اور جمال ذو الجلال
کا مشاہدہ ورائے اشیاء حاصل کیا اور اشیاء کو نظر سے
گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہین۔ جاننا چاہیئے کہ یہہ
دونون مرتبہ ولایت خاصہ ہین جو کہ ولایت امت ہی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطایف سے یاد داشت
اسمی تک پیش آتی ہین اولیاء کے
ظل ولایت مین ہین اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اوس ولایت کے اہل ظل
کے کمال تمام رکہتا ہے لیکن ابہی وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیاء ہے سالک کو
چاہیئے کہ ان تجلیات ؛ ؛ ؛

(توحید وجودی) (توحید شہودی)

Marfat.com

وشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ طالب
ترقی شود بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بہ محض توجہ خود مریدرا برآوردہ
در ذہن کہ از تجلیات وشاہدات وتوجہات
بود خالی خواہد ساخت وتعلیم مایافت این انچہ
در ذہن از حق ودون حق استقرار می یابد
وتصور می پذیرد اگرچہ لطیف والطف باشد
درپے دفع آن شود ومرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد ویا لکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ برگمارد تا میسج در باطن
او از توجہ الی المطلوب وغیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب
بندد حتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات
سالک مرتبہ ولایت اخص است وچون حاجت
نفی نماند ومرات از آمد ورفت توجہات و
تصورات صاف شد وبے توجہی وبے تکلفی دست
داد وحاصل کمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ وتصور این وحاصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود ست
کما ذکرنی المکتوب الاول ان ولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقربست علیہم السلام وبتبعا
اولیاء امت ست اگر مناسبت استعدادی
پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ ومرتبہ توحید وجودی
وتوحید ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

ومشاہدات سے لذت پاکر بے پروا نہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بہنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو اون تجلیون اور مشاہدون
اور توجہات سے خالی کردیگا اور تعلیم اسکے نایافت کی
جو ذہن مین حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہی اور
تصور مین آتی ہے اگرچہ لطیف والطف ہی ہو
اوسکے دفع کے درپی ہو اور آئینہ سری کو اونکے
تاریکی ہی خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان مین توجہ سابقہ کے مقرر کرہی تاکہ اسکے
باطن مین توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہانتک کہ معلوم کچھ نرہے بجز نور یقین کی
جب اس معاملہ مین سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرنیمین ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نرہی اور آئینہ آمد ورفت توجہات
وتصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی وبے تکلفی
حاصل ہوئی وحاصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابہی توجہ وتصور اس حاصل کا معلوم نہین ہوا بلکہ
مقصود ہے جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب مین وہ ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملایک مقربین علیہم السلام کا ہے اور
اولیاء امت کو تبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے - اور جاننا چاہئے کہ ولایت
خاصہ کے مرتبہ مین توحید وجودی
وتوحید ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

Marfat.com

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس لطیفۂ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفۂ روحی رومی نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری ست واللہ اعلم تا کرا از ہزاران بآن نوازند ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ باید دانست کہ بعد از مرتبہ نایافت حقیقت نایافت رومی نماید و آن آن ست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخیلات خالی ساخت و اگرچہ تخیل مشاہدہ باشد داخل دائرۂ حقیقی شدہ اما چون از حقیقت این نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از ارباب جہل ست پس اگر فضل او تعالیٰ بعد فضل اول دستگیری نمود و کبارگی خود را از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می باید و می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و آن قابلیتے ست از قابلیات نور اول کہ آن نور محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بیرآن را شہود اول مے گویند و نیز می یابد بتعلیم مرشد یا نادری بتعلیم نبی کہ وصول من بامطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود بود بخصوصیات علم خود در بنولا کہ مرا باین علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او تعالیٰ و بخصوصیات علم او در بنولا علم را از خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست ہر چہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجودی لطیفۂ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہی واللہ علم کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم جاننا چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے لطیفہ سری کو تخیلات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے ہے کہ وہ ارباب جہل سے ہی ہیں پس اگر فضل الٰہی نے اوسکی دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری و نوری سے فوق پاتا ہی اور چاہیے کہ اس نسبت کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہی نور اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسے شہود اول بھی کہتے ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی تعلیم نبی سے کہ میرا وصول مطلوب ست جو ولایت خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور آپنے علم کی خصوصیات سے۔ ان دونوں جو کچھ اس علم سے نوازا ہی اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ کے علم اور اوسکی خصوصیات سے ہی اب میرے علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے جو کچھ میرا علم جانتا ہے سامہ کسی خصوصیت کے حصہ

Marfat.com

علم او تعالی می داند چون فہمیدہ در ہر وقتے جمیع
مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ خود را از مظہر
ذات وصفات وکمالات او تعالے می بیند
وبجز مظہریت محض ہیچ نمے یابد من
لم یذق لم یدر قضیہ مقررست
چون ہر مرتبہ ولایت ابتداء وسط وانتہا
دارد پس در ابتداے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
مسمی بولایت انبیاست علی نبینا وعلیہم الصلوات
والتسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث
حقیقت از یافت حق ودون حق ست و
در وسط این مرتبہ خلو سیر ست واطلاع
بر حقیقت خلو وحقیقت اطلاع ست
بر حقیقت مظہریت صفات خود مر
صفات واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند
کہ بعلم او تعالے عالم ہستم وبصر او بصیر
وبقدرت او تعالی قادرم الی غیر ذلک
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالی کما حقہ این عارف را مفصلاً و
علما ظاہر نگشتہ پس چون خواہد دانست کہ
صفات او تعالی زاید بر ذات نیند کہ عالم
بعلم وبصیر بہ بصر الی غیر ذلک توان گفت
بل ذات بذاتہ علیم ست وعلم قابلیت ذاتیہ
ذات ست وذات بذاتہ بصیر ست
وبصر قابلیت ذاتیہ اوست کذالک فی
جمیع الصفات بی اطلاق عینیت و

علم حق تعالی کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کو
ذات وصفات وکمالات حق تعالی کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ مقرر ومشہور ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جسکا
نام ولایت انبیا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوات
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنے میں
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اوپر حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالے
کے واسطے اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ اللہ
تعالی کے علم سے میں عالم ہوں اور اوس کے
بصر سے بصیر ہوں اور اوس کی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت
صفات کے ساتھ ذات حق تعالی کے کما حقہ اس
عارف کو مفصلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانے گا کہ صفات حق تعالی کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ
اوسکی ہے کذلک فی جمیع الصفات بی اخلاق عینیت

Marfat.com

وغیریت باطلاق محض پس عالم حق ست خود
بخود سبحانہ باصر حق است سبحانہ واین عارف را
بجز مظہریت تا ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امری
دیگر نیست وبجز یقین صرف آن زمان بنہایت
این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالا وتفصیل
این مرتبہ کرا نوازند۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وای برادر ہر چند
نسبت خلوز یادہ وخل در دائرہ این ولایت
بیشتر واز کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات
چگوید کہ از گفت ونوشت حقیقت این مرتبہ
بیرون اما اینقدر دامی نمایم کہ اگرچہ ولایت
انبیا ونبوت ایشان علیہم الصلوٰۃ ہر دو در
دائرہ اصالت اند وہر دو از ظلیت مبرا
اما این قدر ہست کہ در ولایت اصول
بہ حقیقت صفات عزشانہ ودر نبوت وصول
بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت
درجات استعدادیہ کما قال اللہ تعالیٰ تلک
الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض الحمد للہ الذی
ھدانا لھذا وما کنا لنہتدی لولا ان ھدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔ ٭ ٭
٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭
اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ست اشہر آن ہا
سہ شعبہ است۔ نصیریہ۔ وسراجیہ وصابریہ
واین فقیر را ہر یکے ازین سہ ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

وغیریت ساتھ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے
خود بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ اور اس عارف کے
واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ اور
کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ
نہایت سے اوسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور اس مرتبہ
کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازین۔ ذلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ اے برادر نسبت
خلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اوسیقدر اوس ولایت
دائرہ مین دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوٰت
والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کرون کہ تقریر وتحریر
سے اس رتبہ کی حقیقت زیادہ ہے مگر اسقدر ظاہر کیا
جاتا ہے کہ اگرچہ ولایت انبیا اور اسکی نبوت علیہم الصلوٰت
دونون دائرہ اصالت مین ہین اور دونون ظلیت سے
مبرا ہین مگر اتنا ہے کہ ولایت مین وصول حقیقت صفات
عزشانہ کا ہے اور نبوت مین وصول حقیقت
ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجون کے
تفاوت کے موافق جیسا خدا فرماتا ہے، تلک الرسل فضلنا
بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ھدانا
لھذا وما کنا لنہتدی لولا ان ھدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق
٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭
اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہین اونمین تین
بہت مشہور ہین۔ نصیریہ۔ اور سراجیہ۔ اور صابریہ
اور اس فقیر کو ان تینون سے ارتباط ہے
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

Marfat.com

تلقین واجازت وخرقہ وصحبت باوالد بزرگوار
خود ست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ وایشان را
خرقہ واجازت از شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی ست
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز
وایضا وصیت واجازت باشغال از جد
ابوالام خویش ہست شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبدالعزیز عن الشیخ نجم الحق السیہنوی
عن الشیخ عبدالعزیز ثم الشیخ عبدالعزیز
لہ جہتان احدیہما عن الشیخ یوسف قاضی
خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید راجی
حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکپوری
عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان الاودھی عن الشیخ نظام الدین
اولیا والثانیہ عن السید عبدالوہاب
البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ
راجو قتال عن اخیہ عن السید صدر
الدین عن السید جلال الدین
مخدوم جہانیان عن الشیخ نصیر الدین
چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

وایضًا

حضرت ایشان را خرقہ واجازت وصحبت باسید
عبداللہ متصل ست عن الشیخ

تلقین واجازت وخرقہ وصحبت کی حیثیت سے
اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے ہے اور
اونکو خرقہ واجازت شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے اور
اونکو اپنے والد سے اور اونکو اپنے والد سے اونکو
شیخ عبدالعزیز سے اور نیز وصیت اجازت
اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے اونکو
اپنے والد شیخ قطب العالم سے اونکو شیخ
عبدالعزیز سے اونکو شیخ نجم الحق
سیہنوی سے اونکو شیخ عبدالعزیز سے
پھر شیخ عبدالعزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے اونکو شیخ
حسن بن طاہر سے اون کو سید راجی
حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے اونکو شیخ نور قطب العالم سے اونکو
اپنے والد شیخ علاء الحق سے اون کو شیخ
سراج الدین عثمان اودہی سے اونکو شیخ
نظام الدین او۔ اور دوسری جہت
سے سید عبدالوہاب بخاری سے اونکو اپنے
والد سید محمود سے اونکو اپنے والد راجو قتال
سے اونکو اپنے بہائی سے اونکو سید صدر الدین
سے اونکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان
سے اون کو شیخ نصیر الدین چراغ
دہلی سے اونکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور نیز
حضرت والد کو خرقہ واجازت وصحبت
سید عبداللہ سے متصل ہے شیخ

Marfat.com

ادم البنوری عن الشیخ احمد السمرندی
عن ابیه الشیخ عبد الاحد عن الشیخ رکن
الدین عن ابیه الشیخ عبد القدوس عن
الشیخ محمد بن عارف عن ابیه الشیخ عارف
عن ابیه الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخه وخاله
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر واین فقیر
را ارتباطے دیگر نیز ہست کہ خال گرامے
این فقیر را خرقہ دادند وفاتحہ خواندند عن ابیه عن
جده عن جد جده عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجه خانو الگوالیاری عن
خواجه اسمٰعیل بن حسین عن ابیه خواجه
حسن سرمست عن ابیه خواجه سالار
فاروقی عن شیخه خواجه اختیار الدین
عمر عن خواجه محمد رساوی عن خواجه
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
الاخیار ان خواجه خانو اخذ الطریقة عن
خواجه شهاب الناکوری ویقال ان
خواجه شهاب الدین شیخه بالصحبة
والاول شیخه بالبیعة والله اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقة عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجه قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجه

آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد سمرندی
سے اون کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اون
کو شیخ رکن الدین سے اون کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اون کو شیخ محمد بن عارف
سے اون کو اپنے والد شیخ عارف سے
اون کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اون کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اون
کو شیخ شمس الدین ترک سے اون کو مخدوم
علی صابر سے اون کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ پڑھی
اپنے والد سے اور اونھوں نے اپنے والد سے او
اونھوں نے اپنے والد سے اونھوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے انکو خواجہ خانو گوالیاری
اون کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اونکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اون کو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے اونکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے اونکو خواجہ محمد رساوی سے اونکو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں یوں مذکور
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب ناگوری سے
اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اونکی شیخ صحبت میں
اور پہلے شیخ بیعت میں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین اولیا نے
کیا اخذ طریقت کا شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
انکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے انکو خواجہ

Marfat.com

معین الدین حسن السنجری ؒ
عن خواجه عثمان هارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجه قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیه خواجه ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجه حبیرة البصری عن خولجه
حذیفة المرعشی عن السلطان ابراهیم بن
ادهم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم الله وجهه
سیهنه بکسر سین وسکون تحتیه
وفتحها واخران نون است
بلده است از مضافات دار الخلافه دهلی
راجا بزبان هند شاه را گویند و سید حامد شاه
را راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظهٔ آنکه
آبا و کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شهری ست در پورب
و او را کثره مانک پور نیز گویند اودهه
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال هندیه
که اشنام ها دارد بلده ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریه قبیله ست عظیمه
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان الله
علیهم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاه در بخارا بوده است ایشان را جلالی بن
البخاری می گفتند و سادات بخاریه نسبت ست

اونکو خواجہ معین الدین حسن سنجری سے اون کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف
زندنی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو
شیخ علو دنیوری سے اون کو خواجہ ہبیرہ بصری
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اون کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ وفتح ہا و آخر اوس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے۔ راجا ہندی زبان میں بادشاہ
کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون
کے آبا کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں۔ اودہ بفتح الف و
بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی ایک
بڑا شہر ہے پورب میں سادات بخاریہ ایک
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں۔
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں
اور سادات بخاریہ نسبت ہے

Marfat.com

بجلال الدین بخاری راجو نامی ست هندی
مشتق از راج یعنی بادشاهی و قتال بسبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دهلی لقب شیخ نصیر الدین ست
بسبب آنکه ایشان صاحب ارشاد بودند در دهلی
پانی پت شهریست سه منزل از دهلی بجانب لاهور
تارنول شهریست از مضافات دهلی گوالیر شهریست
از مضافات اکبرآباد اوش فرغانه قصبه ست
از توابع اندجان سنجری بکسر سین وسکون جیم
وکسر رائے معجمه نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان وسنجر گویند واین تعریب
است وابدال سین بزا از تغیرات تعریب
است ظاهر نزد فقیر آنست که نام وطن خواجه عثمان
هرنواست وهارونی نسبت باوست بخلاف
قیاس مشهور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسیه ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
فارسیه ضبط کرده اند سمعان بکسر سین مهمله
وسکون میم وعین مهمله در شجرات مشایخ
چشتیه شیخ علو مشاد دینوری می نویسند
ومقتضی وے آنست که شیخ مشاد و شیخ
علو یک شخص باشد وظاهر کلام بعضے آنست
که درین سلسله شیخ علو است وآن غیر
شیخ مشاد ست علو بکسر عین مهمله وسکون لام
هبیره بضم ها وفتح موحده وسکون تحتیه وفتح
رائے مهمله مرعشی بفتح میم وسکون رائے مهمله
وفتح عین مهمله وکسر شین معجمه نسبت

سید جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے یعنے بادشاہی کے اور قتال بسبب نفس
کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب ہے شیخ نصیر الدین
کا اسلئے کہ دہلی مین یہہ صاحب ارشاد تھے۔
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
تارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سنجری بکسر سین وسکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان اور سیستان کو عربی
زبان مین سجستان وسنجر کہتے ہین اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا زا سے تعریب کی تغیرات سے
ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن
کا نام ہرنو ہے اور ہارونی نسبت اوس کی ہے
بخلاف قیاس لوگونکے زبانمین مشہور چشتی بکسر
جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے۔ سمعان بکسر سین مہملہ وسکون میم
وعین مہملہ مشایخ چشتیہ کے شجرونمین شیخ
علو مشاد دینوری لکھتے ہین اور اوس کا
مقتضا یہہ ہے کہ شیخ مشاد و شیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضون کے کلام سے ظاہر یہہ ہے
کہ اس سلسلہ مین شیخ علو ہے اور وہ غیر
مشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ وسکون لام
ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکون رائے
مہملہ وفتح عین مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت ہے

Marfat.com

بمرعش شہریست از توابع شام واین فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبد العزیز ست و اشغال و اوراد صبح و شام
و اوراد مواسم و رقے و عزایم در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم فضلای شہر خود
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبد العزیز یادت و کثرت تدریس ممتاز
بودند و مطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحیے جنیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم و حضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دادند و انتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم
سلوک و آن کتابے است نفیس در باب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز
فی العزیزیۃ چون کسی بخواہد کہ کسے را تلقین
ذکر کند باید کہ او را فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ او را دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند و بگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است
مگر ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق
تعالے فرض عین است کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ ز کوئی یار دورے ٭ در مذہب عاشقان حرام است
و حق تعالی میفرماید یذکرون اللہ قیاما و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال و اوراد صبح و
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائین
اوسمین لکھی ہین ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
سے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤ مین تھے اپنے
زمانہ مین اور سب فرزندون سے شیخ عبد العزیز کی
کثرت تدریس مین زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ مین جو شیخ یحیی جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اوس سب کی اجازت دی ہے اور مین نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک مین اور وہ اس باب مین بہت نفیس
کتاب ہے اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے
پاس پایا مین نے تبرکات اجداد سے اونکے کہا ہے
شیخ عبد العزیز نے عزیزیہ مین کہ جب کوئی چاہے کہ
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہئے کہ اوسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اوسکے بعد اوس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حق تعالی فرض عین ہے کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ ز کوئی یار دورے ٭ در مذہب عاشقان حرام است
اور حق تعالی فرماتا ہے یذکرون اللہ قیاما و

(طریقہ وظیفہ خاندان حضرات چشتیہ)

Marfat.com

قعودا و اعلی جنوبهم یعنے یاد کنند حق
تعالیٰ را استادہ و نشستہ و پہلو غلطیدہ پس
آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یاد حق لازم ست پس چون ذکر این چنین
عبادتے و حرفتے کہ اصلا ساقط نمے شود
استاد باید کہ او را بیاموزد و گوید کہ دل چیا
سینہ است بصورت صنوبر لقاست و دو در
دارد یکے بالا دوم پائین و ہر دو در بستہ
شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر جہر میفرماید
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس مے فرمایند و مثل دل ہمچو آئینہ
است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گری
باید کہ آنرا ان ہنر آزموزد و والا آئینہ
را خراب سازد و قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم لکل شئ مصقلۃ و
مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال
دل ہمچو سنگ آہنی است کہ از و آتش
بدر می آید پس چون آہن زدن و کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید والا
بشکند و مقصود حاصل نہ شود الغرض
از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ از حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال
کردند کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

قعود او علی جنوبہم یعنے اللہ تعالےٰ کا
ذکر کرین کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو
آدمی ان تین حال سے خالی نہین یا دل سے یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب ذکر ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہین ہوتی اوستاد
کو چاہئے کہ اوسکو سکھائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائین طرف ہے صنوبر کی صورت اور
اوسکے دو در وازہ ہین ایک اوپر کو لیک نیچے کو
اور دونو در وازہ بند ہین اوپر کا در وازہ کھلنے
کو ذکر جہر فرماتے ہین اور نیچے کے در وازہ کھلنے
کو ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہین اور دل کی
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اوسکو
وہ ہنر سکھائے اور نہین تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ؛ ؛
لکل شیئ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر ا
اللہ تعالیٰ یا دل کی مثال جیسے کی ہے جس سے آگ نکالتے ہین
تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے تو آگ نکلے
اور نہین تو توڑ ڈالے اور مطلب نہ آئے غرضکہ مرشد بغیر
گذارہ نہین چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ
یا رسول اللہ دلنی الی اقرب الطریق
الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا
؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ بعبارۃ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

Marfat.com

لعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم علیک بلازمۃ الذکر فی
الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات
وعلی سمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ
لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ
حتی وصل الی یومنا ھذا پس بگوید او سالکہ مربع
بنشیند بطریقے کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت
یعنے زانگشت پائی راست و انگشتے کہ برابر
وے است زیرا کہ درین گرفتن دو فائدہ
است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل و این
ہر دو مطلوب اند و باینچنین نشیند کہ چنانچہ در
نماز می نشیند و خود پشت بطرف کعبہ کند و
او را پیش خود بنشاند و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ
زیر ناف باید و مد دراز کشد و نفی ماسوی
اللہ تعالیٰ کند کہ نیست ہیچ معبودی و مقصودے
و موجودی مگر حق تعالیٰ مبتدی را ارادہ عوام
بگوید کہ نیست ہیچ معبودے و متوسط را ارادہ
خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے و منتہی
را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علیک بلازمۃ الذکر فی الخلوۃ
فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم
قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا پھر کہا یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت حسن بصریؒ کو یہانتک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا پس کہے
او سے کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ رگ کیماس پکڑلی و انگلیون
سے یعنے داہنے پاؤنکے انگوٹھے اور اوسکے برابر کے
اونگلی سے اسواسطے کہ اس طور پکڑنے مین
دو فائدے ہین ایک خطرونکی نفی دوسرے دلکی
حرارت اور یہ دونو مطلوب ہین اور یا اسطرح بیٹھے
جیسے نماز مین بیٹھتے ہین اور خود کعبہ کی طرف پشت
کرے اور اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہو اور
نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کے ساتھ
اور نفی ماسوی اللہ کی کرے کہ نہین ہے کوئی معبود
و مقصود و موجود مگر حق تعالیٰ مبتدی کو ارادہ
عوام بتائی کہ نہین ہے کوئی معبود اور متوسط کو
ارادہ خاص کہ نہین ہے کوئی مقصود اور منتہی کو
ارادہ اخص الخواص کہ نہین ہے کوئی موجود

Marfat.com

بحدے کہ خود را نیز نفی کند و تا کتف راست
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حق تعالیٰ را
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید
ستدہ الا اللہ را بر دل ضرب شدید کند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو
اثبات می کند و خود را از میان بکشد ؎

یار آمد در میان ما از میان برخاستیم

اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنے کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق
ایشان است و برائی نفی خواطر اثری تمام
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و
برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہرا دیدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ
است در پردہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ
حق تعالیٰ سبب بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

یہانتک کہ اپنی بہی نفی کرے اور دائین مونڈہے
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقتعالیٰ
کو مین نے دل سے نکالدیا اور پس پشت پھینکا پھر
دم نیالے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پالیا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہ ہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے تئین درمیان سے نکالدے ع

یار آمد درمیان ما از میان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنے دل مین ضرور
ہون تا اس وعید مین نہ آجائے کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اوسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہین کے حق مین ہے
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین
حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضیخان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے
آب و گل کے پردے مین اور جو صورت مرشد
کہ خلوت مین نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ تعالیٰ کا ہے بے پردے آب و گل کے
ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

Marfat.com

رانی فقد رای الحق در حق او درست شده است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین

و نیز حضرت میفرمودند که چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند که وصول حق تعالیٰ بدو چیز میشود یکی ذکر دوم گرسنگی باز فرمودند کسیکه ذکر جلی اختیار کند او را بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکه مقدار ربعے از شکم خالی دارد و روغن نخورد تا مغز خشک نشود و خلل و باغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعے پیش آید بذکر خفی که پاس انفاس است مشغول شود و دوام شغل مبتدی ہم بذکر خفی که پاس انفاس است میسر می آید و طریق او آنست که ہر دمے که خارج می شود لا الہ گوید و ہر دمے که داخل میشود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل ست و بسبب آن دل ذاکر میگردد که فردائی قیامت پرسیده خواہد شد که دمہا را کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالیٰ صرف کرده باشد خلاص یابد۔

شعر

ہر یک نفس که میرود از عمر گوہری ست
کاندر خراج ملک دو عالم بود بہا
ہندش کاین خزانه دہی رائگان مباد
آنکه روی بخاک تهیدست و بینوا

رانی فقد رای الحق اسکے حق میں درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بہ بین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان بین

اور یہ بھی فرمائے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالیٰ کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اوسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہو اور دوام شغل مبتدی کو بھی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اوسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اوسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالیٰ میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا۔

شعر

ہر یک نفس که میرود از عمر گوہری ست
کاندر خراج ملک دو عالم بود بہا
ہندش کاین خزانه دہی رائگان مباد
آنکه روی بخاک تهیدست و بینوا

Marfat.com

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور بدو دادند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء حقا مشرف گردانیدند از ہر کہ ذکر سلب کردند بدرستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالیٰ تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن گمارند و یا دفع بلیہ خواہند و دل بران گمارند آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال اللہ تعالیٰ واذکر ربک اذا نسیت یعنے یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ سرمہ عبادتہاست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی تر از و نیست کما قال المشایخ رحمہم اللہ فی مخالفۃ النفس رأس العبادۃ و موافقۃ النفس اساس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دار نیست
از نجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن نکند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان آن نکند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین بد آن نکند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اوسکو منشور ولایت ملگیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء حقا سے مشرف ہوگیا اور جس سے توفیق ذکر کی سلب کرلے بیشک اوسی مقام ولایت سے معزول کیا ایسا ذکر کے باب مین فرمایا ہی کہ ذکر خدا تعالیٰ مریدونکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرین یا دفع بلا چاہین اور اوسطرف دل لگائین دشمن ہلاک ہوجائیگا اور دفع بلا ہوجائیگی قال اللہ تعالیٰ واذکر ربک اذا نسیت یعنے یاد کر اپنے پروردگار کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس کی فراموشی اوسکی مخالفت مین ہی چاہئے کہ اپنے نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتونکی سردار ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اوس سے زیادہ قوی نہین ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و موافقۃ النفس راس الکفر **شعر**

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دار نیست
اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیے مل کر بکریونمین ایسا نقصان نہین کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے اور سو ہزار شیطان ایسا نہین کرتے جیسا ایک برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار بری ہمنشین ایسا نہین کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم مین

Marfat.com

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ہی الصنم الاکبر ہمہ بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز
بر درگہ دل زدیو غوغا است ہنوز

قال اللہ تعالیٰ فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے یاد کنید خدائے عزوجل را یاد کردنی بسیار پس یکے از خصائص ذکر آنست کہ ہیچ وقتی منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور است نقل است از حضرت بندگی شیخ عبداللہ قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ اوائل ذکر چہار دوازدہ سال گفتم از شام تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتم در ہیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم کمتر از سہ ختم نمیکردم و چون نماز می گذاردم کمتر از ہزار رکعت نگذاردم و چون دعوات اسمار میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما ثمرہ کہ در ذکر دیدم در ہیچ از نہاندیدم و می باید کہ ذاکر از گناہان توبہ کند تا بزبان و دل آلودہ نام حق تعالیٰ نگیرد زیرا کہ وحی کردہ شد سوئے موسیٰ کہ بگو گنہگاران امت خود را کہ یاد کنید شما مرا بہ آلودگی پس بدرستیکہ من سوگند خوردہ ام بر ذات خود

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ہی الصنم الاکبر اسی معنی مین کسی بزرگ نے یہی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیدا است ہنوز
بر درگہ دل زدیو غوغا است ہنوز

فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اسکو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص مین سے ہے یہ بہی کہ کسی وقت منع نہین بلکہ سب وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی شیخ عبداللہ قدس سرہ العزیز سے کہ مجہسے فرمایا کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر چہار یا ان سہ برس صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کہا مینے جو فائدہ مینے ذکر مین پایا وہ کسی عبادت مین نہین پایا جب مین ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑہتا تھا ہزار رکعت سے کم نہین پڑہتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکھ بار سے کم نکرتا تھا مگر جو ثمرہ و فائدہ ذکر مین دیکہا ایسا اور نہین کسی مین نہ دیکہا اور چاہئے کہ ذاکر گناہون سے توبہ کرے تاکہ زبان اور دل آلودہ سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے اس لئے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگارون سے کہو کہ مجہے آلودگی سے نہ یاد کرین عین نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

Marfat.com

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من اورا بہ لعنت پس چون گناہگاران
یاد کنند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم
گفت ابو یزید رحمۃ اللہ تعالےٰ روزے
مر یاران خود را یا قیامندم امشب تا صبح
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس
قدرت نیافتم بدو گفتہ شد چرا گفت بایزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تر است از کسیکہ
یاد میکند اللہ تعالےٰ را و حال آنکہ او موصوف
باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی
العوارف **شعر**

ہزار بار بشستم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ مراقبہ فرمایند بگویند کہ مراقبہ مشتق از
رقیب است بمعنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسبانے
دل کند غیر حق را در دل ماند اہ **رباعی**

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را زود ران
این ریاضت سالکان را فرض دان

کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے مین اوسکو
لعنت سے یاد کرون تو جو گناہگار مجھے غفلت
سے یاد کرینگے مین اونکو لعنت سے یاد
کرون گا یہ وعیدہے اون گناہگارون کے
حق مین جو غافل نہین تو کیا حال ہوگا اونکا جو
غافل بھی ہون اور گناہگار بھی ہون کذا فی
احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک روز اپنے یارون سے کہا کہ آج شب کو
مین نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہون مگر مجھے قدرت نہوئی یارون نے
کہا کیون کہا مینے لڑکپن مین تو ایک کلمہ کہا تہا وہ یاد
آگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے نہ
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس
شخص سے جو اللہ تعالےٰ کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف ۔ **شعر**

ہزار بار بشستم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ اوسے مراقبہ فرمائین اوس سے کہین کہ مراقبہ
مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنے نگہبان ہے یعنی
دل کی پاسبانی کرے کہ دلمین غیر حق کو جانے نہ دے **رباعی**

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را زود ران
این ریاضت سالکان را فرض دان

Marfat.com

پس بدل باندیشد اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی ہمیشہ
حق تعالی را باخود و خود را باحق تعالی داند
جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالی وفی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہای
شما ست پس چرا کمی بینید چہ حق تعالے
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال اللہ تعالے الا انہ بکل
شی محیط یعنی داناو آگاہ باش بدرستیکہ
آن حق تعالی ہر شے محیط است چنانچہ
احاطت روح باجسد کہ ہیچ جزوے از اجزای
جسد نیست کہ روح باآن نیست باآن
بہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است ونہ داخل فائدہ چون خواہد کہ
اربعین بنشیند باید کہ چون پای راست
درون حجرہ بنہد تعوذ و تسمیہ بگوید و
وقل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
پائے چپ درون حجرہ بنہد و بگوید انت
ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما کنت
لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم
ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم
امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا
انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت
خیر الوارثین

پس دل مین خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی
اللہ معی ہمیشہ حق تعالی کو ساتھہ اپنے اور اپنے تئین ساتھ
حق تعالی کے جانے جدائی خدا سے محال ہی قال اللہ تعالی
وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلون مین ہی کیون نہین دیکھتے
اسلئے کہ حق تعالی لطیف مطلق ہی جسقدر لطافت زیادہ اسی قدر احاطت
زیادہ قال اللہ تعالی الا انہ بکل شی محیط یعنی
اگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالی ہر شے کا محیط ہی
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھہ ہی کہ جسم کا
کا کوئی جزو ایسا نہین کہ روح ساتھہ اوس کے
نہین ہے باوجود اس کے نہ متصل ہی نہ منفصل
ہی نہ خارج ہی نہ داخل ہے۔

فائدہ۔ جب چاہے کہ چلہ مین
بیٹھے چاہیئے کہ جب دایان پائون حجرہ
مین رکھے اعوذ اور بسم اللہ کہے اور قل
اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑہی
پھر بایان پائون حجرہ مین رکھے۔
اور کہے انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوۃ والسلام
وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی
شغفی واجذبنی بجلالک وجمالک واجعلنی
من المخلصین اللہم امح نفسی بجذبات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا و
انت خیر
الوارثین

Marfat.com

پس در مصلی پایستد مستقبل قبلہ بست و یک بار انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند پس دو رکعت نماز اجلا لا اللہ تعالے بگزارد در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد فراغ سر بسجدہ نہد واین دعا بخواند اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللھم انی اعوذ بک من سخطک واسألک رضاک اللھم انی اعوذ بک من سخطک واسألک رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الہ الا اللہ پس دوگانہ ہائے مذکورین بگزارد و یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ باشند والا برائے سلامتی ایشان بگزارد و چہار رکعت بیک سلام ہمچنین بگزارد و در ہر رکعتے بعد از فاتحہ پنجاہ بار سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا در پناہ حق تعالے محفوظ ماند و پانصد بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر نفی و اثبات بارادہ خاص اخلاص یعنی لا موجود مشغول شود دگاہ بذکر اسم ذات با ملاحظہ ومفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو رو بقبلہ اکیس بار پڑھے انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین پھر دو رکعت نماز اجلا اللہ تعالی پڑھے پہلی رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے بعد آمن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ میں جائے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللھم انی اعوذ بک من سخطک واسألک رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الہ الا اللہ پھر دوگانہ جنکا ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ ماں باپ کی روح کو جو وفات پا گئے ہوں پڑھے اور نہیں تو اون کی سلامتی کے واسطے پڑھے اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۂ اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے تاکہ خدا تعالے کی پناہ میں رہے اور پانسو بار یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی واثبات ساتھ ارادہ خاص اخلاص یعنے لا موجود کے مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور —

Marfat.com

دواسطہ مشغول ماند وچنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی
واثبات خالی نماند بحدیکہ درحال وضو واکل
در تصور آن باشد مہتر موسی علیہ السلام بحضرت
عزت جل جلالہ مناجات کرد کہ الٰہی بہمہ اوقات
یاد کردن مے توانم مگر دو وقت یکی در پاخانہ
دوم درحالت جنابت فرمان شد۔ اذکرنی
فی کل حال یعنی یاد کن مرا در ہر حالے پس
درین وقت ہم از تصور خالی نباشد کما قالت
عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ
یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دویم
بزبان واول اعلے است وبہمین مراد ست
بحدیث وقولہ تعالے اذکروا اللہ ذکرا
کثیرا وآن آن است کہ فراموش
نکند خدائے تعالی را در ہیچ حالے وبود مربی
را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب کامل
ازین دو نوع گردر حالت جنابت دخول
خلا پس بداند کہ آن حضرت اقتصار
میکرد دران دو حال بنوع آنکہ نیست
اثر دران مر جنابت را یعنی
بدل یاد میکرد دہم
ازین جہت۔
وقتیکہ بیرون مے
آمدی از خلا
مے گفتی غفرانک پس حالت خلا ہمین۔

واسطے کے مشغول رہے چنانچہ ایک لحظہ ذکر
نفی واثبات سے خالی نہ رہے یہاں تک کہ
وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس
کے تصور مین رہے مہتر موسی علیہ السلام
نے حضرت عزت جل جلالہ مین مناجات کی
کہ الٰہی مین سب وقت تجھکو یاد کر سکتا ہون
مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک
جب مسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل
حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال مین تو اس وقت
بھی تصور سے خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کان النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیانہ
یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلی ہے اور حدیث شریف مین بھی اسی
سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے اذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے کہ فراموش
نہ کرے خدا تعالے کو کسی حال مین اور حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونون قسم
مین کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اوس
وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر جس
مین جنابت کو دخل ہی نہین یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلا سے باہر آتے
تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا مین بھی

Marfat.com

فکر دخیال شکستگی خود و پاکی حق تعالے
کافی ست واین عین ذکر ست

بدانکہ ذکر برای کشف قبور اول چون در مقبرہ
در آید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند
اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند
و در دوم اخلاص والا در ہر رکعت پنج بار
اخلاص بخواند و بعدہ قبلہ را پشت دادہ
بنشیند و یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سور ہنگام
وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورہ ملک
وغیر ذلک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ
بار سورہ اخلاص بخواند و ختم کند و تکبیر گوید
و بعدہ ہفت کرت طواف کند و دران
تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند بعد ظرف
پایان رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روی
میت بنشیند بگوید یارب بست و یکبار
و بعدہ اول طرف آسمان بگوید یاروح در
دل ضرب کند یاروح الروح مادام کہ۔
انشراح بابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالیٰ کشف
قبور و کشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ
سرہم کہ از بعضے اولاد شیخ نظام رفلی رحمۃ اللہ علیہ است کہ چون ہمہ پیش آید
مرد باوضو کردہ صف زدہ رو بقبلہ بنشیند اول دو مرتبہ درود بخوانند
بعد ازاں صد و شصت بار این کلمہ لا ملجا ولا منجی من اللہ الا الیہ بخوانند
پس از ان صد و شصت مرتبہ سورہ الم نشرح خوانند پس باز دعا
مذکور صد و شصت بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود خواندہ ختم تمام
کنند و بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند

ذکر برای کشف قبور وقت زیارت خواندہ یا خواندن سورہ ملک و غیرہ

ذکر خیال کہ شکستگی و سودگی اپنی اور پاکی
حق تعالیٰ کے کافی ہے اور یہہ عین ذکر ہے

ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف
قبور کے واسطے اول جب قبر مین جائے
دوگانہ اُن بزرگ کی روح کے واسطے پڑھے
اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت مین پڑھے
اور دوسری مین سورہ اخلاص اور ہمیشہ
تو ہر رکعت مین پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے
اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتین جو زیارت
کے وقت پڑھتے ہین جیسے سورہ ملک وغیر ذلک بعد
قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص
پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعد ساتھ دفعہ
طواف کرے اور آسمین تکبیر پڑھے اور شروع
دائین طرف سے کرے پھر پانو کی طرف رخسارہ رکھے
اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب
اکیس دفعہ بعدہ اول طرف آسمان کے کہے یاروح
اور دلمین ضرب کرے یاروح الروح جب
تک کہ انشراح پائی یہہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالے
کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا بیان
طریقہ سہروردیہ: طریق تمام ہندوستان مین مخدوم
بہاؤ الدین زکریا کی جہت سے شایع ہوا ہے اور
خراسان مین شیخ نجیب الدین بزغش کی جہت سے اور اس
فقیر کو دونون شیخون سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو

Marfat.com

بهر یکے از ین شعبها ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود ست شیخ عبدالرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمت اللہ الاکبر آبادی عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالغفور عن السید
عبدالوهاب البخاری عن السید صدرالدین
راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم
جهانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیہ الشیخ صدرالدین عن ابیہ الشیخ
بهاؤالدین زکریا عن شیخ الشیوخ شهاب الدین
عمر سهروردی وایضاً این فقیر خرقہ از دست
شیخ ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوهاب
الشعراوی وهو لبسها من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری وارخی له العذبة
بلباسه لها من ید الشهاب احمد من الفقیه علی
ابن محمد المیاطی الشهیر بالزلیانی بلباسها
من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیه بلباسه لها من ید الشیخ
نورالدین عبدالرحمن المصری بلباسها من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسها
من الشیخین حسام الدین الشمشیری ونجم الدین
الاصفهانی بلباسهما عن الشیخ نورالدین عبدالصمد
النطنزی بلباسها عن الشیخ نجیب الدین
علی بن برغش بلباسه لها ؛

اپنی والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے اون کو
شیخ عظمت اللہ اکبرابادی سے اُن کو اپنے
والد سے اُنکے دادا شیخ عبدالغفور سے اُن کو
سید عبدالوہاب بخاری سے ان کو سید صدرالدین
راجو قتال سے انکو اپنے بھائی سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو
شیخ رکن الدین ابوالفتح سے انکو اپنے والد شیخ صدرالدین سے انکو اپنے والد
شیخ بہاؤالدین زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
سے اور **ایضاً** اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی کے
ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے اور انہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں
نے اپنے والد اُن کے دادا شیخ عبدالوہاب شعرانی
سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد الانصاری کے وارخی له
العذبة بلباسه لها شہاب احمد کے ہاتھ
سے فقیہ علی بن محمد میاطی عرف زلیانی سے
انہوں نے ہاتھ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ
نورالدین عبدالرحمن مصری سے انہوں نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے
اور انہوں شیخ حسام الدین شمشیری
اور نجم الدین اصفہانی کے بسبب پہننے
شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی کے
اور انہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن
برغش سے
انہوں نے

Marfat.com

من المعارف بالله الشيخ شهاب الدين
عمر السهروردي روّح الله روحه وارواحهم
ورحمنا بهم فقد حصل لها وجه ثالث في
الخرقة السهروردية والله اعلم والشيخ
عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي
له جهتان احداهما انه لبس الخرقة عن عمه
القاضي وجيه الدين عمر بن محمد المعروف بعمويه
بلباسه لها من والده المعمر محمد عمويه بن عبد الله
سعد ومن الشيخ اخي فرج الزنجاني يداً حدهما
مشاركة للاخر بلباس ابيه من الشيخ احمد
الاسود الدينوري بلباسه من الممشاد الدينوري
وبلباس اخو الفرج الزنجاني لها عن ابي العباس
النهاوندي بلباسه من ابي عبد الله محمد
بن خفيف الشيرازي بلباسه من ابي محمد
رويم بن احمد البغدادي بلباسهما عن ممشاد
ورويم من سيد الطائفة ابي القاسم الجنيد
البغدادي والثانية انه اخذ التلقين عن عمه
ابي نجيب السهروردي عن الشيخ احمد
الغزالي عن الشيخ ابي بكر النساج عن الشيخ
ابي القاسم الكرگاني عن الشيخ ابي العثمان
المغربي عن ابي علي الكاتب عن ابي علي
الرودباري عن ابي القاسم الجنيد
البغدادي في النفحات نقلا عن الفرغاني
شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين سهروردي
نسبت خرقه را تا ابو القاسم جنيد پيش اثبات نكرده است

عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی روح اللہ
روحہ وارواحہم ورحمنا بہم پس تحقیق حاصل ہوئی
خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم۔ اور
شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے
لئے دو جہتیں ہین ایک تو اونھون نے پہنا خرقہ
اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ
سے اونھون نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبد اللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونون کے
ہاتھ مشارکت ہین اونھون نے اپنے والد شیخ
احمد اسود دینوری سے اونھون نے ممشاد دینوری
سے اور اخو الفرج زنجانی سے اونھون نے ابو العباس
نہاوندی سے اونھون نے ابو عبد اللہ محمد بن خفیف
شیرازی سے اونھون نے ابو محمد رویم بن احمد
بغدادی سے اور رویم نے سید الطائفہ
ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ اونھون
نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے
اونھون نے شیخ احمد غزالی سے اونھون نے
شیخ ابو بکر نساج سے اونھون نے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے اونھون نے شیخ ابو عثمان مغربی سے
اونھون نے ابو علی کاتب سے اونھون نے
ابو علی رودباری سے اونھون نے ابو القاسم
جنید بغدادی سے نفحات مین فرغانی سے
نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے
نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہے آگے انہین کی

Marfat.com

واز جنید تا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ
مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است
کہ نسبت خرقہ ہا متصل است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحدیث درست متصل مفیض انتہے اقول والحق
ما قالہ السہروردی واین فقیر اوراد واشغال
واعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد در ضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن
ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب
الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن
التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ
القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر
السہروردی در ضمن وصایاے قدسیہ
رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی شیخ زین الدین۔ دمیاط بکسر الدال
المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون
المیم وتخفیف التحتیۃ بلد مشہور بمصر
کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ
من الاکراد۔ نطنزی بفتح نون و
طاے
مہملۃ

اور جنید سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہین
دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب
تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
متصل مفیض سے انتہی مین کہتا ہون حق
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس
فقیر نے درود وظیفہ وشغل واعمال طریقہ سہروردیہ
کے اخذ کئے ضمن مین عوارف المعارف کے
شیخ ابو طاہر سے اونھون نے اپنے والد شیخ
ابراہیم کردی سے اونھون نے احمد قشاشی
سے اونھون نے احمد شناوی سے اونھون
نے اپنے والد اون کے دادا سے شیخ
عبد الوہاب شعراوی سے اونھون نے زین
زکریا سے اونھون نے حافظ شہاب الدین احمد
بن حجر عسقلانی سے اونھون نے ابو الحسن
بن ابو المجد دمشقی سے اونھون نے تقی سلیمان
بن حمزہ مقدسی سے اونھون نے شیخ پیشوا
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا
قدسیہ کے ضمن مین رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
دال مہملہ اور بعضون نے کہا ذال معجمہ اور
سکون میم اور تخفیف یای تحتیہ ایک شہر مشہور ہے
گواران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون
مین سے نطنزی بفتح نون وطائے مہملہ

Marfat.com

وسکون نون وکسر زاے معجمہ بزغش بضم یاے موحدہ وسکون زاے معجمہ و ضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم میم مشدّدہ وسکون واو وتشدید یاے تحتیہ کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر نظر تخفیف الیاء التحتیہ مثل اھویہ ومدیہ و غیرہما اخی فرج بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زاے معجمہ وسکون نون و فتح جیم والف ونون مکسورہ ویاے نسبت ولفحات ابو العباس نہاوندی راشاگرد جعفر خلدی گفتہ است ووی شاگرد جنید بغدادی است خلد بضم الخاء محلہ بغداد قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب الوصایا القدسی ومنہا انہم یوزعون الاوقات ویصرفون کل وقت بما ھو اللائق بہ فاذا اطلع الصبح الصادق ینبغی ان یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللھم انی اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

وسکون وکسر زای معجمہ بزغش بضم یای موحدہ وسکون زای معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم میم مشدّدہ وسکون واو وتشدید یای تحتیہ ایسا کہا ہے ملا عبد الغفور نے اور اس مین کلام ہے بلکہ ظاہر تخفیف یای تحتیہ کے ہی مانند اھویہ ومدیہ وغیرہما کے اخی فرج بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زای معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون مکسورہ ویای نسبت اور نفحات مین ابو العباس نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکہا ہے اور وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہین خلد بضم خای معجمہ ایک محلہ ہی بغداد مین کہا ہے شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا ر قدسی مین ومنہا العصم یعنی وہ اپنی اوقات کو ضبط کرتے ہین اور صرف کرتے ہین ہر وقت اپنا جو اسوقت کے لایق ہو تو صبح صادق طلوع ہوتی ہی چاہیئے کہ تجدید کری شہادت کی اور کہین اللھم انی اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لاشریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اللھم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ اولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

Marfat.com

افقرمنی اللھم لاتشمت بی عدوی ولاتسؤلی صدیقی ولاتجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی ولاتجعل الدنیا اکبرھمی ولامبلغ علمی ولاتسلط علیّ من لایرحمنی اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد وسلم ثم یقول اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر ثلاث مرّاتٍ ثم یقول اللھم لک الحمد حمدا دائما مع دوامک ولک الحمد حمدا خالدا مع خلودک ولک الحمد حمدا لامنتھی لہ بعد علمک ولک الحمد حمدا لامنتھی لہ دون مشیتک ولک الحمد حمدا لاجزاء لقائلہ الارضاک ولک الحمد طرفۃ عند کل عین ونفس کل نفس ولک الحمد حمدا یوافی العمل ویکافی مزیدک ثم یقولوا سبحان اللہ وبحمدہٖ عدد خلقہ ورضاء نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ما تیسر وان وجدوا قرصۃ یقولوا سبحان اللہ وبحمدہٖ اضعاف ما سبحہ ویسبحہ جمیع خلقہ وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعزجلالہ ولا الٰہ الا اللہ اضعاف ما ھللہ ویھللہ جمیع خلقہ وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعزجلالہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اضعاف ما یحمدہٗ ویمجدہٗ جمیع خلقہ وکما یحب

افقرمنی اللھم لاتشمت بی عدوی ولاتسؤلی صدیقی ولاتجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی ولاتجعل الدنیا اکبرھمی ولامبلغ علمی ولاتسلط علیّ من لایرحمنی اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد وسلم پھر کہے اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر تین مرتبہ کہے پھر کہیں اللھم لک الحمد حمدا دائما مع دوامک ولک الحمد حمدا خالدا مع خلودک ولک الحمد حمدا لامنتھی لہ بعد علمک ولک الحمد حمدا لامنتھی لہ دون مشیتک ولک الحمد حمدا لاجزاء لقائلہ الارضاک ولک الحمد طرفۃ عند کل عین ونفس کل نفس ولک الحمد حمدا یوافی العمل ویکافی مزیدک پھر کہے سبحان اللہ وبحمدہٖ عدد خلقہ ورضاء نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ جو میسر ہو کہے جو موقع پائیں کہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ اضعاف ما سبحہ ویسبحہ جمیع خلقہ وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعزجلالہ ولا الٰہ الا اللہ اضعاف ما ھللہ ویھللہ جمیع خلقہ وکما یحب ربنا ویرضی وکما ینبغی لکرم وجہ ربنا وعزجلالہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اضعاف ما یحمدہٗ ویمجدہٗ جمیع خلقہ وکما یحب

Marfat.com

فیتخلل اعضاء البدن بتاثیر الذکر
وتتاش النفس بنار الذکر ونورہ وکما
قلنا ان نارہ تخلی ونورہ تحلی ؛
یتبدل ظلمات النفس بالانوار وتنزول
عنہا الاخلاق المذمومۃ ویتحلی
بالاخلاق المحمودۃ فیتخلص القلب
من ظلمات النفس ویزداد القلب
نورا علی نور فیستعد بفیضان
انوار صفات الرب تعالٰی
وعلی قدر الملازمۃ تظہر
النتیجہ وسیجیء مزید بیان الذکر
وانوارہ واحوال تقلبات القلب
واٰثار تغیراتہ ان شاء اللہ تعالٰی
وینبغی ان یحضر النفس علی
القلب و یجعل ہواء الا اللہ دائرۃ
یطبقہا علی دائرۃ القلب بالقوۃ و
یکون جانب الاثبات اکثر ملاحظۃ
من جانب النفی وینوی المبتدی
بکلمۃ لا الہ الا اللہ لا معبود
غیر اللہ والمتوسط بینی لا مطلوب
ولا مراد ولا مقصود الا اللہ
واذا وجد فی القلب محبۃ مخلوق
ممن لیس وساطۃ بینہ وبین اللہ تعالٰی
بینی لا محبوب الا اللہ وینبغی ان یکون صادقا
فی المعانی الثلاثۃ فی النفی والاثبات

کئے ہوئے ہی پس تحلیل ہوتے ہین اعضا بدن
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس
کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہین نفس
کی ظلمتین انوار سے اور بری عادتین زایل
ہوجاتی ہین اور آراستہ ہوجاتا ہے اچھے
اخلاق سے تو خلاص ہوجاتا ہے قلب ظلمات
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
پس مستعد ہوجاتا ہے فیضان انوار کا صفات
الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور
اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالی اور چاہیے کہ حاضر کرے نفس
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہاکو
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
ہوجائے قوت سے اور اثبات کی جانب
ملاحظہ زیادہ ہو نفی کی جانب کے ملاحظہ سے
اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے
لا مطلوب یا د لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور
جسوقت اپنے دل مین مخلوق کی محبت پائے
جو اللہ اور اسکے درمیان مین واسطہ نہو تو
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیے کہ سچا
ہو تینون معنی مین یعنی نفی اور اثبات کے

Marfat.com

تخلص بهمته نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتهيات و
المستلذات التى هى المعبودات الباطلة
ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى الكشف فات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومَنْ التفت اليها وكان مقصدًا
ومطمح نظره فى ذكره تلك فهو مدرج
فيما بين المكورين بل ان وقعت بلا طلبه
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك فى بستان
وقال طيورا شجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولى الله فان لم يفطن
انه مكر به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفس والمريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانية
المودعة فى ملازمة ذكر لا اله الا الله وتمكنت
تلك الانوار على صفحات الكائنات
من جميع الاقطار يرى الذاكر ان هذه
الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هى مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود للحق الواجب الازلى الابدى

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور شبہات اور مستلذات سے بچے کہ
یہی ہین معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش
کی قسم سے ہین اور جس نے ان کی طرف التفات
کیا اور اسکو مدنظر ذکر مین اور اوسکا مقصد ذکر کے
بھی ہو تو وہ ممکورین مین درج ہے بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب اُسکے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ مین جائے اور درختون کے پرندا وس باغ
مین اپنی زبان مین کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ
تو اگر وہ نجانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق یہ اُس کے
ساتھ مکر ہے اور اوسے شعور نہین اور سب مرشد
مریدونکو نفرت دلاتے رہے ہین کرامات عیانیہ
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون کا
حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر مین
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہین
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو
دیکھتا ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہین ان کی
حقیقت نہین یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبیہ ہین اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے ۔ تو

Marfat.com

فح به يقول لا اله الا الله وينوى لا
موجود الا الله اى الوجود الحقيقى لا يزال
يكرر لا اله الا الله بهذا المعنى حتى يضمحل
جميع ظلمات الكائنات فى نظر شهوده و
يظهر نور التوحيد وههنا مزال الاقدام
تنبئين من بعد ان شاء الله تعالى وبعض الذاكرين
فهموا من قول المشايخ يحصر النفس على القلب
لوصول اثر حرارة النفس الى القلب ان لا يتنفس
الذاكر ويضبط نفسه حتى بعضهم يعدون ملك الانفاس كم اضبطت
فقد توهموا ذالك وليس المراد من حصر
النفس ما توهموا بل ذالك صفة الهنود
من الجوكية المرتاضين ولهم فيها مقاصد
دنيوية فيحترز السالك من ذالك ويفعل
بما قلنا ويخلى النفس بروح ويجيئ بلا اعتداد
به ثم المبتدى لا يقدر على ملاحظة
معنى الاحسان مع ملاحظة معنى الذكر
فيحصر بالبال اولا معنى الذكر ويكرر
على قلبه مرارا حتى اذا اثر معنى الذكر
فى القلب فح يلاحظه معنى الاحسان
يذكر كانه يراه ثم اذا برق بارق
من سحاب الكرم ولمع من ضياء الشمس
الغيب يتوجه بسره للمشاهدة
من غير تحديق النظر اليه بل بطرق
اجلالا وتعظيما ونعم ما قال بعض
المشاهدين استباقه فاذا بدا

اس حال مین کہے لا الہ الا اللہ اور نیت
کرے لا موجود الا اللہ یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جائے سب ظلمات
کائنات کے اوس کی نظر شہود مین اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہان پانون پہلسنے
کی جاتی ہے سو انشاء اللہ بعد مین بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہہ سمجھے ہین مشایخ
کے اس قول سے کہ حضرت نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کے طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہانتک کہ بعضے
گہنے مین سانس کتنے ضبط ہوئے
سو یہہ اونکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہین
جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہہ تو ہندؤنکا جوگیونکا کام
جو ریاضت کرتے ہین اونکی اسمین دنیا کی مقصد
ہین سالک کو چاہئے اس سے احتراز کرے اور
وہی کرے جو ہمنے کہا ہے اور سانس کو چہوڑ دے
راحت مین اور شمار نکرے پہر مبتدی قدرت نہین
رکہتا کہ ملاحظہ کرے معنے احسان کے ساتہہ
ملاحظہ معنے ذکر کے پس خیال کرے دلمین اول
معنے ذکر کے اور اوسے بار بار دلمین گذاری یہانتک
کہ جب اثر کر جائے معنے ذکر کے قلب مین تو اسوقت ملاحظہ
کرے معنی احسان کے ذکر کرے کانہ یراہ پہر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعین ہون

Marfat.com

اطرقته جل له من اجلاله فذكره في
ذالك الوقت المشاهدة وقد قال
سبحانه اذا رأيتني فلا تذكرني واذا لم
ترني فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا المقام
مقام بسط هذه المعنى وكانت موعودة
لما يجيء بعد انشاء الله تعالى ولكن الكلام
يجر الكلام ثم اذا ذكر ذكرا كثيرا وارتفعت
الشمس قدر رمح او رمحين وحصل له الكلال
يترك الذكر فيراقب المذكور ويلاحظه
اولا نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات
وجوده ويجعل ذاته محاطا بنظره تعالى
فانه في الجهة والله سبحانه منزه عن
الجهة فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
عن جميع جوانبه يصغر وجوده و
كلما يصغر وجوده يبيعه ذالك النظر
وهو يفر الى جواد حتى لا يبقى له مفر
وان الى ربك يومئذ مستقر ثم
اذا ارتفعت الجسمية وتلاشت
الجهات يلاحظه . . .

. . . . . .

اوسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ
سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے
اور کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالون نے
کہ مین اوسکا مشتاق تہا جب وہ ظاہر ہوا مین نے
سر جھکا لیا اوسکے جلال سے اوسکی تعظیم کے
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالے نے
جب تو مجھے دیکھے تو مرا ذکر نکر اور جب نہ دیکھے
تو میری نام سے جدا نہو اور یہ مقام ان باتونکے
ذکر کا نہ تہا انکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنے کا
انشاء اللہ لیکن بات مین بات نکل آتی ہے پہر جب اوسنے
ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہوا بقدر ایک نیزہ کے
یا دو نیزہ کے اور اُسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو
اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اللہ
تعالے کی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرف
اور اپنے تئین اللہ تعالے کی نظر مین احاطہ کئے ہوئے
جانے کیونکہ یہ جہت مین ہے اور اللہ تعالی جہت سے منزہ ہے
تو ممکن نہین کہ متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کرے نظر
اللہ تعالی کی اوسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود پیچھے ہوگی
اوسکی وہ نظر اور وہ بہاگے گا اوسکے وجود کیطرف یہانتک
کہ اوسکے واسطے باقی نہین رہنے کا کوئی ٹہکانا بہاگنے کا
وان الی ربک یومئذ المستقر پہر جب اوٹھ
جائینگے جسمیت اور نابود و نیست
ہو جائینگے جہتین تو ملاحظہ کرے گا

Marfat.com

قرب الصفات ولا یحتاج الی التکلفات
فعوالم الارواح منزہ عن الجہات
فیدرک قربہ تعالی بالمعنی والصفۃ
ثم یترقی الی ما فوق ذلک ثم اذا تحرک
الخواطر یدعو ہذا الدعاء ✣
اللہم انی اعوذ بک من تفرقۃ القلب
اللہم اجعلنی فارغ القلب مجموع الہم
بحیث لا یخطر فی قلبی سواک یحفظہ
منہم ثم یصلی رکعتی الاشراق یقرأ فی الاولی
بعد الفاتحۃ اللہ نور السموات والارض الی
بکل شیٔ علیم وفی الثانیۃ اذن اللہ ان ترفع
الی بغیر حساب ثم یذکر مرات ویدعو
ثم یشتغل بقرءۃ القرآن بالتامل والاتعاظ
والترتیل والاحتفاظ کانہ یقرء علی اللہ او
کان اللہ یتکلم مع حاضر القلب داعیا
مصغیا متادبا منخشعا ویقرأ مقدار
حزب او حزبین ولا یکون فی قید الاکثار
بل فی قید الاتعاظ والاعتبار فرب
قاری القرآن والقرآن
یلعنہ لانہ لا یصحح الحروف
ولا یراعی الوقوف
ولا یتعظ بمواعظ
ولا یتفکر
فی امثالہ
ومزاجرہ

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے
تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالی کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللہم انی اعوذ بک من تفرقۃ القلب اللہم
اجعلنی فارغ القلب مجموع الہم بحیث
لا یخطر فی قلبی سواک پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
اللہ نور السموات والارض بکل شیٔ علیم
تک اور دوسری میں اذن اللہ ان ترفع بغیر
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالے کے آگے
پڑھ رہا ہے اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے
دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے
ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلیے کہ وہ حروف
صحیح نہیں کرتے اور نہ وقفوں کی رعایت کرتے ہیں اور نہ
عبرت پکڑتے ہیں اور نہ اسکی مثلوں میں اور زجروں میں

Marfat.com

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوٰة الضحى ركعتين او اربعا يقرأ فيهما بعد الفاتحة و والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما و السورتين قبلهما والشمس والليل و يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا اليه للتعليم يخلص النية وتخلص من شوائب النفس ويعلم الله من العلوم التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه وان كان ذكيا قابلا لا استخراج من الكتاب و السنة من الاصطلاحات **ايضا** قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي تقدمت وبالوصف الذي ذكر وراعى الادب كما ذكرنا ينام قيلولة عونا على قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ وصلى ركعتين شكرا لله تعالى ويشتغل بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

فارغ کرتے ہین پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت پڑھے دو یا چار رکعتین ان مین الحمد کے بعد والضحی والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتین جو اون سے پہلے ہین والشمس اور واللیل پڑھے الحمد کے بعد اور جسقدر پر بس کرے جو لوگ اوس سے حاجت رکھتے ہون علم پڑھنے کی نیت خالص کرے اور نفس کی آسودگیون سے پاک ہو اور اللہ کے واسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی اور جو ہو ذکی قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحین نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوایدہ نہو۔ کہ اپنے ہمسرون پر فخر کرے اور اس سے بادشاہ کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان و الخسران۔ پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اوس نیت سے اور اس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو رہے قیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد ملے پھر جب جاگے اوٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتین شکر اللہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہان تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب ڈھل ہو چار رکعتین نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ۔ شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون مین پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک سپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہو تو ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی پھر پڑھے

Marfat.com

سنة الظهر اربعا ثم يصلى الفرض بالجماعة ثم يصلى السنة ركعتين ثم يصلى ركعتين اخريين ثم اذا كان له مهم معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به الى العصر ثم يصلى سنة العصر اربع ركعات ثم يصلى الفرض مع الجماعة ثم يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت الغروب وان فرغ والشمس بعد ما غربت يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلى المغرب بالجماعة ويصلى ركعتي السنة ثم يصلى ركعتين لبقاء الايمان يقرء في كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسي مرة وقل هو الله احد وللمعوذتين كل واحد مرة ثم اذا سلم يصلي على النبي صلى الله عليه واله وسلم عشر مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم اني استودعك ديني فاحفظه علي في حيوتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته الله تعالى على الايمان ويامنه من النزاع والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل فيما بين العشائين بالمطالعة او التكرار ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه يكدر القلب ويذهب فضيلة الوقت

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کے ساتھ۔ پھر دو رکعتین سنت پڑھے۔ پھر دو رکعتین نفل پڑھے۔ پھر جو اوس کو کاروبار معاش کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو اوس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر چار سنتین عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار مین سے پڑھے پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر کر چکے ہین غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتین پڑھے پھر دو رکعتین لبقائے ایمان کے واسطے پڑھے انمین ایک کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونون مین اور قل ہو اللہ اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونو رکعتون مین پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف پھر دعا مانگے تین بار یہ دعا مانگے اللھم انی استودعك ديني فاحفظه علي في حيوتي وعند وفاتي وبعد مماتي تاکہ ثابت رکھے اوس کے تئین اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن مین رکھے خاتمی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے پھر جب کہ طالب علم ہو تو مطالعہ مین مشغول ہو مغرب سے عشا تک یا تکرار علم مین اور کلام نہ کرے اوسوقت مین کہ اوسوقت مین بات کرنے سے قلب مکدر ہوتا ہے اور تر و تازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

Marfat.com

فلا یصفو الی اٰخر اللیل وکذا فیما بعد العشاء
الاٰخر لا یتکلم البتۃ الا اذا عرض عارض
شرعی فذاک لا یضرہ اذا کان مفتقرا علی
قدر الحاجۃ وان لم یکن طالب العلم
فالاولی لہ الاشتغال بذکر لا الٰہ الا اللہ
علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی ھذا
الوقت یصفی قلبہ عما طرء علیہ من
امور الطبیعۃ فی النہار فیتہیأ بالصفاء
للحضور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی سنۃ
العشاء اربعا ثم یصلی الفرض بالجماعۃ
ثم یصلی اربعا للسنۃ وان شاء رکعتین
ثم اذا عاد الی منزلہ یصلی اربع رکعات
بسلام واحد یقرء بعد الفاتحۃ فی
الاولی اٰیۃ الکرسی وفی الثانیۃ اٰمن الرسول
الی اٰخرہ وفی الثالثۃ اول سورۃ الحدید الی
علیم بذات الصدور وفی الرابعۃ اٰخر
سورۃ الحشر من لو انزلنا ثم یشتغل
بالذکر ویراعی الوظیفۃ علی ما شاھد
اعنی یقرء سورۃ الفاتحۃ ثلاث مرات
ثم یشتغل بالذکر مع الفقراء ان کانوا
والا وحدہ ثم اذا وجد قلبہ الحظ و
مسل النفس یراقب المذکور ثم اذا تحرکت
لخواطر یدعو الدعاء المذکور ویشتغل
بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مائۃ مرۃ ثم یصلی

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ بات کرے مگر
شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اسکو
بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو
اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب
کو صاف کرتا ہے امور طبیعیہ سے جو دن میں
گذرے ہیں تو آمادہ ہو جائے صفا کے ساتھ واسطے
حضور کے جو عمل شب کو کریگا پھر چار سنتیں عشا
کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار
سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے
مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری
میں آمن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں
اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک
اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے
پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کے
جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے
جو ہوں تو نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جسوقت
اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے
پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے۔
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ
درود شریف پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

Marfat.com

علی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل
وعزرائیل وحملة العرش والملائکة
المقربین وعلی جمیع الانبیاء و
المرسلین ثلث مراتٍ علی مارأی
فی مجالس الفقراء ثم یستغفر الله سبعین
مرة یلاحظ فی الاستغفار فتراته وغفلاته
الیومیة او السابقة ثم یدعو ویقرأ شیئا
من القرآن بوالدیه ثم لشیخه ولاستاذه
ثم لاصحابه واخوانه ویروح ارواح المؤمنین
والمؤمنات تکبیرة ثم یصلی علی
النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی
مایری من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم
وکان الفصل شیئا یشتغل بالمطالعة
الی غلبة النوم وان کان سالکا یشتغل
بذکر لا الٰه الا الله الی غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا یدفعه لان لا نه یضره
فی تهجده بنام بنیة العون علی العبادة
والایقاع لحق النفس حاضرا بقلبه ناظرا
الی نظر الله تعالی الیه مستجیبا منه
ان یمد رجلیه بین یدیه عاجلا
نفسه کانها تموت مسلما روحه الی الله
تعالی ممتثلا امره تعالی قم
اللیل الا قلیلا ویقرأ آیة الکرسی وآمن
الرسول وآخر سورة الکهف من ان
الذین آمنوا وعملوا الصالحات

جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء ومرسلین
پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسون مین فقرا
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف مین سے
والدین اور پیر واستاد اور اپنے یارون اور
بھائیون کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کے روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقرا سے پھر جو ہو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو اسکو
دفع نکرے۔ نہین تو تہجد کو ضرر کرے گی۔ سو
رہے نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کے حاضر ہو دل سے اور اسہ
تعالی کی نظر کرنیکو دیکھتا ہوا اور اوس سے
شرماتا ہو کہ اوس کے سامنے پانون پھیلاتا ہے
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اوس کا حکم بجالاتا
ہے کہ قم اللیل الا قلیلا
اور پڑھے آیۃ الکرسی اور۔
آمن الرسول اور آخر سورہ
کہف ان الذین آمنوا وعملوا
الصالحات سے

Marfat.com

ویتشهد ویقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في همته ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا نبهه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفر ويتوضأ ويصلي
ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان بحين
يرى فضل الله تعالى ومنته عليه ان
ايقظه في وقت يقدر على استيفاء حق
التهجد فليبتدي بالتهجد يصلي ركعتين
باية الكرسي وآمن الرسول ثم يسبح مرارا
ويذكر مرارا ويصلي على النبي صلى الله عليه
واله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرأ فيهما سورتي السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر او سورة الحديد او اي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم يصلي
اخريين بسورة طه تماما او بعضا ثم يوتر بسبح اسم
وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد ويجهر
في دعاء القنوت بين قول الحنفية والشافعية
ثم يصلي على النبي صلى الله عليه واله وسلم ثم
يشتغل بالذكر على ما تعلم الى السحر الاول

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمك
اللهم وضعت جنبي وبك ارفعه اللهم
قني عذابك يوم تجمع عبادك اور اس
کے ارادہ میں ہو کہ اوٹھیگا اور کہے اللهم
ايقظني في احب الاوقات اليك
واشغلني بطاعتك فيه پھر جب اوسکو
بیدار کرے اللہ تعالی تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد لله الذي
احيانا بعد ما اماتنا ورد الينا ارواحنا
واليه البعث والنشور - اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے - اور وضو کرے اور دو
رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو رکعتیں پڑھے آیۃ الکرسی اور آمن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور
ذکر کرے کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتیں پڑھے بڑی دو نومیں سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ
یٰسین اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جون سی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے
سورہ ملک اور مزمل پھر اور دو رکعت میں سورہ
طٰہٰ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور قل
یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد جمع کرے دعا
قنوت میں حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو جو جانتا ہے اول تہجد تک

Marfat.com

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو
من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن
الشرقی وهو من احمد الرودباری وهو من
رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من
الشیخ نجم الدین الکبری وایضاً البسها الشیخ
ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
من القشاشی من الشنادی من السید
غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة
المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن
بن مسعود الگاذرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من المحقق
الشریف السید علی الجرجانی وهو من خواجه
علاؤ الدین العطار السمرقندی وهو من خواجه
بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من
الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد
مولانا وهو من الشیخ بابا کمال الحیدری
وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضاً اخذ هذا الفقر الطریقة ولبس الخرقة
عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید
عبد الله عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ
احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی
الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی
عن الشیخ شاه علی بیدا وازی

اور انھوں نے ابو العباس احمد زاہد سے اور انھوں
نے شہاب دمشقی سے اور انھوں نے عبد الرحمن
شرقی سے اور انھوں نے احمد رودباری سے
اور انھوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
جو لالا مشہور ہیں اور انھوں نے محمد بغدادی سے
اور انھوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابو طاہر نے اپنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے اور انھوں نے قشاشی سے اور انھوں نے
شنادی سے اور انھوں نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی
نزیل مدینہ مشرفہ سے اور انھوں نے شیخ تاج الدین
عبد الرحمن بن مسعود گاذرونی سے اور انھوں نے
حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا میں نے
تبرکا محقق شریف سید علی جرجانی سے اور انھوں نے
خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اور انھوں نے
خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اور انھوں نے
شیخ سلطان الدین سے اور انھوں نے شیخ احمد مولانا
سے اور انھوں نے شیخ بابا کمال حیدری سے اور انھوں
نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ
طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
سے اور انھوں نے سید عبد اللہ سے اور انھوں نے
شیخ آدم بنوری سے اور انھوں نے شیخ احمد سرہندی
سے اور انھوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے اور انھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے
اور انھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے اور انھوں نے
شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اور انھوں نے

Marfat.com

عن الشیخ رشید الدین محمد بیداوازی عن
السید عبداللہ برزش آبادی عن الشیخ اسحٰق
الختلانی عن الامیر سید علی الھمدانی ثم
الامیر السید علی الھمدانی اخذ الطریقۃ عن
الشیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ المروقانی
والشیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاھما
عن الشیخ علاؤ الدولہ ولہ لاحمد بن محمد السمنانی عن
الشیخ نور الدین عبدالرحمن الکسرفنی
الاسفرائنی عن الشیخ جمال الدین احمد
الجوزقانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ
المقتدی نجم الحق والدین ابوالجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش لہ
جھتان احداھما انہ صحب ولبس الخرقۃ
تبرکا واخذ الطریقۃ عن الشیخ عمار بن یاسر
عن الشیخ ابی النجیب عبدالقاھر بن عبداللہ
السھروردی عن ابیہ عن عمہ عمر بن محمد
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن الیسار
عن ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید بسندہ
المذکور والثانیۃ انہ صحب ولبس خرقۃ
الاصل واخذ الطریقۃ عن الشیخ اسمٰعیل القصری وھو
من الشیخ محمد بن المالکیل وھو المعروف بخادم الفقراء
وھو من الشیخ ابی العباس بن
ادریس وھو

اوھنوں نے شیخ رشید الدین بیداوازی سے
اوھنوں نے سید عبداللہ برزش آبادی سے
اوھنوں نے شیخ اسحاق ختلانی سے اوھنوں
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ
مروقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے۔ اور ان دونوں نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن
محمد سمنانی سے اوھنوں نے شیخ نور الدین عبدالرحمن
کسرفنی اسفرائنی سے اوھنوں نے شیخ جمال الدین
احمد جوزقانی سے اوھنوں نے شیخ رضی الدین لالا سے
اوھنوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو
دو جہتوں سے ہے۔ ایک تو اوھنوں نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اوھنوں نے شیخ ابو نجیب عبدالقاہر بن
عبداللہ سہروردی سے اوھنوں نے اپنے والد
اُن کے چچا عمر ابن محمد سے اوھنوں نے اپنے والد
محمد بن عویہ سے اوھنوں نے احمد بن الیسار سے
اوھنوں نے ممشاد دینوری سے اوھنوں نے ابوالقاسم
جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ
اوہنوں نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل
کیا شیخ اسمٰعیل قصری سے اوہنوں نے محمد بن مالکیل سے اوہنوں نے
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقراء سے اور اوھنوں نے
شیخ ابوالعباس بن ادریس سے اور اوھنوں نے

Marfat.com

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
هو من الشیخ ابی یعقوب النهرجوری وهو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من
الشیخ عبدالواحد بن زید وهو من الشیخ
کمیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی
الله عنه وقدس الله اسرارهم ورحمنا
بهم امین طاؤسی بسند ابی طاؤس
التابعی المشهور کسرفنی بفتح کاف
وکسر سین مهمله وفا ونون معرب
جوریان بضم جیم وسکون واؤ ورائی
مهمله وبائی عجمیه ابوالجناب بفتح جیم و
تشدید نون وباء موحده خیوقی بکسر
خاء معجمه وسکون یاء تحتیه وفتح واو
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مهمله وکسر رائی مهمله شیخ نجم الدین
کبری خرقه اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیده است مراد بخرقه اصل آنست
که نه از جهت تبرک بوده باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناة تحتیه کاتب حروف گوید در بعض
مانکیل بجای لام یافته میشود دو نهرجوری بفتح
نون وسکون ها وفتح راء مهمله وضم جیم و
سکون واو وکسر راء مهمله ویاء تحتیه سوسی بواو
میان دو سین مهمله اول مضموم وثانی مکسور
منسوب بسوس شهرے ست بمغرب -

شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے اور آنہوں
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور اونہوں
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور آنہوں نے
شیخ عبدالواحد بن زید سے اور آنہوں نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور آنہوں نے سیدنا علی سے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی نسبت طاؤس تابعی مشہور
ہیں کسرفنی بفتح کاف وکسر سین مہملہ وفا ونون
ہے - جوریان بضم جیم وسکون واو ورائے
مہملہ وبائے عجمیہ ہے - ابوالجناب بفتح جیم وتشدید
نون وبائے موحدہ ہے - خیوقی بکسر خائے
معجمہ وسکون یائے تحتیہ وفتح وکسر قاف
ہے قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر
رائے مہملہ ہے شیخ نجم الدین کبریٰ نے خرقہ
اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے نہ ہو محمد بن مالکیل بسکون
لام وکسر کاف وسکون یائے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے - کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخوں
میں مانکیل یعنی نون بجائے لام اول کے لکھا ہوا
ہے - نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح
رائے مہملہ وضم جیم وسکون واو وکسر رائے
مہملہ ویائے تحتیہ ہے سوسی بواو میان دو
سین مہملہ اول مضموم وثانی مکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب میں

Marfat.com

یا شہرے سوس نام کہ در وے قبر دانیال پیغمبر است شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل ست بپیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین علی را کرم اللہ وجہہ و تمام این سلسلہ را ذکر کردہ است قلت والمحققون من اھل الحدیث ینکرون ھذا الاتصال من النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم یزالوا ینسبونہ ابی القاسم الجنید البغدادی ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السید الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ الاکبرابادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز الدھلوی انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز آنست کہ چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز سنت با مداد بگزارد و چون سلام بدہد این تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ انقل است از انحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند کہ در آنوقت کہ بسر اندیپ بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمین قبر ہے دانیال پیغمبر کی شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البرر مین لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے مین کہتا ہون اور محققین اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے ہمیشہ نسبت اس کی کرتے ہین ابو القاسم جنید بغدادی تک اور جو انکے طبقہ مین ہین واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو حضرت والد نے اجازۃ کی سکہا خبر دی مجھکو شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی نے اجازۃ کی اپنے والد انکے دادا شیخ عبد العزیز دہلوی سے کہ اونہون نے فرمایا کہ منقول ہے حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ سے کہ کیفیت اوراد اوقات کے سلسلہ کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز سنت بجا لاوے جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ نقل ہے اُن حضرت سے کہ اپنے منشیات مین لکھا ہے کہ جب مین سر اندیپ مین تھا سلسلے زیارت قدم گاہ

Marfat.com

آدم صفی رفتم چون نزدیک آن قدمگاه رسیدم سحرگاه واقعه عظیم شد که
جمع کثیر از مشایخ کبار بدیدن این درویش آمدند و یکے ازان جمله شیخ
نجم الدین کبری بود قدس سره العزیز درانحالت از شیخ سوال
کردم از اذکار کدام فاضل ترست که بمواظبت
آن قربت بنده بحق میسر شود شیخ فرمود که
در جمله اخبار وارده و احادیث صحیحه نظر کردم آن
عظمتے که درین تسبیح یافتم در هیچکدام نیافتم چون بخود
باز آمدم این حدیث حضرت رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم بخاطر آمد که کلمتان خفیفتان
علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان
الی الرحمن وهما سبحان الله وبحمده سبحان
الله العظیم وبحمده استغفر الله صدق
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
وشیخ محی الدین بن العربی قدس سره
در فتوحات آورده است که هر که بامداد صد بار این
تسبیح بگوید ویرا هیچ گناه نماند واین از وصایای
مشایخ ست که هر که مداومت نماید برکت و
صفائی آنرا مشاهده خواهد کرد چون صد بار بخواند
ایضاً این دعا را که عبد الله بن عباس
رضی الله تعالے عنهما از حضرت رسالت صلی الله
علیه وآله وسلم روایت می کند که میان
سنت و فریضه بامداد بخواند
اللهم انی اسئلك رحمة تا آخر بخواند
بعده فریضه نماز بامداد بگذارد چون سلام
دهد باوراد فتحیه خواندن مشغول شود

آدم صفی علیہ السلام کے گیا جب نزدیک قدمگاہ کے پہونچا صبح کو واقع عظیم
یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشایخ کبار اس درویش کے دیکھنے کو آئے ہین
انمین ایک شیخ نجم الدین کبری بھی تھے قدس اللہ سرہ العزیز مینے اس حال
مین شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل
ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق
تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب
اخبار وارده اور صحیح حدیثون کو مینے غور سے
دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح مین پائی کسی مین نہ
پائی جب مین ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ ۔ کلمتان
خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
حبیبتان الی الرحمن وهما سبحان الله
وبحمده سبحان الله العظیم وبحمده استغفر الله
سچے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ
محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی مین
لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے
اوسکا کوئی گناہ نہ ہے اور یہہ مشایخ کے وصایا
مین سے ہے کہ جو کوئی اسی سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے
اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا
ایضاً اس دعا کو جو عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتون
اور فرضون کے درمیان پڑھے اللهم انی
اسئلك رحمة آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے
جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے مین مشغول ہو

فتحیہ
بیان

Marfat.com

که از تبرکات انفاس نهزار و چهار صد ولی کامل
جمع شده است و فتح هر یک ازان در کلمه بود
است هر که از سر حضور ملازمت نماید برکت
و صفائی آن مشاهده خواهد نمود و از ولایت
هزار و چهار صد ولی نصیب یابد و الله ولی
التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد
گفته شود بتطویل انجامد چرا که آن حضرت در مدت
عمر خود معموره عالم را سه نوبت سیر کرده اند و هزار چهار صد ولی
کامل یافته اند و چهار صد را ازایشان در یک مجلس سلطان
محمد خدائے بنده دیده اند و از هر ولی در وقت
وداع دعائے و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعها را بر جامه خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بے اختیار بر زبان ایشان جاری
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول از
همان حضرت که چون دوازدهم بار بزیارت
کعبه زفتم بمسجد اقصے رسیدم حضرت رسول الله
صلے الله علیه وآله وسلم را واقعه دیدم که بجانب
این درویش می آیند برخاستم پیش رفتم و سلام
بگفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آورد و بمن داد این درویش را فرمود که خذ هذه
الفتحیت یعنی بگیر این فتحیه را چون
از دست مبارک حضرت رسول الله صلے
الله علیه وآله وسلم گرفتم و نظر کردم همین
اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتحیه
نام کرده شد

که ایک هزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع
هوا ہے اور فتح هر ایک کی ان مین سے ایک کلمه
مین هوئی هی جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر
لے اوس کی برکت اور صفائی مشاهده کریگا اور
ایکهزار چار سو ولی کی ولایت سے حصه پائیگا والله
ولی التوفیق اب اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے
بیان کئے جائین تو بہت طول هو جائے اس واسطے
که آن حضرت نے اپنی ساری عمر مین معموره عالم
کی تین مرتبه سیر کی هے اور چودہ سو ولی کامل سے
ملے هین اور ان مین سے چار سو کو ایک مجلس مین
سلطان محمد خدائے بنده نے دیکھا هے اور هر ولی
سے رخصت کے وقت دعا اور رقعه کی التماس کی هے
اور ان رقعونکو اپنے جامے پر مرقع کیا هے اور ان دعاؤنکو اور ذکرونکو
جو بے اختیار انکی زبان پر جاری هوتے تھے جمع کیا هے اور اوراد
هو گیا هے منقول هے اونهین حضرت سے که جب
بارهوین دفعه کعبه شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصی مین پهنچا حضرت رسول الله صلے الله علیه
وآله وسلم کو خواب مین دیکھا که اس درویش
کی طرف تشریف لا رهے هین مین اوٹھا
اور آگے گیا اور سلام کیا آپنے اپنی آستین
مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے
فرمایا که خذ هذا الفتحیه یعنے اس فتحیه کو لے
جب مینے حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله و
سلم کے دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو
یهی اوراد تھے اس اشاره سے انکا فتحیه نام رکھا گیا

فضیلت

مقبولیت بارگاہ نبوت مین

Marfat.com

گرفتم و نظر کردم ہمین اوراد بودند بدین اشارت
اورا فتحیہ نام کردہ شد واللہ الہادی
الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیۃ
بتمامہا و وجدت بخط سیدی الوالد
قدس سرہ ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب خیزد
و وضو تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید و در ہر
رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورۂ اخلاص بعد
از سلام ہزار بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم
بعد ازان ہزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی
بلطفک الخفی بعدہ ہزار بار و یکبار یا بدوم بخواند
و سر بگریبان فرو برد و مراقبہ کند بہ بیند از عالم غیب
چہ چیز مشاہدہ میشود بعد از فراغ دوگانہ بثواب
امیر سید علی ہمدانی بخواند انتہی ❊

فصل

اما طریقہ مدینہ را شعب بسیار است و اشہر آنہا در مغرب شعبہ
مغاربہ است و در حضرموت شعبہ عیدروسیہ است از جہت سید
عبد اللہ عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط ہر یکے واقع شد
اخذ کرد این طریق را از شیخ ابو طاہر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ
عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسی
المغربی عن شیخہ سعید بن ابراہیم
الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ عن الشیخ المحقق
سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی
الوہرانی عن شیخ الاسلام العارف باللہ
سیدی ابراہیم التازی عن شیخ الطریقۃ

دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے
اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا واللہ
الہادی الی صراط مستقیم یہین ذکر اوراد فتحیہ کا
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اوں
آدہی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد پندرہ دفعہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم اوس کے بعد ہزار دفعہ پڑھے یا خفی الالطاف
ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک مرتبہ
یا بدوم اور سر گریبان مین جھکا دے اور مراقبہ کرے
دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس
سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اُسکا ثواب امیر سید علی
ہمدانی کو بخشے انتہی ❊

فصل

طریقہ مدینہ کے شعبے بہت ہین اُن مین بہت مشہور
مغرب مین شعبہ مغاربہ ہے اور حضرموت مین شعبہ عیدروسیہ
ہے سید عبد اللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہی حاصل کیا مینے اس طریقہ کو شیخ
ابو طاہر سے انہون نے دو شیخون حرم کے مکے سے شیخ احمد نخلی
سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے انہون نے شیخ عیسے مغربی
سے انہون نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے
انہون نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہون نے ولی کامل احمد
محی وہرانی سے انہون نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی
ابراہیم تازی سے انہون نے شیخ الطریقہ

Marfat.com

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن
الشیخ المعمر محمد بن مخلص عن الشیخ
مغلطائی بن قلیج عن ابی عبد الله العریان
عن والدہ الشیخ جماعة الطویل النامدی عن
شریف ابی محمد التاجوزی من القطب
ابی محمد صالح عن قطب الطریقة الشیخ ابی
محمد بن المغربی ایضا اخذ کرد این فقیر طریقہ را
از شیخ ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی عن
السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
السید عبد الله بن علوی الحداد زوج
ابنته عن السید عبد الله بن علوی حداد
وانتسابه فی الطریقة الی السید محمد
بن علوی نزیل مکة عن السید عبد الله
بن علی صاحب الزهط عن الشیخ بن عبد الله
العیدروس المقبور بلحمد ابا دعن والدہ
السید عبد الله بن الشیخ عن عمه السید
ابی بکر العیدروس صاحب عدن
عن ابیه القطب السید عفیف
الدین عبد الله العیدروس والکبیر
الذی ینسب الیه الشعب العیدروسیه عن عمه السید عمر المحضار
عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد
الشقاف عن ابیه محمد بن علی مولی
الدویلة عن ابیه علی بن علوی
عن ابیه علوی بن محمد عن ابیه

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہوں نے
شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغلطائی
بن قلیج سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے
اور انہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
سے اور انہوں نے شریف ابو محمد تاجوزی سے اور انہوں
نے قطب ابو محمد صالح سے اور انہوں نے قطب طریقہ
شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
اس فقیر نے شیخ ابو طاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخلی مکی سے
اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد
سید عبد اللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اور انہوں نے
سید عبد اللہ بن علوی حداد سے - اور ان کی نسبت طریقہ
میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہوں
نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہط سے اور انہوں نے شیخ بن عبد اللہ
عیدروس سے جن کی قبر احمد آباد میں ہے اور انہوں نے اپنے
والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اور انہوں نے اپنے چچا سید
ابو بکر عیدروس صاحب عدن سے اور انہوں
نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جنکی طرف
نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہوں
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد سقاف
سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولے
دویلہ سے - اور انہوں نے اپنے والد علی بن
علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی
بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

Marfat.com

محمد بن علی وھو جد آل سادہ باعلوی عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطۃ رجلین الشیخ عبداللہ الصالح المغربی والشیخ عبدالرحمن المقعد المغربی وکان الشیخ ابو مدین ارسل الشیخ عبدالرحمن لیلبس الفقیہ المقدم محمد بن علی فمرض بمکۃ فارسل الشیخ عبداللہ الی حضرموت فالبسہ الخرقۃ ثم الشیخ المقتدی ابو مدین شعیب بن حسن المغربی اخذ الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیخہ ابی یعزا عن الشیخ علی بن حرزہم عن الفقیہ الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبداللہ بن محمد المعاضری المعروف بابی بکر بن العربی الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد الغزالی عن امام الحرمین عبدالملک عن والدہ الشیخ ابی محمد عبداللہ بن یوسف الجوینی عن الشیخ العالم العارف ابی طالب المکی محمد بن علی بن عطیہ الحارثی عن ابی بکر دلف بن جحدر الشبلی عن سید الطائفہ ابی القاسم جنید البغدادی ولمحمد بن علی الفقیہ المقدم طریقۃ اخری ھی طریقۃ الاباء والجدود وھی انہ اخذ عن ابیہ علی وھو اخذ عن والدہ محمد صاحب مرباط عن ابیہ

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہیں آل سادہ باعلوی کے اونھوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبداللہ صالح مغربی اور ایک شیخ عبدالرحمن متعدد مغربی اور شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبدالرحمن کو کہ خرقہ پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہوئے مکہ میں تو بھیجا شیخ عبداللہ نے حضرموت کی طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے اونھوں نے شیخ علی بن علی حرزہم سے اونھوں نے فقیہ حافظ قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ بن محمد معاضری معروف ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اونھوں نے امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اونھوں نے امام الحرمین عبدالملک سے اونھوں نے اپنے والد شیخ امیر محمد عبداللہ بن یوسف جوینی سے اونھوں نے شیخ عالم عارف ابو طالب کی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے اونھوں نے ابو بکر دلف بن جحدر شبلی سے اونھوں نے سید طائفہ ابو القاسم جنید بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اونھوں نے طریقہ اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اونھوں نے اپنے والد محمد صاحب مرباط سے اونھوں نے اپنے والد

Marfat.com

علی خالہ قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد
عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ
المہاجر الی اللہ احمد عن ابیہ عیسی عن ابیہ
محمد عن ابیہ علی العریضی عن ابیہ الامام جعفر
الصادق وکذلک لابی مدین طریقہ اخری
ترجع الی النور وھی ان الشیخ ابا مدین اخذ
الطریقۃ عن الشیخ ابی یعزا البنور وھو
عن الشیخ ابی شعیب ایوب الساریہ
بن سعید الفہاجی وھو عن الشیخ
عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل
الجوھری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ
الحسین الجوھری وھو عن الشیخ
ابی الحسین النوری المعروف
بابن البغوی عن رفیق الجنید وھو
عن السری وایضا لبس الشیخ ابو
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی
عن الشاشی عن الشبلی عن الجنید
وکذلک للامام حجۃ الاسلام طریقۃ
اخری من جہۃ ابی علی الفارمدی
وکذلک لابی طالب المکی طریقۃ اخری
علیہا اعتمد صاحب النفحات وھی
انہ اخذ الطریقۃ عن ابی
الحسن محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن
ابیہ ابی عبد اللہ احمد بن سالم
البصری ؛

خالع قسم سے انہوں نے اپنی والد علوی سے
اونہوں نے اپنی والد محمد سے اونہوں اپنی
والد علوی سے انہوں اپنی والد عبد اللہ
سے انہوں اپنی الد مہاجر فی اللہ احمد سے انہوں
نے اپنی والد عیسے سے انہوں نے اپنی والد محمد
سے انہوں نے اپنی الد علی عریضی سے اونہوں نے
اپنی والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابو مدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزا البنوری سے اور انہوں نے
شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید فہاجی سے
اونہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اونہوں نے
شیخ ابو فضل جوہری سے انہوں نے اپنی والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ
ابو حسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اونہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابو مدین
نے امام ابو بکر طرطوسی سے انہوں نے شاشی سے
انہوں نے شبلی سے انہوں نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے
حبت سے ابو علی فارمدی سے اور اسی طرح ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے۔ جس پر اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں
نے اخذ طریقہ کیا ابو الحسن محمد بن ابو عبد اللہ
احمد بن سالم بصری سے ؛ ؛ ؛ ؛
؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛ ؛

Marfat.com

عن سهل بن عبد الله التستری والشیخ ابو طالب المکی هو صاحب کتاب قوت القلوب قالوا لم یصنّف فی الاسلام مثله فی دقائق الطریقة قلت هذا الکتاب هو اصل التصوف وکل ما صنف فی السلوک فهو مخرج علی قوت القلوب مثل الاحیاء وغنیة الطالبین والعوارف واستاذی فی کتاب قوت القلوب انی اخذته اجازة عن الشیخ ابو طاهر عن الشیخ احمد النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء البابلی عن احمد بن عیسی بن جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی عن ابی الفضل جلال الدین سیوطی عن الشهاب احمد بن محمد الحجازی عن ابی اسحاق البرهان التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجازی عن عبد العزیز بن دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البروانی عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز المهدوی قال اخبرنا عمر بن ابی طالب قال اخبرنا والدی ابو طالب المکی فذکره مزید بزای معجمه امیله بفتح الف وکسر میم وسکون تحتیه بعد آن لام است کذا ضبطنا اللفظتین عن ابی طاهر مراغی بغین معجمة وفتح

اور انھون نے سہل بن عبداللہ تستری سے اور شیخ ابو طالب مکی ہین صاحب کتاب قوت القلوب لوگون نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام مین اس کی مثل نہین - دقایق طریقہ مین مین کہتا ہون یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے اسکے اور جو کتابین سلوک مین تصنیف ہوئین اس سے نکالی گئین جیسے احیا اور غنیۃ الطالبین وعوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے کہ مینے حاصل کی اجازت شیخ ابو طاہر سے اونھون نے شیخ احمد نخلی سے اونھون نے شیخ محمد بن علاء البابلی سے اونھون نے احمد بن عیسی بن جمیل کلبی سے اونھون نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونھون نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اونھون نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اونھون نے ابو اسحق برہان تنوخی سے اونھون نے ابو العباس احمد بن ابو طالب حجازی سے اونھون نے عبد العزیز بن دلف سے اونھون نے ابو الفتح محمد بن یحیی بروانی سے اونھون نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب مکی نے پھر ذکر کیا - مزید - زای معجمہ سے ہے امیلہ بفتح الف وکسر میم وسکون تحتیہ بعد اس کے لام ہے اسی طور ضبط کئے ہین ہم نے دونون لفظ ابو طاہر سے - مراغی بغین معجمہ وفتح

Marfat.com

میم نسبت بمراغہ شہرست بہ آذربیجان فاروث
بوزن فاروق آخرآن مثلثہ است
قریہ است درمیان واسط و بصرہ
قال الیافعی فی سنہ ۶۲۸ ان الزواوی
نسبة الی الزواوہ قبیلہ کبیر ذات
بطون وافخاذ مسکنہا اعمال اویسقیہ
انتہی۔ وھط بفتح واو و سکون ہا آخر
آن طاء مہملہ است و ہے ست نزدیک عدن عدن
بفتحتین شہری است از یمن بر ساحل بحر
عیتروس تجبیتہ و مثناۃ از اسماء شہرست مشتق
از عترسہ بمعنی اخذ بعنف و شدت و آن
لقب شیخ عبد اللہ است ثم
قیل عیدروس فجعلت التاء دالا
وعربین مہملة ثم بیاء مثناة
ساکنة وبدال مہملة فراء مضمومة فواو
ساکنة فسین مہملة محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المہملة وفتح الضاد المعجمة
آخرہ راء مہملة لقب بالمحضار
بسرعة حضورہ عند الاستغاثة
بہ سقاف بسین مفتوحة فقاف
مشددة مفتوحة آخرہ فاء لقب
بالقاف لمبالغة فی سرحالہ مولی
الدویلہ یعنی صاحب الشہر کہنہ المقدم
یعنی ہو مقدم التربة در مقبرہ تخت
اورا نسبت می کنند بعد ازان سائر

میم نسبت ہے مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان مین فاروث بروزن فاروق آخر
مین ثا مثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہے یافعی نے سنہ ۶۲۸ مین کہ زواوی
نسبت ہے زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون و افخاذ ہے اور اوسکا مسکن اعمال
اویسقیہ ہے انتہی۔ وسط بفتح واو و سکون ہا
آخر اوس کے طاء مہملہ ایک گانون ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن مین سے کنارہ
پر دریا کے عیتروس تجبیتہ اور مثناۃ شہر کے نامون
مین سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اللہ کا ہے
پھر بولے مین عیدروس تا دال ہو گئی ہے
اور وہ بعین مہملہ اور یاے مثناۃ ساکنہ اور
دال مہملہ اور راے مضموم پھر واو ساکن پھر
سین مہملہ ہے محضار بکسر میم و سکون حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اوس کے راے مہملہ
لقب ہے بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت
فریاد کی۔ سقاف بسین مفتوح و قاف۔
مشددہ مفتوحہ آخر اوس کے فا لقب ہے
صیغہ مبالغہ سے بیچ سر حال کے
مولی الدویلہ یعنے صاحب شہر کہنہ۔
المقدم یعنے مقدم التربت۔ مقبرہ مین پہلے
اون کی زیارت کرتے ہین اوس کے
بعد باقی

Marfat.com

سادات رایس اورا مقدم الترمة گفته شد
ابو مدین بفتح المیم وسکون الدال المهمله
وفتح التحتیه آخره نون ابو یعزا الفتح التحتانیه
والعین المهمله والزای المعجمه حزرهم بکسر حاء
المهمله وسکون الراء المهمله وکسر الزاء المعجمه
اخره ضمیر الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین
المهمله و بعد الالف فاء مکسورة
ثم راء مهمله غزاله بفتح الغین
المعجمه وتخفیف الزاء المعجمه قریته
من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
وفتح الواو وسکون التحتیه بعدها
نون فیاء النسبه نسبة الی جوین
ناحیة کبیرة من نواحی نیسابور
ابو طالب محمد بن عطیة الحارثی عطیه
بفتح عین مهملة وکسر طاء مهمله
ویاء مثناة تحتانیة حارثی بحاء
وراء مهملتین وثاء مثلثه
دُلَف بضم الدال المهمله وفتح اللام
آخره فاء جحدر بفتح جیم وسکون حاء مهمله
وفتح دال مهمله وراء مهمله شبلی بکسر الشین
المعجمه وسکون الموحدة بعدها لام نسبة الی شبلة
قریة من قری اسروشنة بضم الهمزة وسکون
السین المهملة وضم الراء المهمله وفتح الشین
المعجمة وفتح النون بعد ها هاء
ساکنة بلدة عظیمة

سادات کے ابو مدین بفتح المیم وسکون دال
مہملہ وفتح تحتیہ اخر اوسکے نون ابو یعزا فتح
تحتیہ وعین مہملہ وزائے معجمہ حزرہم بکسر حائے
مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ اخر
ضمیر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ وبعد
الف فائے مکسورہ پہر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بفتح جیم وفتح واؤ وسکون تحتیہ
اوس کے بعد نون اور یاء نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیساپور کے نواحی مین - ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویائے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحائے ورائے مہملتین وثاء
مثلثہ دُلَف بضم دال مہملہ وفتح
لام آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حاء مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اوس کے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گانون ہے ؛ ؛ ؛
اسروشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین
معجمہ وفتح نون بعد اوس کے ہائے
ساکنہ ایک بہت
بڑا شہر
ہے

Marfat.com

دراء سمرقند من بلاد ماوراء النهر
صاحب مرباط ای مدینة ظفار
القدیمة لانه فطن بها فی القاموس
مرباط کمحراب بلد بساحل الهند
خالع قسم اشتری ارضا بعشرین
الف دینار وسماها قسم باسم ارض
بالبصرة کانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قریة ثم انتقل
منها الی قریة اخری فقیل له
خالع قسم عریض مصغرا اسم
وادی قریب المدینة المشرفة
نسب الیها علی العریضی نقلنا
هذه السلسلة العیدروسیة
وضبط اکثر ما فیها من الاسماء المبهمة عن
النفحات القدوسیة فی الخرقة العیدروسیة
للسید عبد القادر العیدروس وعن المشرع
المردودی فی آل باعلوی للسید محمد شبلی اخبرنا
الشیخ ابو طاهر اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اجازنی
بقراءة هذا الدعاء بدعاء خلف کل صلوة من الخمس
السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد الله
الحداد وزوج ابنته عن شیخه السید عبد الرحمن
بن علوی الحداد باعلوی وهو هذا یا الله یا
لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تألها الیک واستغراقا فیک وفناء بک

سمرقند کے اوسطرف ماوراء النہر کے
شہرونمین سے صاحب مرباط یعنے شہر ظفار قدیمہ
قاموس مین کہا ہے مرباط بروزن محراب
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم
نے خرید کی تہی ایک زمین بیس ہزار
دینار کو اور قسم نے اوسکا نام وہی رکہا
جو بصرہ مین اوسکے کنبے کے لوگون کے
زمین کا تہا اور وہان درخت لگائے پہر وہ قریہ
ہوگیا پہر منتقل ہوا اوس سے دوسرے قریہ کیطرف
تو بولنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے
اوسکی طرف منسوب ہین علی عریضی ہمنے نقل کیا
یہہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر
عیدروس کا اور ضبط اسماء مبہم کئے نفحات قدوسیہ
سے خرقہ مین عیدروسیہ سید عبد القادر کے
اور مشروع مردودی کے بیچ آل باعلوی
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے
اونکو شیخ احمد نخلی نے اونہون نے کہا ہمکو اجازت
دی اس دعا کے پڑہنے کی پانچون نمازون مین
بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی کے شاگرد سید عبد اللہ
حداد اور اونکے داماد نے اپنے شیخ سید عبد اللہ بن
علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہہ ہے یا اللہ
یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تألہا الیک واستغراقا فیک وفناء بک

Marfat.com

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان واليقين وصلابة في الحق والدين و عز ابك يدوم ويخلد وشرفا يبقى و يتابد لا يخالطه تكبر ولا تملق وارادة فساد في الارض ولا علو انك سميع قريب وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة غالبة في النصيحة والسلوك ناولني بعض قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس والعيدروسي قلت واخبرني جماعة من سادة آل باعلوي منهم السيد عبد الله بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوي لم يزالوا طبقة بعد طبقة يوصون بقرءة الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة على اوراده قال مذهبهم في العقائد مذهب اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك القيام بما في الاحياء والله اعلم۔

اما طريقة شاذلية پس اين فقير خرقه پوشيد از دست شيخ ابو طاهر از والد خود شيخ ابراهيم كردي۔ وهو عن الشيخ احمد القشاشي وهو عن الشيخ احمد الشناوي وهو اخذ عن جماعة منهم سيدي احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان واليقين وصلابة في الحق والدين وعز ابك يدوم ويخلد وشرفا يبقى ويتابد لا يخالطه تكبر ولا تملق وارادة فسادا في الارض ولا علوا انك سميع قريب وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه وسلم مين كہتا ہون سيد عبد الله حداد كا ايك ديوان ہے اشعار كا نہايت لطف و فصاحت كے ساتھ اكثر اوس مين نصيحت اور سلوك ہے اون كے بعضے قصيدے مجھے لاكر دئے اُن كے بھانجے سيد عبد الله عيدروس نے عيدروسي نے مين كہتا ہون مجھكو خبر دي ايك جماعت نے آل باعلوي كي اون مين سے سيد عبد الله بن جعفر مدہر نے كہ حضرات باعلوي ہميشہ ايك طبقہ كے وصيت كرتے آئے ہين احياء العلوم كے پڑھنے كي اور اُس كے ياد كرنے كي اور اُسپر عمل كرنيكي اور اُسكے اوراد كي مواظبت كي اور اُنكا مذہب عقايد مين اہل سنت و جماعت ہے اور فقہ مين اُنكا نام مذہب شافعي ہے سلوك مين جو احياء العلوم مين ہے اُسپر قيام كرتا ہے۔ واللہ اعلم **طريقہ** شاذليہ كا اس فقير نے خرقہ پہنا ہے سے شيخ ابو طاہر كے اونہون نے اپنے والد شيخ ابراہيم كردي سے اونہون نے شيخ احمد قشاشي سے اونہون نے اخذ كيا ايك جماعت سے كہ اُن مين سے سيدي

Marfat.com

بن قاسم العلامہ والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیہی والشیخ ابراھیم العلقمی
وسیدی محمد بن نبین الدین کلھم صحبوا شیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بادابہ ولبسوا منہ وھو صحب لعلامہ محمد
بن محمد بن الجزری وھو صحب واخذ الخرقہ
عن التاج السبکی وھو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء اللہ الاسکندری صاحب
الحکم وھو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرعشی وھو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابوطاھر الخرقہ واخذ
التلقین عن شیخ الحرم احمد النخلی والشیخ عبداللہ بن سالم
عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ ابی عثمان سعید بن
ابراھیم الجزائری وایضا لبس الشیخ اباطاھر خرقۃ
شیخہ بالکتابۃ والاجازۃ الشیخ محمد بن محمد بن
سلیمان المغربی نزیل مکۃ طلب الشیخ ابراھیم
منہ الخرقۃ لاولادہ فارسلھا الی المدینۃ لھم
وکتب لھم بالاجازۃ لما تصح لہ روایۃ ولم
یجمع الشیخ ابوطاھر معہ بلباسہ من ید
شیخہ ابی عثمان الجزائری بلباسہ لھا من ابی
عثمان المغربی بلباسہ لھا من ابی العباس احمد
حجی الوھرانی بلباسہ لھا من ابی سالم سیدی
ابراھیم التازی بلباسہ لھا من صالح بن موسی
الزواوی من ابی عبداللہ محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن الانجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن نبین الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کے اور آداب یافتہ ہوئے ہین اُن کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہی ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
مین رہے ہین علامہ محمد بن محمد جزری کے وہی سے
ہے اور اونھون نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ
کیا ہے تاج سبکی سے اور اونھون نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور اونھون نے
سیدی ابوالعباس مرعشی سے اور اونھون نے قطب
ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابوطاہر نے خرقہ پہنا اور اخذ
تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ
بن سالم سے اونھون نے شیخ عیسی مغربی سے
اونھون نے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنایا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کی ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی نزیل مکہ
طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اُن سے خرقہ اپنی اولاد
کے واسطے اونھون نے خرقہ بھیجا ان کے واسطے طرف
مدینہ کے اور اجازت لکھی بسبب صحت ہوئے روایت اور
جمع نہین ہوئے شیخ ابوطاہر اُن سے خرقہ پہننے مین لکھے
شیخ ابوعثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہننے کو ابو
عثمان مغربی سے اونھون نے پہنا ابوالعباس
احمد حجی وحراق سے اونھون نے ابوسالم سیدی
ابراہیم تازی سے اونھون نے صالح بن موسی زواوی
سے اونھون نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

Marfat.com

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید زین الدین ابی بکر و السید ابی عبد اللہ بن السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار السمہیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام من مشیش وھو من السید عبد الرحمن بن زیات المدنی وھو من الشیخ تقی الدین الصوفی المعروف بالفقیر مصغرا وھو من الشیخ فخر الدین وھو من الشیخ ابی الحسن علی وھو من الشیخ تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراہیم البصری وھو عن الشیخ ابی القاسم المرونی وھو من الشیخ فتح السعود وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واین فقیر خرب البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم السنہوری عن النجم العبطی عن شیخ الاسلام زکریا من الغر ٭٭٭٭٭

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ بن سید ابو حسن شاذلی سے اور ان دونوں نے قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام بن مشیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین صوفی عرف بفقیر بصیغہ مصغر اور انہوں نے شیخ فخر الدین سے اور انہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے انہوں نے شیخ تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے انہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہوں نے شیخ ابو القاسم مرونی سے انہوں نے شیخ فتح السعود سے انہوں نے شیخ سعید قروانی سے انہوں نے شیخ ابو محمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی سے انہوں نے اپنی والد امام امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور اس فقیر نے غرب البحر اخذ کیے شیخ ابو طاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے شیخ محمد بن علاء سے انہوں نے سالم سنہوری سے انہوں نے نجم عبطی سے انہوں نے شیخ الاسلام زکریا سے ٭٭٭

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

Marfat.com

عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج
عبد الوهاب بن علی السبکی عن والده التقی
علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن
عطاء الله عن الامام الشیخ ابی العباس
احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن
الشاذلی واخذ کرده حکم ابن عطا را بهمین
سند از شیخ احمد بن عطا واخبرنی الشیخ
ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینه
عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ
سعید المقری عن الولی الکامل احمد
حجی عن العارف بالله سیدی ابراهیم
بقراءة اربع سور من القرآن فی کل یوم
ولیلة وهی اقرء باسم ربك الذی خلق
وانا انزلناه فی لیلة القدر واذا زلزلت الارض
زلزالها ولایلاف قریش .....

طریقه شطاریه

واما طریقه شطاریه درین دیار بهمین یکجهت است جهت
شیخ محمد غوث گوالیری بحقیقت پیش از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقه شهرت نداشت و اول کسیکه این طریقه
در هندوستان از وی جاری شد عبد الله شطاری ست
و اول کسیکه این طریقه ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النهری ست
بالجمله این فقیر خرقه از دست شیخ ابو طاهر کردی پوشید و ایشان
بعمل آنچه در جواهر خمسه است اجازت دادند عن ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد شناوی عن سید صبغة الله

اُنہون نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
اُنہون نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکے
سے اونہون نے اپنے والد تقی علی بن
کافی سبکے سے اونہون نے شیخ احمد بن
عطاء اللہ سے اُنہون نے امام ابو العباس
احمد بن عمر مرسی سے اُنہون نے ابو الحسن
شاذلی سے اور اخذ کیا حکم اس عطا کا اسی
سند سے شیخ احمد بن عطا سے اور مجکو خبر
دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد
نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیے شاوی نے
اوسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے اُنہون
نے شیخ سعید مقری سے اونہون نے ولی کامل
احمد حجی سے اونہون عارف باللہ سیدی
ابراہیم سے واسطے پڑہنے چار سورتین قرآن
کے ہمیشہ روز و شب مین اور وہ یہہ ہین
اقرء باسم ربک الذین خلق۔ انا انزلنا فی لیلة
القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالها ولایلاف قریش

طریقه شطاریه

اور طریقہ شطاریہ کے اس ملک مین بہی ایک جہت ہے
شیخ محمد غوث گوالیری کے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث
گوالیری سے پہلے کچہہ اس طریقہ کی شہرت نتہی اور ہندوستان مین
جو پہلے جاری ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے
یہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہین غرض
اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی کی ہاتہ سے پہنا اور اونہون نے
اوسکی عملکی اجازت دی جو جواہر خمسہ مین ہین اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے

اُنہون نے شیخ احمد قشاشی سے اونہون نے شیخ احمد شناوی سے اونہون نے سید صبغة اللہ سے ۱۲

طریقہ شطاریہ

Marfat.com

عن الشیخ وجیہ الدین العلوی الگجراتی عن
الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضا لبسہا الشیخ
ابو طاہر عن الشیخ احمد التحلی عن السید میر کلان
عن الشیخ عیسی السندی البرہانپوری عن
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ
محمد غوث صاحب الجواہر الخمسہ وناشر الطریقہ
الشطاریہ اخذہا عن الشیخ ظہور عن الشیخ
ہدیۃ اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن
الشیخ عبد اللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ
خدائی الماوراء النہری عن ابی الحسن القرقانی عن ابی الظفر ترک الطوسی عن الشیخ
ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی تلقن
من روحانیۃ الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن
من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق
بسندہ السابق این فقیر را در سفر حج چون
بہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید
لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای
سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و
سند خود بیان کردند و ایشان درین زمانہ
یکے از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند
و چون کسے را اجازت میدادند در ادعوت
رجعت نمے شد رحمۃ اللہ تعالے سند
قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید اللاہوری
اخذ الطریقۃ شطاریہ واعمال الجواہر الخمسہ
من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری
عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ ابا یزید الثانی

اونہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے۔ اور اونہون نے
شیخ محمد غوث گوالیری سے۔ اور نیز یہ خرقہ
شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد تحلی سے اونہون نے سید
میر کلان سے اونہون نے شیخ عیسی سندی برہانپوری سے
اور اونہون نے شیخ لشکر محمد سے اور اونہون نے شیخ محمد غوث
سے پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج
دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے خذ طریقہ کیا شیخ ظہور سے
اونہون نے شیخ ہدیۃ اللہ سرمست سے اونہون نے شیخ محمد قاضی سے اونہون نے شیخ
عبد اللہ شطاری سے اونہون نے شیخ محمد عارف سے اور اونہون نے شیخ محمد عاشق سے
اونہون نے شیخ خدائی ماوراء النہری سے اونہون نے ابو الحسن قرقانی سے اور اونہون نے
اونہون نے شیخ ابو یزید عشقی سے اونہون نے شیخ محمد
مغربی سے اونہون نے تلقین پائی روحانیت
سے شیخ ابو یزید بسطامی کے اونہون نے تلقین
پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے بموجب
سند سابق کے اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب
لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری
کی حاصل کی۔ اور اونہون نے دعای سیفی کی
اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے
بیان کی اور یہ اس زمانہ میں بہت بڑے مشائخ
طریقہ احسنیہ۔ و شطاریہ۔ کے تھے۔ اور جب کسی کو
اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی رجعت ہوتی تھی
رحمۃ اللہ تعالے سند کیا شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری
نے کہ لیے اخذ طریقہ کیا۔ شطاریہ اور اعمال جواہر
خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے اونہون
نے شیخ عبد الملک سے اونہون نے شیخ بایزید ثانی سے

Marfat.com

عن الشیخ وجیہ الدین الکجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری وایضاً این فقیر را
اجازت طریقۂ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میرھتی
عن الشاہ پیر میرھتی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ اراہ
عن السید ابراھیم الایرجی عن الشیخ
بھاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر
مشرب شطار اسم ذات بزبان یا بدل گوید و ملاحظۂ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ
کبیر ست فاما در محاربہ کبیر اگر در یکدم دو صد بار و
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دائم بینا۔ دانا۔ قائم۔ حاضر۔ ناظر
شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت
میفرمایند۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم
ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی و بدیع
و باقی و عروج و نزول۔ در ہر ذکرے و اسمی
شرط ست چون زمانے بدین شغل

اونہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے اُنہون
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کے حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے اُنکو شیخ لال میرٹھی سے اُنکو شاہ
پیر میرٹھی سے اوس کی سند اس وقت
مجھے یاد نہین مین نے کتاب عزیزیہ مین پائی ہی
معلوم ہوتی ہی سید ابراہیم ایرجی سے ؛ اونکو
شیخ بہاؤالدین شطاری سے کہ اونہون نے
کہا ہے۔ کہ جان لینا چاہیے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ہی زبان سی یا دل مین کہے اور ملاحظہ ؛
اسماء صفات کا کری یعنی سمیع۔ بصیر علیم خیال
مین لائی۔ اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور سد کری اور زیر ناف سی
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سُننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل مین قرار دے اور ایک
دم مین ایک دفعہ کہے دم کے اول سی دم کے آخر
تک مین اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہی
جب صفات قرار پا جائین تو اور صفات تلقین
کرے کہ اون صفات کو نبات کہتے ہین یعنی
سمیع بصیر علیم شنوا۔ بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم۔
حاضر شاہد ہی جب ایک مدت اس شغل مین مستقیم ہو جائے
تو فرماتے ہین یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر
باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی عروج نزول
ہر ذکر و اسم مین شرط ہے جب ایک مدت اس مین

طریقہ ذکر شطاریہ

Marfat.com

استقامت گرفته باشد بعده ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
بعد ازان به محاربه کبیر شغل کنانند که دم گرفته
بشدت تمام با تصور ملاحظه چندان ذکر گوید که خوے
از اندام طریق باران روان شود و گوینده
ذکر بیهوش گردد و فائده آنست که آنچه بگرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن همه بدین حاصل
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکه مراقبه بر سه طریق ست اول آنکه
بجلسه صلوة بنشینی و التزام علم بدین کنی که باری
تبارک و تعالی بنیاد شنوا و داناست و چون ازین
علم لمحه غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبه ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم این علم باشد و چون درین استقامت شود
در مراقبه ثانی آنرا مشاهده نیز گویند شروع کنی
و این هم بران هیئت مذکوره بنشینی و روے را
بیحاقب دل مائل گردانی و چشم را بندی و به چشم
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی که خدائے عزوجل
را می بینی و چون این شغل به کمال رسد حجاب
تشبیه برخیزد و به تحقیق بدانی که خدا تعالی را
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبه ثالث که
آنرا معاینه نیز نامند مشغول شو و آن
آنست که بر صفات مسطوره به نشینی
الا آنکه نظر سوئے آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائین
یعنے العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائین کہ دم روک کر
خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہہ ہے کہ جسقدر بہوکے
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے معلوم
ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور پر ہین
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز مین بیٹھتے ہین اور اس علم
کا التزام کر یعنی یقین سے یون جان کہ اللہ تعالی دیکھتا اور
سنتا اور جانتا ہے اور جب اس علم سے ایک لمحہ بہی غافل ہو
تو مراقبہ نہین اور اس مراقبہ مین ربط شیخ لازم ہے اور نماز
تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمین استقامت
ہو جائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بہی کہتے ہین شروع کرے
اور اسمین بہی اوسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط
کی طرف جہکائے اور آنکہین بند کرے اور چشم باطن سے
دلکو دیکہین اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکہتا
ہے اور جب یہہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اوٹھ جائیگا اور تحقیق جانیگا کہ خدا تعالی
کو دیکہتا ہے پہر اس سے ترقی کرے تیسری مراقبہ مین کہ
اوسے معائنہ بہی کہتے ہین اوسمین مشغول ہو اور
وہ یہ ہے کہ اوسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان
کی طرف کرے اور آنکہین

مراقبہ تین طرح پر ہے

دوسرا مراقبہ مشاہدہ

تیسرا مراقبہ معاینہ

Marfat.com

فراز کرده بر ہیئت مختصر تصور کنی که روح
از قالب بیرون رفته و از سمارات گوشت
و بسایهٔ حق تعالے مشغول شده بحیث که بریں
استقامت یا بد رشته سبز پیدا آید بجانب رفته
الائے هفتم آسمان باشد و دوم جانب رشته در
دل او باشد و اعلی مرتبه طریق است و شغولے
که شایخ می گویند همین است و درین واسطه
هدست نیست ۞

بیان سبحه

هاما سبحه فناولنی ها السید عمران بنت
الشیخ عبد الله البصری الملکی قال ناولنی ها
جدی الشیخ عبد الله ناوله ایاها
شیخه محمد بن سلیمان المغربی
وقال ناولنی ایاها ابو عثمان الخیاری
عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابراهیم النازی عن
ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروزآبادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی الثنا
محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد الله بن ابی الجیش
المقری عن ابیه عن ابی الفضل محمد بن الناصر عن ابی
محمد عبد الله السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلامی
الحدادی عن ابی نصر عبد الوهاب بن عبد الله بن عمر عن ابی
الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

او مجھی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت یہ
خیال کرے کہ مری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانو نسے
گذر گئی اور حق تعالیٰ کے معائنہ مین مشغول ہوئی اگر کسیکو
اسپر استقامت حاصل ہوگی ایک دور اسبز ظاہر ہوگا
اوسکا ایک سرا ساتوین آسمان پر ہوگا اور دوسرا سرا اوسکے
دل مین ۔ اور اعلی مرتبہ اور شغولے جو شایخ
کہتے ہین یہی ہے اوساس مین واسطہ درست
نہین ۔

تسبیح کی سند

وہ مجکو دی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ
نے اون کو دی اونکو شیخ محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجکو دی ابو عثمان خیاری
نے اون کو دی ابو عثمان مقری سے اون کو
سید احمد حجی سے اونکو سید ابراہیم نازی سے
اونکو ابو الفتح مراغی سے اون کو ابو العباس
احمد بن ابو بکر رداد سے اونکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی لغوی
سے اونکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے اونکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے
اونکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقریے
اونکو اپنے والد سے اونکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
اونکو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اونکو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حدادی سے اونکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
سے اونکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

Marfat.com

قال سمعت ابا الحسن المالکی وقد رأیته
وفی یدہ سبحة فقلت یا اوستاذ انت
الی الآن مع السبحة یقول کذا رایت اُستاذی
الجنید وفی یدہ سبحة فقلت یا اُستاذی
وانت الی الآن مع السبحة فقال کذا رایتُ
اُستاذی سری بن المفلس السقطی وفی یدہ
سبحة فقلتُ یا استاذ وانت مع السبحة
فقال کذا رأیتُ اُستادی معروف
الکرخی وفی یدہ سبحة فسألتُ عما سألتنی
عنه فقال کذا رأیتُ اُستاذی بشر الحافی
وفی یدہ سبحة وسألته عما سألتنی عنه فقال
رأیتُ اُستاذی عمر المکی وفی یدہ سبحة فسألته
عما سألتنی عنه فقال رأیتُ اُستاذی الحسن
البصری وفی یدہ سبحة فقلتُ یا اُستاذ مع
عظم شانك وحسن عبادتك وانت
الی الآن مع السبحة فقال لی هذا شئ کنا
استعملناہ فی البدایات ما کنا نترکه فی
النهایات انا احب انی اذکر الله بقلبی و
یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس الرداد
تبین من قول الحسن البصری السبحة کانت
موجودة متخذة فی عهد الصحابة لقوله
هذا شئ کنا استعملناہ فی البدایات وبدایات
الحسن من غیر شك کانت
مع اصحاب رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم فانه ولد

اور انہون نے کہا مینے سنا ہے حسن مالکی سے اور تحقیق مینے دیکھا انکو تسبیح انکے
ہاتھہ مین ہے تو مینے کہا اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھہ مین رکھتے ہین
کہا انہون نے یونہین دیکھا تہا اپنے حضرت جنید کو اور اُنسے کہا تہا حضرت ابھی
تک آپ تسبیح ہاتھہ مین رکھتے ہین انہون نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تہا اپنے
سقطی کو اور اُن کے ہاتھہ مین تسبیح تھی تو مینے کہا
اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح رکھتے ہین انہون نے
کہا مین نے ایسا ہی دیکھا تہا اپنے مرشد معروف
کرخی کو اور اُنکے ہاتھہ مین تسبیح تھی اور مینے یونہین
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھہ سے پوچھا تو انہون نے
کہا ہم نے یونہین دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی
کو اون سے یونہین دریافت کیا جیسے تمنے مجھہ سے
اور انہون نے کہا مینے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو
اُنکے ہاتھہ مین تسبیح تھی مینے سوال کیا اسی طرح
جسطرح تم نے مجھہ سے ؛ انہون نے کہا مینے دیکھا
اپنے اوستاد حسن بصری کو ان کے ہاتھہ مین
تسبیح تھی مینے کہا اے حضرت ؛ آپ باوجود
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی
اور ابھی آپ کے ہاتھہ مین تسبیح ہے اُنہون
نے کہا کہ ہمی یہ ایک ایسی شئی ہے کہ ہم ابتدا مین اسکا
استعمال کرتے تھے تو ہمنے نہایت مین بھی نہ ترک کیا مین دوست
رکھتا ہون اس امر کو کہ ذکر اللہ دلسے کرون اور ہاتھہ سے اور
زبان سے شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہین کہ حسن بصری کے
قول سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے اصحاب کی عہد
مین جو اُنہون نے کہا یہ ایسی شئی ہے کہ ہم ابتدا مین کیا کرتے تھے
اور ابتدا حسن بصری کی بیشک تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

لسنتین بقیا من خلافۃ عمر ورای عثمان وعلیا وطلحۃ رضی اللہ عنہم وحضر یوم الدار فی قضیۃ عثمان وعمرہ اربع عشرۃ سنۃ وروی عن عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابی بکرۃ وابی موسی وابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم وخلق کثیر من الصحابۃ والخلاف فی روایۃ عن علی رضی اللہ عنہ مشہور انتہی واما دلائل الخیرات فاخبرنا بہ شیخنا ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید عبد الرحمن الادریسی الشہیر بالمحجوب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد عن ابی جدہ احمد عن مولفہ السید الشریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ ۔ واما قصیدۃ البردہ فاخبرنا بہا ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی عن محمد بن العلاء العاملی عن سالم السہوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر الہاشمی عن ناظمہا شرف الدین محمد بن سعید حماد البوصیری رحمۃ اللہ کاتب حروف گوید اینست انچہ از بیان سلاسل درین رسالہ میسر شد بعد ازان ذکر بعض اسانید علم حدیث وعلم فقہ وغیرہما خواہد آمد والحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئے تھے اور انہون نے دیکھا حضرت عثمان وعلی وطلحہ رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ مین تو اون کی عمر چودہ ۱۴ برس کی تھی اور انہون نے حدیث کی روایت کی ہے عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابو بکر وابو موسی وابن عباس وابن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور اونکا حضرت علی سے روایت کرنیمین خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند ۔ اور دلائل الخیرات کی ہمکو اجازت دی ہماری شیخ ابو طاہر اونہون نے شیخ احمد نخلی سے انہون نے سید عبد الرحمان ادریسی مشہور محجوب سے انہون نے اپنے والد احمد سے اونہون نے انکے دادا محمد سے انہون نے انکے پردادا احمد سے انہون نے اوسکے مصنف سید شریف محمد بن سلمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے ۔

قصیدہ بردہ کی سند ۔ ہمکو خبر دی قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہون نے محمد بن علا عاملی سے انہون نے سالم سہوری سے انہون نے نجم غیطی سے انہون نے شیخ الاسلام زکریا سے انہون نے ابو اسحاق صالحی سے انہون نے صلاح محمد بن محمد بن حسن شاذلی سے انہون نے علی بن جابر ہاشمی سے انہون نے اوسکے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے

کاتب حروف کہتا ہے یہ ہی بیان سلاسل کا اس رسالہ مین میسر ہوا اور علم حدیث وفقہ وغیرہما کی سند کا ذکر بعد ہوگا فقط

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

الحمد للہ اولا وآخرا وظاہرا وباطنا وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین

Marfat.com

ہو العزیز الولی الرحیم

معتقدین و متوسلین خاندانکو مژدہ ہو

کہ یہہ کتاب علم سلوک مین لاجواب ہے اسمین طریقہ اذکار و اشغال جو وہ خانوادونکا معہ توجہ مراقبہ ہر ایک گروہ کا الگ الگ لکہا ہے اور جو فرقہ جہان جہان مشہور ہے انکی تشریح اور صحت الفاظی کی ہے۔ اور انپر سلسلونکا ارتباط جتنے طریقون سے آپکو پہنچے ہین بیان کئے ہین واقعی یہ کتاب قابل دید ہے۔ چونکہ یہہ کتاب نایاب تہی اور ہر دیار و امصار سے مشتاقینونکی خواہش یوماً فیوماً روز افزون تہی۔ اسواسطے اس خاکسار نے اسکو معہ ترجمہ اردو طبع کیا ہے ناظرین کی خدمت عالی مین التماس ہے کہ بسبب عدیم الفرصتی اور منقول عنہ کے غلط ہونیکی وجہ سے اگر کسی قدر غلطی پاوین تو عاجز کو معاف فرماوین۔ ہان اب انشاء اللہ تعالے آیندہ کی تصحیح اور خوش خطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا صرف دوسرے شخصونکی تصحیح کے اعتبار پر نچہوڑا جایا کریگا۔ چنانچہ جو ایک رسالہ الطاف القدس جو پہلے چہپ چکا ہے وہ اب بالکل مطبع مین ہو چکا تہا اور طالبون کی درخواست برابر چلی آتی تہی اس سبب سے اب اوسکو معہ ترجمہ اردو پاکیزہ اور عمدہ تقطیع پر باہتمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ مین گزریگا معلوم ہو جاویگا۔ جس صاحب کو جسقدر نسخہ کتاب ہذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب شہید رحمہم اللہ علیہم کے مطلوب ہون مطبع احمدی بازار دریبہ کلان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ سے طلب فرماوین:

اور

ہر قسم کے قرآن شریف حمائل سادہ مترجم و کتب دینیات عربی۔ فارسی۔ اردو۔ و کتب درسیہ مدارس عربی۔ و سرکاری۔ و کتب تصوف و لغات۔ و طب و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شیخ کلیم اللہ صاحب جہان آبادی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی و مولوی نذیر حسین صاحب و مولوی الطاف حسین صاحب و مولوی عبد الحق صاحب تفسیر حقانی۔ و دیگر کتب مطبوعہ بمبئی مصر کلکتہ لکہنو کانپور آگرہ میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب متفرق نایاب زمانہ اور رد مقلد و غیر مقلد و شیعہ وغیرہ کا بہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ دہلی سے نقد قیمت آنے پر بکفایت ملسکتی ہین اور تاجرونکے ساتہ نہایت کفایت کے ساتہ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

المشتہر۔ خاکسار مولوی سید محمد صاحب کلیمی جعفری عاجز سید ظہیر الدین احمد مالکان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ مطبع احمدی دہلی

رسائل مفصلہ ذیل از تصنیف لطیف حکیم امت مصطفویہ حضرت ثانی فی اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و حضرت مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ ازین ہر قسم کی کتابین مطبع احمدی متعلقہ مدرسہ عزیزی و مطبع مجتبائی واقع شہر دہلی بسہولیت بذریعہ ویلیو پیبل ملسکتی ہین +

فیوض الحرمین مصنفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح بعبارت عربی مع ترجمہ اردو۔ اس کتاب مین شاہ صاحب نے وہ سوانح جو زیارت مدینہ منورہ مین جوار رواح پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حل کیے ہین قابل دید ہے قیمت ۸ر تاویل الاحادیث مصنفہ ایضاً بعبارت عربی اس کتاب مین شاہ صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلعم تک جن انبیاء کا قرآن شریف مین ذکر ہی اور جو امور ان پر عائد ہوئے وقوع مین آئی انکی وجوہات لکھی ہین یہ کتاب قابل پس کہنے کے ہی۔ ۶ر مواہب شرح حزب البحر مصنفہ ایضاً فارسی اسمین شاہ صاحب نے بڑی بسط سے شرح کی ہے آجکل کہنے مین کیا بلکہ سننے مین بھی نہین آئی طریقہ زکوٰۃ کا اور ہر فقرہ کے پڑھنے کے ہر مطلب و سلوک جدی جدی ترکیب اور اعتصام اور اختتام کے پڑھنے کی ممانعت اور اونکی وجہ بیان کی ہے۔ عاملونکی جان ہے ۲ر وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی مصنفہ ایضاً۔ فارسی مع ترجمہ اردو۔ اسمین شاہ صاحب نے یہ لکھا ہے کہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیے اور کسطرح امورات دنیا کو سرانجام دینا چاہیے ہر شخص کو اسپر عمل کرنا لازم ہے۔ ۱ر خمسہ مسائل شاہ ولی اللہ صاحب بیان تصوف مصنفہ ایضاً۔ فارسی۔ اس رسالہ مین عجیب و غریب بیان ہین تمام ان علماء کا بیان جنسے آپ کو حدیث کی سند اور خرقہ پہنچا ہے اور اپنے آباؤ اجداد کا حال اور شاہ عبد العزیز صاحب۔ فکر ہر یک کے مقالات اور اپنا اعتقاد بیان کیا ہے یہ رسالہ قابل دید ہے ۴ر انصاف مصنفہ ایضاً۔ عربی مع ترجمہ اردو مولفہ شاہ صاحب نے اس رسالہ مین بابت تقلید کے انصاف کر دیا ہے آج کل سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔ ۷ر عقد الجید مصنفہ ایضاً۔ عربی مع ترجمہ اردو اسمین شاہ صاحب نے اپنا اجتہاد اور اپنی رائی کو بابت تقلید کے ظاہر کیا ہے۔ ۷ر قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مصنفہ ایضاً فارسی۔ اسمین شاہ صاحب نے بڑی جد و جہدی سے [illegible] کا رد کیا ہے کہ قابل بیان نہین ہے۔ شرح رباعیتین مصنفہ ایضاً فارسی۔ شاہ صاحب نے حضرت باقی باللہ رح کی رباعیون کی شرح کی ہے اور آن آن مقاصد و نکو حل کیا ہے کہ جو قابل دید ہین۔ ۱ر درالثمین فی مبشرات النبی الکریم مصنفہ ایضاً۔ عربی مع ترجمہ اردو۔ اس کتاب مین عجیب و غریب حالات شاہ صاحب نے لکھے اور اپنے والد صاحب مرحوم اور اپنے چچا صاحب رح کے جو کہ انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے حاصل کیے ہین لکھے ہین۔ ۱ر لطائف منع رسالہ اجزاء اللطیف مصنفہ ایضاً۔ فارسی۔ اس کتاب مین طلسم الٰہی کا بیان اور اپنے حالات مختصر بطور سوانح عمری کے شاہ صاحب نے لکھے ہین۔ ۲ر الطاف القدس مصنفہ ایضاً۔ فارسی مع ترجمہ اردو۔ اسمین شاہ صاحب نے اپنی اصلی [illegible] کو لا ہے جیسے تدنی اور تجربت وغیرہ وغیرہ۔ ۲ر قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم مصنفہ ایضاً۔ عربی مع شرح فارسی۔ جسمین قصیدہ بائیہ و قصیدہ تائیہ قصیدہ لامیہ وغیرہ ہے ۲ر چہل حدیث شرح منظوم الموسوم بتشحیذ مصنفہ ایضاً۔ عربی مع شرح اردو ۱ر + قول الجمیل ترجمہ شفاء العلیل مصنفہ ایضاً۔ عربی مع ترجمہ اردو۔ ۵ر عجالہ نافعہ اصول حدیث مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب۔ فارسی۔ ۱ر کمالات عزیزی شاہ عبد العزیز صاحب رح کے کمالات اردو۔ ۲ر بستان المحدثین مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب فارسی۔ ۶ر مجموعہ خمسہ مسائل قابل دید مصنفہ ایضاً۔ فارسی۔ ۳ر تنویر العینین مع ترجمہ اردو مولفہ اسمٰعیل صاحب ۳ر تقویۃ الایمان مصنفہ ایضاً ۸ر صراط المستقیم مصنفہ ر فارسی۔ ۹ر مجموعہ خمسہ مسائل اصول حدیث مصنفہ حضرات شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ۔ اردو۔ اصول حدیث کے فن مین اردو زبان کے طالبونکی معرفت مین بڑا عجیب و مجموعہ ہے جسمین ہزارہا فائدے اور انواع انواع قاعدے ایسے ہین جو بڑی بڑی کتابون کے مطالعہ کی محنت سے سوا بچے ہین حدیث پڑھنے والون کو انکا نصب العین رکھنا ضرور ہے۔ ۳ر مکتوبات شاہ عبد الرحیم صاحب والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب رح فارسی۔ اس کتاب مین واقعی تصوف کو بھر دیا ہے جیسے سمندر کو کوزے مین اہل التصوف کی جان کی ہے اوراد و اذکار کی روح ہے اسکی ملاحظہ سے روح کو فرحت اور دل کو قوت اور چشم کو بصارت حاصل ہوتی ہی منگانیمین صرفا وہ اٹھائین +

الملتمس

خادم العلماء کمترین سید ظہیر الدین عرف سید احمد نوبہ حضرت مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہم مالک و مہتمم مطبع احمدی و مدرسہ عزیزیہ دہلی

Marfat.com